بسم اللہ الرحمن الرحیم
فیض الباری
اردو ترجمہ
فتح الباری
ابن حجر العسقلانی
شرح صحیح بخاری
۱۳۔۱۴۔۱۵
تصدیر
تقدیم
مکتبہ اصحاب الحدیث

فیض الباری

علامہ محمد ابوالحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۳

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی

بحسن اہتمام
عبداللطیف ربانی مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور
042-37321823
0301-4227379

نام کتاب

فیض الباری ترجمہ فتح الباری

جلد پنجم

مصنف .... علامہ ابوالحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

دوسرا ایڈیشن .... اگست 2009ء

ناشر .... مکتبہ اصحاب الحدیث

قیمت کامل سیٹ 10000

کمپوزنگ وڈیزائننگ .... حافظ عبدالوھاب
0321-416-22-60

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ، پہلی منزل دوکان نمبر: 12، مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔
042-7321823, 0301-4227379

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

کتاب ہے بیان میں ابتدا پیدا ہونے مخلوق کے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ قَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَّالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ آئی ہے بیچ تفسیر اس آیت کے اور اللہ وہ ہے جو سرے سے پیدا کرتا ہے خلقت کو پھر دوبارہ پیدا کرتا ہے اس کو اور پھر پیدا کرنا آسان تر ہے اوپر اس کے پہلی بار پیدا کرنے سے اور کہا ربیع بن خثیم اور حسن نے کہ سب کام اس پر آسان ہے یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور دوسری بار پیدا کرنا یعنی حمل کیا ہے ان دونوں نے اھون کو غیر تفصیل پر اور یہ کہ مراد ساتھ اس کے صفت سے ہے۔

فائدہ: بہرحال اثر ربیع کا پس موصول کیا ہے اس کو طبری نے اور لیکن اثر حسن کا تو اس کو بھی طبری نے روایت کیا ہے لیکن اس کا لفظ یہ ہے کہ دہرانا اس کا اھون ہے اوپر اس کے سرے سے پیدا کرنے اس کے سے اور ہر کام اللہ پر آسان ہے اور ظاہر اس کا باقی رکھنا صیغہ تفضیل کا ہے اپنے باب پر اور اس طرح کہا ہے مجاہد نے جیسا کہ ابو حاتم وغیرہ نے روایت کی ہے زجاج نے کہا کہ مخاطب کیے گئے بندے ساتھ اس چیز کے کہ سمجھتے تھے اس واسطے کہ ان کے نزدیک دہرانا اھون ہے ابتدا پیدا کرنے سے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی تفسیر میں آیا ہے کہ وہ آسان تر ہے اوپر اس کے یعنی بیچ قادر ہونے کے اوپر اس کے نہ یہ کہ کوئی چیز اللہ پر مشکل ہے اس واسطے کہ اللہ کہتا ہے واسطے اس چیز کے کہ نہ ہو، ہو جا پس اس کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے۔

هَيْنٌ وَّهَيِّنٌ مِّثْلُ لَيْنٍ وَّلَيِّنٍ وَّمَيْتٍ وَّمَيِّتٍ وَّضَيْقٍ وَّضَيِّقٍ ﴿اَفَعَيِيْنَا﴾ اَفَاَعْيَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَكُمْ لُغُوْبٌ النَّصَبُ.

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ کلمہ میں تشدید ''ی'' کے ساتھ بھی آیا ہے اور جزم ''ی'' کے ساتھ بھی مانند لین اور میت اور ضیق کے کہ یہ کلمے بھی ساتھ تشدید اور جزم ''ی'' کے آئے ہیں اور اَفَعَيِيْنَا کہ آیت اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ

الْاَوَّلِ میں واقع ہے ساتھ معنی اَفَاَعْيَا عَلَيْنَا کے یعنی یہ استفہام انکاری ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ نہیں عاجز کیا ہم کو پہلی بار پیدا کرنے نے جبکہ ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں التفات ہے تکلم سے طرف غیب کی۔ لُغُوْبٌ اَللُّغُوْبُ اَلنَّصَبُ یعنی لفظ لغوب کا کہ آیت مَامَسَّنَا مِن لُّغُوْبٍ میں واقع ہے ساتھ معنی نصب کے ہے یعنی اس کے معنی ماندگی ہیں۔

فائدہ: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہود گمان کرتے تھے کہ اللہ نے پیدائش سے ساتویں دن آرام پایا تو اللہ تعالیٰ نے ہم کو جھٹلایا کہ ہم کو کوئی ماندگی نہیں پہنچی۔

﴿أَطْوَارًا﴾ طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهٗ أَيْ قَدْرَهٗ.

یعنی لفظ اطوار کے معنی جو آیت وقد خلقکم اطوارا میں واقع ہے یعنی پیدا کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے طرح طرح سے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ معنی اطوار کے ہونا اس کا ہے ایک بار نطفہ اور ایک بار علقہ الخ اور نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مراد مختلف ہونا حالات انسان کے ہیں صحت اور بیماری سے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ پیدا کیا تم کو مختلف رنگوں سے اور زبانوں سے عَدَا طَوْرَهٗ اَيْ قَدْرَهٗ یعنی اسی جگہ طور کے معنی قدر اور رتبے کے ہیں۔

٢٩٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ أَبْشِرُوْا قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ فَجَآءَهٗ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۹۵۲۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم بنی تمیم کے چند لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی تمیم خوش ہو جاؤ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بشارت دی پس ہم کو کچھ مال دیجئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا پھر یمن کے لوگ آئے تو فرمایا کہ اے یمن والو قبول کرو بشارت کو جب کہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے قبول کی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء پیدا ہونے خلقت اور عرش کا حال بیان کرنا شروع کیا سو ایک مرد آیا تو اس نے کہا کہ اے عمران تیری سواری

وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ.

چھوٹ گئی کاش کہ نہ اٹھتا میں یعنی کاش کہ میں سواری کے پیچھے نہ جاتا تا کہ تمام حدیث کو سنتا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کا چہرہ متغیر ہوا تو یہ واسطے حسرت کے ہے اوپر ان کے کہ کس طرح انہوں نے دنیا کو اختیار کیا اور یا اس واسطے کہ اس وقت کوئی چیز حاضر نہ تھی کہ ان کو دیں اور یہ جو کہا کہ قبول کرو خوشخبری تو مراد یہ ہے کہ قبول کرو مجھ سے وہ چیز کہ تقاضا کرے یہ کہ بشارت دیے جاؤ تم ساتھ بہشت کے جبکہ لو تم اس کو مانند سمجھ حاصل کرنے کے دین میں اور عمل کرنے کے ساتھ اس کے۔

فائدہ: اور شاید انہوں نے سوال کیا تھا احوال اس عالم کے سے اور یہی ظاہر ہے اور احتمال ہے کہ سوال کیا ہو اول جنس مخلوقات کے سے پس بنا بر پہلے احتمال کے تقاضا کرتا ہے سیاق کہ خبر دی حضرت ﷺ نے کہ جو چیز کہ پہلے پیدا ہوئی اس میں سے آسمان اور زمین ہیں اور بنا بر ثانی احتمال کے تقاضا کرتا ہے کہ عرش اور پانی مقدم ہو چکا ہے پیدا ہونا ان کا پہلے اس کے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ اول کیا چیز پیدا ہوئی۔ (فتح)

۲۹۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوْا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالُوْا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ

۲۹۵۳۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ پر داخل ہوا اور میں نے اپنی اونٹنی دروازے پر باندھی سو قوم بنی تمیم کے چند لوگ حضرت ﷺ کے پاس آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قبول کرو بشارت کو تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ہم کو بشارت دی پس ہم کو کچھ مال دیجیے یہ بات انہوں نے دو بار کہی پھر یمن کے چند لوگ حضرت ﷺ کے پاس آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قبول کرو بشارت اے یمن کے رہنے والو اگر نہیں قبول کیا اس کو بنی تمیم نے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم نے بشارت قبول کی انہوں نے کہا کہ ہم آپ ﷺ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ ﷺ کو اس سے پوچھیں یعنی اس عالم کے حالات سے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ہی تھا اور اس کے سواء اور کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اللہ تعالیٰ نے لکھا لوح محفوظ میں ہر چیز کو پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا سو کسی

شَیْءٍ وَّخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰی مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ تَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا.

پکارنے والے نے پکارا کہ اے حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چھوٹ گئی تو میں چلا ناگہاں میرے اور اس کے دیکھنے کے درمیان سراب حائل ہوتا تھا پس قسم اللہ کی البتہ میں نے اس کی تمنا کی کہ اونٹنی کو چھوڑ دیا ہوتا اور حضرت ﷺ کے اس بیان سے محروم نہ رہتا۔

فائدہ: اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نہ تھی نہ پانی تھا اور نہ عرش اور نہ ان سوا اور کوئی چیز اس واسطے کہ یہ سب اللہ کے سوا ہیں اور حضرت ﷺ کا قول کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پانی کو پیدا کیا پھر پانی پر عرش کو پیدا کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا قلم کو پس فرمایا کہ لکھ جو کچھ ہونے والا ہے پھر پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان میں ہے پس اس میں تصریح ہے ساتھ ترتیب مخلوقات کے بعد پانی اور عرش کے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا خلقت کی تقدیروں کو تو آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے آگے جو کچھ اللہ تعالیٰ کو پیدا کرنا منظور تھا اول اس کو لوح محفوظ میں لکھا پھر اس کے موافق عالم بنایا اور یہ جو کہا کہ اس کا عرش پانی پر تھا تو طیبی نے کہا کہ یہ فصل مستقل ہے اس واسطے کہ قدیم وہ ہے کہ کوئی چیز اس سے پہلے نہ ہو اور نہ معارضہ کرے اس کو اول ہونے میں لیکن اشارہ کیا حضرت ﷺ نے ساتھ قول اپنے کے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا طرف اس کے کہ پانی اور عرش تھے دونوں مبداء اس عالم کے اس واسطے کہ وہ آسمانوں اور زمین سے پہلے پیدا ہوئے اور نہ تھا اس وقت تلے عرش کے مگر پانی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ تحقیق مطلق قول اس کا کہ تھا عرش اس کا پانی پر مقید ہے ساتھ قول آپ ﷺ کے کہ اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اور مراد ساتھ کَانَ کے اول میں ازلیت ہے اور دوسرے میں حَدُوْثٌ بَعْدَ الْعَدُوْمِ یعنی پس معلوم ہوا کہ ازل میں اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اور ایک روایت میں ہے کہ پیدا کیا اللہ نے پانی کو پہلے عرش سے اور ایک روایت میں ہے کہ پانی سے پہلے کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی یعنی بلکہ سب مخلوقات اس کے بعد پیدا ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے پہلے قلم کو پیدا کیا تو لکھا اس نے جو کچھ کہ قیامت تک ہونے والا تھا اور تطبیق درمیان اس کے اور درمیان پہلی روایت کے یہ ہے کہ اول پیدا ہونا قلم کا یہ نسبت ماسوائے پانی اور عرش کے ہے یا بہ نسبت اس چیز کے کہ اس سے صادر ہوئی ہے کتابت سے یعنی کہا گیا واسطے اس کے کہ لکھ جو پہلے پیدا ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے عقل کو پیدا کیا لیکن یہ حدیث ثابت نہیں ہوئی اور بر تقدیر ثبوت یہی اخیر تاویل اس کی ہے اور علماء کو اختلاف ہے اس میں کہ پہلے کون پیدا ہوا عرش یا قلم اکثر اس پر ہیں کہ پہلے عرش پیدا ہوا اور ابن جریر وغیرہ نے ثانی قول کو اختیار کیا ہے یعنی پہلے قلم پیدا ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے لوح محفوظ کو پانچ سو برس کی راہ چوڑی پیدا کیا پھر فرمایا قلم کو پہلے اس سے کہ پیدا کرے خلق کو کہ لکھ اور اللہ تعالیٰ عرش پر تھا قلم نے کہا کہ میں کیا لکھوں فرمایا علم میرا بیچ حق خلقت میری کے قیامت تک اور نہیں ہے اس میں پہلے پیدا ہونا قلم کا عرش پر بلکہ اس میں ہے کہ عرش اس سے پہلے تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا کیا تو اس نے لکھا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اور مجاہد سے روایت ہے کہ ابتداء پیدائش کی عرش اور پانی اور ہوا ہے اور پیدا ہوئی زمین پانی سے اور تطبیق ان اثروں میں ظاہر ہے اور اس حدیث میں جواز سوال کا ہے مبداء چیزوں سے اور بحث اس سے اور جواز جواب عالم کا ساتھ اس چیز کے کہ یاد ہو اس کو اس سے اور لازم آتا ہے اس پر باز رہنا اگر خوف کرے کہ سائل کے اعتقاد میں خلل پیدا ہوگا اور یہ کہ جنس زمانے کی اور اس کی نوع حادث ہے یعنی قدیم نہیں اور یہ کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس مخلوقات کو جو بعد اس کے کہ پیدا نہ تھی نہ واسطے عاجز ہونے کے اس سے بلکہ ساتھ قدرت کے اور استنباط کیا ہے بعضوں نے سوال کرنے اشعریوں کے سے اس قصے سے یہ کلام کرنا اصول دین میں اور حدوث عالم میں بدستور جاری رہے ان کی اولاد میں یہاں تک کہ ظاہر ہوا یہ ان سے بیچ ابی الحسن اشعری کے اور سراب اس کو کہتے ہیں جو دن کو بیابان میں پانی کی طرح نظر آتا ہے۔ (فتح)

وَرَوٰى عِيْسٰى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ.

اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے سو خبر دی ہم کو ابتداء پیدا ہونے مخلوقات کے سے یہاں تک کہ بہشتی اپنی جگہوں میں داخل ہوئے اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہوئے سو یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اس کو جو بھول گیا یعنی بعضوں کو یہ حدیث پوری یاد رہی اور بعضوں کو نہ رہی۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ یہاں تک کہ داخل ہوئے الخ تو یہ غایت ہے اس کی قول اَخْبَرَنَا کے یعنی خبر دی ہم کو ابتداء پیدائش عالم کے سے ایک چیز بعد دوسری کے یہاں تک کہ منتہی ہوا یہ خبر دینا حال قرار پکڑنے کے سے بہشت میں اور دوزخ میں اور دلالت کی اس نے اس پر کہ خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں ساتھ تمام احوال مخلوقات کے جب سے کہ پیدا ہوئی یہاں تک کہ فنا ہو کر دوسری بار زندہ ہوگی پس شامل ہے یہ اخبار مبداء اور معاش اور معاد سے اور ان سب حالات کو ایک مجلس میں آسان طور سے بیان کرنا خوارق عادت سے ہے اور مثل اس کے دوسرے طریق سے وہ حدیث ہے جو ترمذی نے عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دو کاغذ تھے سو فرمایا واسطے اس خط کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ میں تھا کہ یہ نوشتہ ہے

رب العالمین کی طرف سے جس میں کہ نام ہیں کل بہشتیوں کے اور نام باپوں ان کے کے اور قبیلوں ان کے پھر ان کے اخیر میں سب کو مجمل بیان کیا یعنی کل اتنے ہیں کہ نہ کبھی ان میں کوئی بڑھایا جائے گا اور نہ کبھی ان سے گھٹایا جائے گا پھر فرمایا واسطے اس کاغذ کے جو آپ ﷺ کے بائیں ہاتھ میں تھا مانند اس کے بیچ حق دوزخیوں کے اور حدیث کے اخیر میں کہا کہ پھر حضرت ﷺ نے ان کو پھینک دیا پھر فرمایا کہ فارغ ہوا رب تمہارا بندوں سے ایک گروہ بہشت میں ہے اور ایک دوزخ میں اور یہ جو کہا کہ پھر ان کو پھینک دیا تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں کاغذ لوگوں کو نظر آتے تھے۔ (فتح)

٢٩٥٤۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ أَبِيْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَشْتِمُنِيْ ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَّشْتِمَنِيْ وَيُكَذِّبُنِيْ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِيْ وَلَدًا وَّأَمَّا تَكْذِيْبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيْدُنِيْ كَمَا بَدَأَنِيْ.

۲۹۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھ کو گالی دی اور اس کو یہ لائق نہ تھا کہ مجھ کو گالی دے اور مجھ کو جھٹلایا اور اس کو یہ لائق نہ تھا اپر اس کا مجھ کو گالی دینا سو اس کے اس قول میں ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ کے واسطے اولاد ہے اور اپر جھٹلانا اس کا مجھ کو سو اس کے قول میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو کبھی دوسری بار نہ بنائے گا جیسے کہ اس نے مجھ کو اول بار بنایا۔

فائدہ: اور گالی دینا وہ ایک وصف ہے ساتھ اس چیز کے کہ تقاضا کرے نقص کو اور نہیں شک ہے کہ دعوی اولاد کا واسطے اللہ کے مستلزم ہے امکان کو جو مستدعی ہے واسطے حدوث کے اور یہ نہایت نقص ہے بیچ حق باری کے جو پاک اور بلند ہے اور مراد حدیث سے اس جگہ یہ قول اس کا ہے کہ اللہ مجھ کو کبھی دوسری بار نہیں بنائے گا جیسے کہ اس نے مجھ کو پہلی بار بنایا اور یہ قول ان لوگوں کا ہے جو مرنے کے بعد جی اٹھنے کے منکر ہیں بت پرستوں سے۔ (فتح)

٢٩٥٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ.

۲۹۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھے گی میرے غصے پر یعنی غصے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ ہے۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ معنی فوق کے یہاں تلے کے ہیں یعنی عرش سے تلے اور باعث اس تاویل کا یہ ہے کہ بعید ہے کہ ہو کوئی چیز مخلوقات سے اوپر عرش کے اور نہیں ہے کوئی ڈر بیچ جاری کرنے اس کے اوپر ظاہر اپنے کے اس واسطے کہ عرش بھی ایک مخلوق ہے مخلوقات سے اور احتمال ہے کہ مراد عندہ سے یہ ہو کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے پس نہ ہوگی عندیت مکانیہ بلکہ یہ اشارہ ہے کہ وہ خلق سے کمال پوشیدہ ہے اور دور ہے ان کے ادراک اور سمجھ سے اور مراد غضب سے لازم اس کا ہے اور وہ ارادہ پہنچانے عذاب کا ہے طرف اس شخص کے کہ واقع ہوا اس پر غضب اس واسطے کہ سبق اور غلبہ باعتبار تعلق کے ہے یعنی تعلق رحمت کے غالب ہے سابق ہے اوپر تعلق غضب کے اس واسطے کہ رحمت مقتضی ذات پاک اس کی کا ہے اور اپر غضب پس وہ موقوف ہے اوپر سابق ہونے عمل کے بندے حادث سے اور ساتھ اس تقریر کے دفع ہوگا اعتراض اس شخص کا جو وارد کرتا ہے واقع ہونے عذاب کے کو پہلے رحمت کے بعض جگہوں میں مانند اس کے جو داخل ہوگا آگ میں موحدین سے پھر نکلے گا اس سے ساتھ ساتھ شفاعت وغیرہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی غلبے کے کثرت اور شمول ہیں یعنی اکثر افعال اس کے اور یہ سب تقریر بنا بر اس کے ہے کہ رحمت اور غضب ذات کی صفتوں سے ہیں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ رحمت اور غضب فعل کی صفتوں سے ہیں ذات کی صفتوں سے نہیں اور نہیں ہے مانع ہونے مقدوم ہونے بعض فعلوں کے سے اوپر بعض کے پس ہوگا اشارہ ساتھ رحمت کی طرف بسانے آدم کے بہشت میں جب کہ پہلے پہل پیدا ہوئے مثلا اور مقابل اس کے وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے نکالنے اس کے سے بہشت سے اور بدستور رہا اس پر حال تمام امتوں کا ساتھ مقدم کرنے رحمت کے بیچ پیدائش ان کی کے ساتھ فراخی کرنے کے اوپر ان کے رزق وغیرہ سے پھر واقع ہوتا تھا اوپر ان کے عذاب بسبب کفر ان کے کے اور جو بعض موحدین کے عذاب کا اعتراض ہوتا ہے تو ان کے حق میں رحمت سابق ہے اور اگر اس کا وجود نہ ہوتا تو ہمیشہ اسی میں رہتے اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بیچ سابق ہونے رحمت کے اشارہ ہے طرف اس کے کہ حصہ خلقت کا رحمت سے اکثر ہے حصے ان کے سے عذاب ہے اور یہ کہ پہنچتے ہیں اس کو آدمی بغیر استحقاق کے اور تحقیق غضب نہیں پہنچتے اس کو مگر ساتھ استحقاق کے پس رحمت شامل ہے آدمی کو جنین ہونے کی حالت میں اور شیر خوارگی کی حالت میں اور دودھ چھوڑنے کی حالت میں پہلے اس سے کہ صادر ہو اس سے کوئی چیز بندگی سے اور نہیں لاحق ہوتا اس کو غضب مگر بعد اس کے کہ صادر ہو اس سے گناہ جو مستحق ہے ساتھ اس کے غضب کو۔ (فتح)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سَبْعِ أَرَضِیْنَ — یعنی بیان ہے اس چیز کا کہ وارد ہوئی ہے بیچ باب سات زمینوں کے

فائدہ: یعنی بیچ بیان وضع ان کی کے یعنی آپس میں برابر ہیں یا تلے اوپر۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ — اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں کہ اللہ وہ ہے جس

سَمٰوٰت وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾. نے بنائے سات آسمان اور زمین بھی اتنی۔

فائدہ: اور داؤدی نے کہا کہ زمینیں ایک دوسری کے اوپر نیچے ہیں مانند آسمانوں کے اور بعض متکلمین سے منقول ہے کہ مثلیت خاص عدد میں ہے یعنی جتنے آسمان ہیں اتنی ہی زمینیں ہیں اور ساتوں آسمان متجاور ہیں یعنی برابر ہیں نیچے اوپر نہیں اور ابن تین نے بعضوں سے حکایت کیا ہے کہ زمین صرف ایک ہی ہے اور یہ قول مردود ہے ساتھ سنت اور قرآن کے اور دلالت کرتی ہے واسطے قول ظاہر کے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے ومن الارض مثلھن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہر زمین پر مثل ابراہیم کے ہے اور مانند اس کے کہ زمین پر ہے خلق سے اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ مثل ان کی یعنی ساتھ زمینیں ہیں ہر زمین میں آدم علیہ السلام ہے مانند آدم تمہارے کے اور نوح ہے مانند نوح تمہارے کے اور ابراہیم ہے مانند ابراہیم تمہارے کے اور عیسیٰ مانند عیسیٰ تمہارے کے اور نبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانند محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے کے بیہقی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے لیکن شاذ ہے ساتھ مرہ راوی کے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر میں تم کو اس آیت کی تفسیر بیان کروں تو البتہ تم کفر کرو اور کفر تمہارا یہ ہے کہ اس آیت کو جھٹلاؤ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں اور ظاہر اس آیت کا وَهُنَّ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ اہل ہیئت کو بھی رد کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے مسافت اور دوری درمیان ایک زمین کے اور دوسری زمین کے اگرچہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں اور یہ کہ ساخت میں زمین سخت ہے اور اس کا پیٹ نہیں اور اس کے وسط میں مرکز ہے اور وہ ایک نقطہ ہے فرض کیا ہوا متوہم وغیرہ اقوال ان کے جن پر کوئی دلیل نہیں اور ترمذی وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ہر ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے اور ہر ایک آسمان کی موٹائی بھی اسی طرح ہے یعنی پانچ سو برس کی راہ ہے اور ایک روایت مرفوع میں ہے کہ ہر ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر سال کی راہ ہے اور تطبیق دونوں حدیثوں میں اس طور سے دی گئی ہے کہ اختلاف مسافت کا درمیان دونوں کے باعتبار آہستہ چلنے اور تیز چلنے کے ہے۔

﴿وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ﴾ اَلسَّمَآءُ اور اَلسَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ اَلسَّمَآءُ یعنی سقف مرفوع کہ قرآن میں واقع ہے اس کے معنی آسمان ہیں۔

فائدہ: اور ربیع سے روایت ہے کہ سقف مرفوع سے مراد عرش ہے اور پہلے معنی اکثر ہیں اور یہ تقاضا کرتا ہے رد کو اس شخص پر جو کہتا ہے کہ آسمان گول ہے اس واسطے کہ سقف عربی زبان میں گول نہیں ہوتا۔ (فتح)

﴿سَمْكَهَا﴾ بِنَاءَهَا الْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا ﴿وَأَذِنَتْ﴾ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ ﴿وَأَلْقَتْ﴾ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ الْمَوْتٰى وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ ﴿طَحَاهَا﴾ دَحَاهَا ﴿بِالسَّاهِرَةِ﴾ وَجْهُ الْأَرْضِ كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ.

اور سَمْكَهَا جو آیت رَفَعَ سَمْكَهَا میں واقع ہوا ہے کے معنی بنا کے ہیں یعنی بلند کیا عمارت اس کی کو اور مراد حُبُك سے کہ آیت وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ میں واقع ہے برابری اس کے اور خوبی اس کے ہیں اور لفظ اَذِنَت کا کہ آیت وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ میں واقع ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کا حکم سن لے اور اس کا کہا مان لے اور قبول کرے اس چیز کو کہ اس سے ارادہ کی گئی اور وَاَلْقَتْ کے معنی جو آیت وَاَلْقَتْ مَافِيهَا وَتَخَلَّتْ میں واقع ہے یہ ہیں کہ نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے مردوں سے اور خالی ہو جائے ان سے اور لفظ طَحٰهَا کے معنی جو آیت وَالْاَرْضِ وَ مَا طَحٰهَا میں واقع ہے دَحَاهَا ہیں یعنی اس کو صاف بچھایا یعنی ہر طرف سے دائیں اور بائیں اور بِالسَّاهِرَةِ کے معنی کہ آیت فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ میں واقع میں روئے زمین ہیں کہ اس میں جاندار چیزیں ہوں ان کا سونا اور جاگنا اس میں ہو۔

٢٩٥٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ.

٢٩٥٦۔ ابو سلمہ سے روایت ہے کہ اس کے اور چند لوگوں کے درمیان ایک زمین میں جھگڑا تھا تو ابو سلمہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے یہ جھگڑا ذکر کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے ابو سلمہ بچ زمین سے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو اس کے گلے میں ساتھ طبق زمین کا طوق ڈالا جائے گا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مظالم میں گزر چکی ہے۔

۲۹۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ.

۲۹۵۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ زمین ناحق لے گا وہ زمین میں ساتوں طبق تک دھنسایا جائے گا۔

۲۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ.

۲۹۵۸۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گا جیسا کہ اس دن تھا جب کہ اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان بنائے تھے ایک برس بارہ مہینے کا ہے ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں یعنی ایک دوسرے کے پے درپے آتے ہیں سو ذیقعدہ اور ذی حجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی اور شعبان کے بیچ میں ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اکثر علم میں گزر چکی ہے اور کچھ آئندہ آئے گی۔

۲۹۵۹۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوٰى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ

۲۹۵۹۔ سعید بن زید سے روایت ہے کہ جھگڑا کیا اس سے اروی نے پاس مروان کے کہ اس وقت حاکم تھا بیچ ایک زمین کے کہ گمان کیا اروی نے کہ اس نے اس کا حق کم کر دیا ہے یعنی اس کی کچھ زمین چھین لی ہے تو سعید نے کہا کہ میں اس کے حق سے کچھ زمین کم کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو کوئی ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو قیامت کے دن اس کے گلے میں ساتھ طبق زمین کا طوق ڈالا جائے گا۔

أَرَضِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: اس حدیث کی پوری بحث کتاب مظالم میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِي النُّجُومِ وَقَالَ قَتَادَةُ ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ﴾ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَآءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ.

باب ہے بیان میں ستاروں کے اور کہا قتادہ رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہ کہ ہم نے رونق دی ورلے آسمان کو چراغوں سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین چیز کے واسطے پیدا کیا ایک یہ کہ اس سے آسمان کو رونق دی دوسرے یہ کہ ان کو شیطانوں کی پھینک مار ٹھہرایا تیسرے یہ کہ ان کو نشانیاں ٹھہرایا کہ ان کے ساتھ راہ پائی جائے سو جو تاویل کرے اس میں بغیر تین چیزوں کے تو ان سے خطا کی اور اپنا حصہ ضائع کیا اور تکلف کیا بیچ سمجھنے اس چیز کے کہ اس کا اس کو علم نہیں۔

فائدہ: موصول کیا ہے اس کو عبد بن حمید نے شیبان کے طریق سے اور اس کے آخر میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ بعض جاہلوں نے ان ستاروں میں کہانت پیدا کی ہے کہ جو فلانے ستارے کے ساتھ درخت لگائے تو ایسا ہوتا ہے اور جو فلانے ستارے کے ساتھ سفر کرے تو اس کے واسطے ایسا ہوتا ہے اور قسم ہے میری عمر کی کہ ستاروں سے کوئی ستارہ نہیں مگر یہ کہ پیدا ہوتا ہے ساتھ اس کے دراز قد اور پست قد اور سرخ رنگ اور سفید اور خوبصورت اور بدصورت اور نہیں علم ان ستاروں کا اور اس چوپائے کا اور اس جانور کا کچھ چیز اس غیب سے اور ساتھ اس زیادت سے ظاہر ہو گی مناسبت وارد کرنے مصنف کی اس چیز کو کہ وارد کیا ہے اس کو تغیر چیزوں کے سے جو ذکر کیا ان کو قرآن سے اگرچہ بعض کا ذکر استطراداً واقع ہوا ہے داؤدی نے کہا کہ قول قتادہ کا حسن ہے لیکن قول اس کا اخطاء واضاع نصیبہ پس تحقیق کوتاہی کی اس میں قتادہ نے بلکہ جو یہ بات کہے وہ کافر ہے اور نہیں متعین ہے کفر اس کے قائل کے حق میں اور اس واسطے اس کے نہیں کہ کافر ہوتا ہے جو منسوب کرے طرف ان کے اختراع کو اور ایپر جو ٹھہرائے ان کو علامت اوپر حدوث کسی امر کے بیچ زمین کے تو نہیں اور اس کی تقریر باب الاستسقاء میں گزر چکی ہے اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ستارے سب معلق ہیں یعنی لٹکے ہوئے ہیں ورلے آسمان میں مانند لٹکانے قندیلوں کے مسجد میں۔ (فتح)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿هَشِيمًا﴾ مُتَغَيِّرًا وَّالْأَبُّ مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ هَشِيمًا کے معنی جو آیت فَأَصْبَحَ هَشِيمًا میں واقع ہے متغیر ہیں یعنی چورا ہوا ہو اور أَبٌّ کے معنی جو آیت أَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ میں واقع ہے وہ چیز ہے جس کو مویشی کھائیں۔

فائدہ: اور بعض کہتے ہیں کہ اب کے معنی گھاس ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اب ہر چیز ہے کہ روئے زمین پر اگے۔

وَالْأَنَامُ الْخَلْقُ ﴿بَرْزَخٌ﴾ حَاجِبٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿أَلْفَافًا﴾ مُلْتَفَّةً وَّالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ ﴿فِرَاشًا﴾ مِهَادًا كَقَوْلِهِ ﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ﴾ ﴿نَكِدًا﴾ قَلِيلًا.

اور اَنَام کے معنی جو آیت وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ میں واقع ہوا ہے خلقت ہیں اور بَرْزَخ کے معنی جو آیت بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ میں واقع ہوا ہے حاجب ہیں یعنی پردہ اور آڑ اور مجاہد نے کہا کہ اَلْفَافًا کے معنی جو آیت وَجَنَّاتٍ اَلْفَافًا میں واقع ہوا ہے آپس میں لپٹے ہوئے ہیں اور غُلْبًا کے معنی بھی آپس میں لپٹے ہوئے ہیں جو آیت وَحَدَآئِقَ غُلْبًا میں واقع ہوا ہے اور فِرَاشًا کے معنی بچھونا ہے مانند اس آیت کے کہ واسطے تمہارے زمین میں ٹھکانا ہے اور ٹھہرنا اور نَكِدًا کے معنی جو آیت وَلَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا میں واقع ہے تھوڑی چیز ہیں جو فائدہ نہیں دیتی۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ مثال جو بیان کی گئی ہے واسطے کافروں کے مانند زمین شور کے کہ اس سے برکت نہیں نکلتی۔

بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ﴿بِحُسْبَانٍ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحٰی.

باب ہے بیان تفسیر اس آیت کے کہ سورج اور چاند حساب معین کے ساتھ چلتے ہیں اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ سورج اور چاند پھرتے ہیں ساتھ حساب مقرر کے مانند پھرنے چکی کے کہ ایک چال سے پھرتی ہے۔

فائدہ: اور مراد مجاہد کی یہ ہے کہ وہ جاری ہیں اوپر حسب حرکت رحو یہ دور یہ کہ یعنی گول حرکت اور اوپر وضع اس کی کے۔ (فتح)

وَقَالَ غَيْرُهُ بِحِسَابٍ وَّمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِّثْلُ شِهَابٍ وَّشُهْبَانٍ ﴿ضُحَاهَا﴾ ضَوْئُهَا ﴿أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ﴾ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ ﴿سَابِقُ النَّهَارِ﴾ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَيْنِ ﴿نَسْلَخُ﴾ نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَنُجْرِيْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ﴿وَاهِيَةٌ﴾ وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا ﴿أَرْجَآئِهَا﴾ مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهُمْ عَلٰى حَافَتَيْهَا كَقَوْلِكَ عَلٰى أَرْجَآءِ الْبِئْرِ ﴿أَغْطَشَ﴾ وَ ﴿جَنَّ﴾ أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ ﴿كُوِّرَتْ﴾ تُكَوَّرُ حَتّٰى يَذْهَبَ ضَوْئُهَا ﴿وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ﴾ جَمَعَ مِنْ دَآبَّةٍ ﴿اتَّسَقَ﴾ اسْتَوٰى ﴿بُرُوْجًا﴾ مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

اور مجاہد کے غیر نے کہا کہ دونوں چلتے ہیں ساتھ حساب اور منازل کے نہیں تجاوز کرتے اس سے اور حُسْبَانٌ جمع ہے حساب کے مثل شہاب کے اور شہبان کے اور ضُحٰهَا کے معنی جو آیت وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا میں واقع ہے روشنی اس کی ہے یعنی آیت اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ کے معنی یہ ہیں کہ ایک روشنی دوسری کی روشنی کو نہیں ڈھانکتی اور نہ ان کو یہ بات لائق ہے اور آیت وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ کے معنی یہ ہیں کہ دن اور رات ایک دوسرے کو طلب کرتے ہیں ساتھ جلدی کے یعنی چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر غالب آئیں لیکن غالب نہیں آسکتے بلکہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہیں اور نَسْلَخُ کے معنی یہ ہیں کہ نکالتے ہم ایک کو دوسرے سے اور چلتا ہے ہر ایک دونوں سے بدستور آسمان میں بدستور اور وَاهِيَةٌ کے معنی جو آیت فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ میں واقع ہے پھٹ جانا اس کا ہے اور آیت وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَآئِهَا کے معنی یہ ہیں کہ فرشتے اس کے کناروں پر ہوں جب تک کہ نہ پھٹے گا ان سے پس وہ اس کے کناروں پر ہوں گے مانند قول تیرے کے کہ کنوئیں کے کنارے پر اور اَغْطَشَ اور جَنَّ کے معنی اظلم ہیں یعنی سیاہ ہوئی رات اور حسن نے کہا کہ کُوِّرَتْ کے معنی جو آیت اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ میں واقع ہوا یہ ہیں کہ لپیٹا جائے سورج یہاں تک کہ اس کی روشنی دور ہو جائے اور کہا جاتا ہے اس آیت کی تفسیر میں یعنی قسم ہے رات کی اور جو جمع کیا اس نے چوپایوں سے اور اِتَّسَقَ کے معنی استوی کے ہیں یعنی سیدھا اور برابر ہوا اور بروج سورج اور چاند کی منزلیں ہیں۔

فائدہ: اور مجاہد سے روایت ہے کہ بروج ستارے ہیں اور ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بڑے بڑے ستارے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ محل ہیں آسمانوں میں اور قتادہ سے روایت ہے کہ محل ہیں آسمان کے دروازوں پر ان میں چوکیدار رہتے ہیں اہل ہیئت کے نزدیک بروج منازل کے غیر ہیں پس ان کے نزدیک برج بارہ ہیں اور منازل اٹھائیس ہیں اور ہر برج عبارت ہے دو منزلوں سے اور ثلث منزل سے۔ (فتح)

﴿الْحَرُوْرُ﴾ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ — حرور وہ ہے جو دن کو سورج کے ساتھ ہو یعنی گرمی آفتاب کی

فائدہ: اور فراء نے کہا کہ حرور گرمی دائم کو کہتے ہیں خواہ دن کو ہو یا رات کو اور سموم خاص دن کو ہوتی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّرُؤْبَةُ الْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ — ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حرور وہ گرمی ہے جو رات کو ہو سموم وہ گرمی ہے جو دن کو ہو

فائدہ: اور سدی نے کہا کہ مراد ساتھ ظل اور حرور کے آیت میں بہشت اور دوزخ ہے۔

يُقَالُ ﴿يُوْلِجُ﴾ يُكَوِّرُ — اور کہا جاتا ہے کہ یُوْلِجُ کے معنی یُکَوِّرُ ہیں یعنی لپیٹا ہے

فائدہ: اور ابو عبیدہ نے کہا کہ یولج کے معنی یہ ہیں کہ کمی ہوتی ہے رات سے پس زیادتی ہوتی ہے دن میں اور اسی طرح دن اور مجاہد سے روایت ہے کہ جو چیز ایک سے کم ہو وہ دوسرے میں داخل ہوتی ہے اور قتادہ سے روایت ہے کہ موسم گرمی کے رات اس کی دن میں داخل ہوتی ہے اور موسم سردی کا دن اس کی رات میں داخل ہوتا ہے۔ (فتح)

﴿وَلِيْجَةً﴾ كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِيْ شَيْءٍ. — اور وَلِيْجَه وہ چیز ہے کہ داخل کرے تو اس کو کسی چیز میں

فائدہ: یہ قول ابو عبیدہ کا ہے یعنی قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المؤمنين وليجة﴾ یعنی ہر وہ چیز کہ داخل کرے تو اس کو کسی چیز میں کہ وہ اس سے نہ ہو وہ ولیجہ ہے اور معنی یہ ہیں کہ نہ پکڑو دوست اس کو جو مسلمانوں میں سے نہیں۔ (فتح)

۲۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ ذَرٍّ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِيْ أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ

۲۹۶۰۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جبکہ سورج غروب ہوا کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے یعنی بعد غروب ہونے کے سو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کر کے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اس کو اجازت

حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَیُؤْذَنَ لَهَا وَیُوْشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا یُؤْذَنَ لَهَا یُقَالُ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ﴾.

ملتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا اور اس کا سجدہ قبول نہ گا اور اجازت مانگے گا دورہ کرنے کی تو اس کو اجازت نہ ملے گی پھر اس کو حکم ہو گا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہے تو چڑھے گا پچھّم کی طرف سے تو یہی مطلب ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہے اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے عزت والے دانا کا۔

فائدہ: اس آیت کی پوری شرح تفسیر سورۂ یٰسین میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ بیان سیر آفتاب کا ہے ہر دن اور رات میں اور اس کا ظاہر مخالف ہے واسطے قول اہل ہیئت کے کہ سورج آسمان میں گڑا ہوا ہے پس اہل ہیئت کا قول تقاضا کرتا ہے کہ آسمان گھومتا ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط آفتاب ہی چلتا پھرتا ہے آسمان نہیں چلتا اور مثل اس کی ہے قول اللہ تعالیٰ کا دوسری آیت میں ﴿کل فی فلك یسبحون﴾ یعنی ہر ایک ایک سورج چاند اور ستاروں سے آسمان میں گھومتے ہیں اور ابن عربی نے کہا کہ ایک قوم نے اس کے سجدے سے انکار کیا ہے اور اس کا سجدہ صحیح اور ممکن ہے اور تاویل کیا ہے اس کو ایک قوم نے اوپر اس چیز کے کہ وہ اس پر ہے تسخیر دائمی سے اور نہیں مانع ہے کہ اپنے مجرے سے نکل کر سجدہ کرے پھر رجوع کرے اپنے مجرے میں میں کہتا ہوں کہ اگر مراد ساتھ نکلنے کے وقوف ہے یعنی کھڑا ہونا تو واضح ہے نہیں تو نہیں ہے کوئی دلیل اوپر نکلنے کے مجرے سے اور احتمال ہے کہ ہو مراد سجدہ سے سجدہ ان فرشتوں کا کہ اس کے ساتھ موکل ہیں یعنی جو اس پر تعین ہے یا سجدہ کرتا ہے ساتھ صورت حال کے پس ہو گی مراد زیادتی کے فرمانبرداری اور خضوع میں اس وقت میں۔ (فتح)

۲۹۶۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

۲۹۶۱ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جائے گی قیامت کے دن یعنی بے نور ہو جائے گی۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آگ میں ڈالے جائیں گے خطابی نے کہا کہ نہیں مراد ساتھ ڈالنے کے آگ میں عذاب کرنا ان کا ساتھ اس کی اور لیکن وہ اولا ہونا ہے واسطے ان لوگوں کے جو دنیا میں ان کو پوجتے تھے تا کہ جان لیں کہ ان کا پوجنا باطل تھا اور بعض کہتے ہیں کہ سورج اور چاند آگ سے پیدا ہوئے ہیں تو اسی میں پھر

ڈالیں جائیں گے اور اسماعیلی نے کہا کہ آگ میں ڈالنے سے ان کا عذاب کرنا لازم نہیں آتا پس تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے آگ میں فرشتے ہیں اور پتھر وغیرہ تا کہ ہو واسطے دوزخیوں کے عذاب اور ایک ہتھیار عذاب کے ہتھیاروں سے اور جو چاہے اللہ اس سے پس نہ ہوں گے وہ عذاب کیے گئے۔ (فتح)

٢٩٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا.

٢٩٦٢۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے جینے سے گہن نہیں پڑتا لیکن وہ دونشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے سو جب تم گہن کو دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو یعنی یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے۔

٢٩٦٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ.

٢٩٦٣۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند دونشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا سو جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ کو یاد کیا کرو۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الکسوف میں گزر چکی۔

٢٩٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ

٢٩٦٤۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جس دن میں سورج میں گہن پڑا پس اللہ اکبر کہا اور قرات پڑھی دراز پھر رکوع کیا دراز پھر رکوع سے سر اٹھایا پس کہا سمع اللہ لمن حمدہ اور بدستور کھڑے رہے پھر قرات پڑھی دراز اور وہ پہلی قرات سے کم تر تھی پھر رکوع کیا

وَقَرَأَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً وَّهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهِيَ أَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتُ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ.

دراز اور وہ پہلے رکوع سے کمتر تھا پھر سجدہ کیا دراز پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا پھر سلام پھیری اور حالانکہ روشن ہو گیا تھا آفتاب پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا پس فرمایا بیچ حق گھن آفتاب اور چاند کے کہ وہ دونشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے ان میں گھن نہیں پڑتا پس جب تم گھن دیکھا کرو پس متوجہ ہو طرف نماز کے۔

٢٩٦٥ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا.

۲۹۶۵ ـ ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے اور جینے سے گھن نہیں پڑتا لیکن وہ دونشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے سو جب تم اس کو دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو۔

فائدہ: ان سب حدیثوں کی شرح کسوف میں گزر چکی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿وَهُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ الرِّيَاحَ نُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ﴾

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ آئی ہے بیچ مضمون اس آیت کے کہ اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو واسطے خوشخبری دینے کے آگے اپنی رحمت کے یعنی مینہ کے۔

فائدہ: اس کی تفسیر آئندہ آئے گی۔

﴿قَاصِفًا﴾ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ ﴿لَوَاقِحَ﴾ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً

مراد اس سے تفسیر کرنی اس آیت کی ہے فیرسل علیکم قاصفا من الریح یعنی پس بھیجتا ہے تم پر سخت ہوا ابوعبید

نے کہا کہ قاصف ہوا ہے جو ہر چیز کو پیس ڈالے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ﴾ یعنی چلا دیں ہم نے ہوائیں رس بھری اور یہ کہ اصل لواقح کا ملاقح ہے اور اس کا واحد ملقحہ یعنی حاملہ کرنے والی ہے۔

فائدہ: اور یہ قول ابوعبیدہ کا ہے اور ابن اسحاق کا اور ان کے سوا اور لوگ اس سے انکار کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ لواقح وہ ہیں جو خود حاملہ ہوں اور طبری نے کہا کہ صواب یہ ہے کہ ہوا ایک وجہ سے حاملہ ہے اور ایک وجہ سے حاملہ کرنے والی ہے اس واسطے کہ لقح اٹھانا اس کا ہے پانی کو القاح اس کا عمل کرنا اس کا بادل میں پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ بھیجتا ہے اللہ ہواؤں کو سو اٹھاتی ہیں پانی کو پس حاملہ کرتی ہیں بادل کو اور اس کو لیجاتی ہیں پھر اس کو برساتی ہیں۔ (فتح)

﴿إِعْصَارٌ﴾ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَآءِ كَعَمُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ ﴿صِرٌّ﴾ بَرْدٌ.

مراد ساتھ اس کے تفسیر اس آیت کی ہے فاصابها اعصار یعنی اعصار سخت ہوا کو کہتے ہیں جو زمین سے آسمان کو چلتی ہے مانند ستون کے کہ اس میں آگ ہو صر برد یعنی صر کے معنی سردی ہے۔

فائدہ: مراد اس سے اس آیت کی تفسیر ہے ریح فیها صر۔

﴿ نُشُرًا ﴾ مُتَفَرِّقَةً

ابوعبیدہ نے کہا کہ صر سخت سردی ہے نشرا متفرقة یعنی نشر کے معنی جدا جدا ہیں یعنی ہر طرف سے اور ہر کنارے سے چلتی ہے۔

٢٩٦٦ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ.

۲۹۶۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئے عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے طرف آیت کی بیچ قصے احزاب کے ﴿فارسلنا عليهم ريحا وجنودا لم تروها﴾ اور بعض کہتے ہیں کہ صبا وہ ہوا ہے جس نے یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو یعقوب علیہ السلام کو پہنچائی تھی پہلے اس سے کہ وہ ان کے پاس پہنچیں ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث میں تفصیل ہے بعض مخلوقات کی بعض پر اور اس میں خبر دینا آدمی کا ہے نفس اپنے سے ساتھ اس چیز کے کہ فضیلت دی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے بطور بیان کرنے نعمت کے نہ بطور فخر کے

اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی پہلی امتوں سے اور ہلاک ہونے ان کی سے۔ (فتح)

۲۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيْلَةً فِي السَّمَآءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَآءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِيْ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ﴾ الْآيَةَ.

۲۹۶۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آسمان میں بادل دیکھتے تھے تو خوف سے کبھی آگے بڑھتے کبھی پیچھے ہٹتے اور کبھی داخل ہوتے اور کبھی باہر آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا پھر جب مینہ برستا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حالت دور ہو جاتی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سبب پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ شاید کہ یہ بادل ایسا ہو جیسا کہ عاد کی قوم نے کہا پھر جب دیکھا انہوں نے اس کو ابر سامنے آیا ان کے نالوں کے بولے یہ ابر ہے ہم پر پانی برسانے والا آخر آیت تک۔

فائدہ: اور اس حدیث میں یاد دلانا ہے اس چیز کا کہ غافل ہوتا ہے اس سے آدمی اس قسم سے کہ واقع ہوئی ہے واسطے پہلی امتوں کے اور ڈرانا ہے ان کی راہ میں چلنے سے واسطے خوف واقع ہونے اس چیز کے کہ ان کو پہنچی اور اس میں شفقت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر اور رحمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے ان کے جیسا کہ تعریف کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ نے اور اگر کوئی کہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح خوف کیا معذب ہونے اس قوم کے سے جس میں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے اللہ کہ ان کو عذاب کرے اور حالانکہ تو ان کے بیچ موجود ہو اور جواب یہ ہے کہ یہ آیت اس قصے کے بعد اتری ہے اور متعین ہوتا ہے حمل اوپر اس کے اس واسطے کہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر کرامت کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلند ہونے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ خیال کیا جائے گا کم ہونا درجے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کا ہرگز اور اعتراض کیا جاتا ہے اوپر اس کے کہ آیت انفال کی بیچ حق مشرکین اہل بدر کے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اشارہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ یہی دستور تھا اور اولیٰ جواب میں یہ ہے کہ کہا جائے کہ انفال کی آیت تخصیص کا احتمال رکھتی ہے کہ آیت مذکورین کے ساتھ خاص ہو یا ایک وقت معین کے ساتھ خاص ہو یا مقام خوف کا تقاضا کرتا ہے اللہ کے مکر سے عدم امن کے غلبے کا اور اولیٰ تمام وجوں سے یہ ہے کہ کہا جائے کہ خوف کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوں گے یہ کہ واقع ہو ساتھ ان کے عذاب اپر ایماندار پس واسطے شفقت کے اوپر اس کے اور اپر کافر پس واسطے امید سلام اس کے۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ

باب ہے بیان میں فرشتوں کے

فائدہ: ملائکہ جمع ملک کی ہے ساتھ فتح لام کے پس بعض کہتے ہیں کہ وہ مخفف ہے مالک سے اور بعض کہتے ہیں کہ

مشتق ہے لوکت سے اور یہ قول سیبویہ اور جمہور کا ہے اور لوکت کے معنی رسالت کے ہیں یعنی پیغمبری اور کہا جمہور اہل کلام نے مسلمانوں سے کہ فرشتے اجسام لطیفہ ہیں قدرت دی ہے ان کو اللہ نے اوپر متشکل ہونے کے ساتھ اشکال مختلفہ کے یعنی اپنی شکلوں کو کئی طرح سے بدل سکتے ہیں کبھی آدمی کی شکل بن جاتے ہیں اور کبھی کسی اور جاندار کی ان کے رہنے کی جگہ آسمان ہیں اور بہت باطل ہے قول اس کا جو کہتا ہے کہ وہ ستارے ہیں یا وہ عمدہ نفوس ہیں جو اپنے بدنوں سے جدا ہوئے ہیں اور سوائے اس کے اور اقوال کہ ادلہ سمعیہ میں کوئی چیز ان سے پائی نہیں جاتی اور فرشتوں کی صفت اور کثرت میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے جو مسلم نے روایت کی ہے کہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور ان میں سے ایک حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی ہے جو طبرانی نے روایت کی ہے کہ نہیں ہے ساتوں آسمانوں میں جگہ قدم رکھنے کی اور نہ بالشت بھر اور نہ ہتھیلی کے برابر مگر کہ اس میں فرشتہ کھڑا ہے یا رکوع کرنے والا ہے یا سجدہ کرنے والا ہے اور ان میں سے ایک حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ آسمانوں میں چار انگلی کے برابر جگہ نہیں مگر کہ اس پر فرشتہ سجدہ کرنے والا ہے اور سعید بن میسّب سے روایت ہے کہ فرشتے نہ مرد ہیں اور نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ آپس میں نکاح کرتے ہیں نہ اولاد جنتے ہیں میں کہتا ہوں کہ بیچ قصے فرشتوں کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے اور سارہ کے وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ وہ کھاتے نہیں اور ایک قصے میں آیا ہے کہ فرشتے ایک درخت سے کھاتے ہیں جو ہمیشگی کا درخت ہے لیکن یہ حدیث ثابت نہیں اور بیچ ان حدیثوں کے اور جو وارد ہوا ہے قرآن میں فرشتوں کے ذکر سے رد ہے ان ملحدوں پر جو فرشتوں کے وجود کے منکر ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ نے مقدم کیا ہے ذکر فرشتوں کا اوپر پیغمبروں کے یعنی پہلے فرشتوں کو ذکر کیا ہے پھر پیغمبروں کو نہ اس واسطے کہ فرشتے اس کے نزدیک افضل ہیں بلکہ واسطے مقدم ہونے ان کے پیدائش میں اور واسطے سابق ہونے ذکر ان کے قرآن میں کئی آیتوں میں مانند اس آیت کے: ﴿کل امن باللّٰہ وملائکۃ وکتبہ ورسلہ﴾ اور مانند اس آیت کے: ﴿ومن یکفر باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ﴾ اور مانند اس آیت کی ہے: ﴿ولکن البر من امن باللّٰہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتب والنبین﴾ اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو حج کے باب میں آئی ہے وارد ہوا ہے کہ شروع کر اس چیز سے کہ شروع کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ نے اور نیز اس واسطے کہ وہ وسائط ہیں درمیان اللہ کے اور درمیان پیغمبروں کے بیچ تبلیغ وحی کے اور شرائع کے پس مناسب ہوا کہ پہلے ان کو ذکر کیا جائے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہوں اور میں نے تفضیل ملائکہ کا مسئلہ کتاب التوحید میں ذکر کیا ہے اور فرشتوں کی کثرت کی دلیلوں سے ایک یہ حدیث ہے جو معراج کے بیان میں آئے گی کہ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر دوسری بار اس میں داخل نہیں ہوتے (فتح)

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ — اور کہا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

نے حضرت ﷺ سے کہا کہ جبرئیل دشمن ہے یہود کا فرشتوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث پوری ہجرت میں آئے گی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ﴾ الْمَلَائِكَةُ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس آیت کی تفسیر میں لنحن الصافون یعنی ہم قطار باندھے ہیں یعنی مراد فرشتے ہیں۔

فائدہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا کہ نہیں آسمان میں جگہ قدم رکھنے کی مگر کہ اس پر فرشتہ کھڑا ہے یا سجدہ کرنے والا پس یہی مراد ہے اس آیت سے ﴿وانا لنحن الصافون﴾ پھر ذکر کیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں حدیثیں چونتیس سے زیادہ ہیں اور یہ امر اس کتاب کی نادر باتوں سے ہے یعنی بہت حدیثوں کا وارد کرنا پس تحقیق عادت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر یہ ہے کہ جدا کرتا ہے حدیثوں کو ساتھ تراجم کے اور یہاں ان سے یہ کام نہیں کیا اور تحقیق شامل ہیں حدیثیں باب کی اوپر بعض مشہور فرشتوں کے مانند جبرائیل کے اور واقع ہوا ہے ذکر اس کا باب کی اکثر حدیثوں میں اور مانند میکائیل کے اور وہ فقط سمرہ کی حدیث میں ہے اور مانند اس فرشتے کے جو آدمی کی صورت کے بنانے پر تعین ہے اور مانند مالک کے جو دوزخ کا داروغہ ہے اور مانند فرشتے پہاڑوں کے اور ان فرشتوں کے جو ہر آسمان میں ہیں اور ان فرشتوں کے جو ابر میں اترتے ہیں اور ان فرشتوں کے جو بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں اور ان فرشتوں کے جو جمعہ کے دن لوگوں کو لکھتے ہیں اور بہشت کے چوکیداروں کے اور ان فرشتوں کے جو آگے پیچھے آتے جاتے ہیں اور واقع ہوا ہے ذکر فرشتوں کا علی العموم بیچ ہونے ان کے کہ نہیں داخل ہوتے وہ جس گھر میں تصویریں ہوں اور یہ کہ وہ آمین کہتے ہیں اوپر قراءۃ نماز کے اور کہتے ہیں ربنا ولك الحمد اور دعا کرتے ہیں واسطے اس کے جو نماز کی انتظار کرے اور لعنت کرتے ہیں اس عورت کو جو اپنے خاوند کے بچھونے سے جدا رہے اور اوپر جبرائیل پس تحقیق وصف کیا ہے اس کو اللہ نے ساتھ روح اپنے کے اور روح القدس وغیرہ کے اور تفسیر میں آئے گا کہ جبرائیل کے معنی عبداللہ ہیں اور یہ لفظ سریانی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عربی ہے اور یہ بعید ہے واسطے اتفاق کے اوپر غیر منصرف ہونے اس کے اور طبرانی میں ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ جبرائیل کروبیوں سے ہے اور وہ سردار فرشتے ہیں اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا کہ تو کس چیز پر متعین ہے تو جبرائیل نے کہا کہ ہواؤں اور فوجوں پر حضرت ﷺ نے فرمایا اور میکائیل کس چیز پر متعین ہے کہا کہ چیزوں

کے اُگانے پر اور بارش کے برسانے پر پھر حضرت ﷺ نے فرمایا اور ملک الموت کس چیز پر متعین ہے روحوں کے قبض کرنے پر اور اس حدیث کی اسناد میں محمد بن عبدالرحمٰن ہے اور وہ ضعیف کہا گیا ہے واسطے سوء حفظ کے اور حدیث کہ روایت کی ہے طبرانی نے بیچ کیفیت پیدائش عالم کے وہ دلالت کرتی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کی پیدائش آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہے اور یہی مقتضی ہے اس آیت کا کہ جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو اور طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے جبرائیل سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں نے کبھی میکائیل کو ہنستے نہیں دیکھا اس نے کہا کہ جب سے آگ پیدا ہوئی تب سے وہ نہیں ہنسا اور ترمذی وغیرہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں کس طرح خوش ہوں اور حالانکہ قرناء والے نے منہ میں قرناء لے لیا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ اس کو اجازت ملے اور تحقیق مشتمل ہے کتاب عظمت واسطے ابی شیخ کے ذکر فرشتوں کے سے اوپر احادیث اور اثار کثیرہ کے جو چاہے اس کو تلاش کر کے مطالعہ کرے اور اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا انہوں نے فرشتوں کو پس کہا کہ بعض ان میں سے امین ہیں اوپر پیغام اور وحی اس کے کہ اور نگہبان واسطے بندوں اس کے اور دربان واسطے بہشت اس کے کے اور ثابت ہیں نیچی کی زمین میں قدم ان کے اور اونچی ہیں ساتویں آسمان سے گردنیں ان کی باہر نکلنے والی ہیں جہان کے کناروں سے مونڈھے ان کے ملے ہوئے ہیں عرش کے پایوں سے اکناف اُن کے۔ (فتح)

٢٩٦٨ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح و قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَّهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ يَعْنِيْ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا وَّأُتِيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ

٢٩٦٨۔ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں خانے کعبے کے پاس لیٹا تھا نہ سوتا تھا نہ جاگتا اور ذکر کیا مرد کو کہ درمیان دو مردوں کے تھا پھر میرے آگے سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو چیرا گیا بدن میرا سینے سے پیٹ تک پھر دھویا گیا پیٹ زمزم کے پانی سے پھر بھرا گیا حکمت اور ایمان سے پھر میرے آگے ایک سفید جانور لایا گیا یعنی براق جو خچر سے نیچے اور گدھے سے اونچا تھا تو میں جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم پہلے آسمان کے پاس پہنچے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد ﷺ ہیں کہا کیا لایا گیا جبرائیل نے کہا کہ ہاں کہا

الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ حَتّٰى أَتَيْنَا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى آدَمَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا
السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ
مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ
فَأَتَيْتُ عَلٰى عِيْسٰى وَيَحْيٰى فَقَالَا مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّالِثَةَ قِيْلَ
مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى
يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ
أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ
قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيْلَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا
بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى
إِدْرِيْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ
مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ قِيْلَ
مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قِيْلَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْنَا عَلٰى
هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ

خوب ہے آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں
آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا یعنی اور اس نے سلام
کا جواب دیا پھر کہا کہ کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر ہم
دوسرے آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ
کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا کہ
تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد ﷺ ہیں کہا
بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں کہا خوب ہے آیا سو
کیا اچھا آنا آیا تو میں عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو
دونوں نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم
تیسرے آسمان کے پاس آئے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ
کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا گیا
کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد ﷺ ہیں
کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں کہا کہ اس کو
خوشی ہو اور کیا اچھی آمد آیا سو میں یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور
اس کو سلام کیا تو اس نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور
پیغمبر پھر ہم چوتھے آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے
کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام
ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ
محمد ﷺ ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل نے کہا کہ ہاں کہا
خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو میں ادریس علیہ السلام کے پاس
آیا اور اس کو سلام کیا تو ہنسے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور
پیغمبر پھر ہم پانچویں آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں
نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام
ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ
محمد ﷺ ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا

أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ
وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ
وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ مَا أَبْكَاكَ
قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ بُعِثَ بَعْدِيْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ
مِنْ أُمَّتِيْ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ
هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ
قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ
وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَأَلْتُ
جِبْرِيْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّيْ
فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا
خَرَجُوْا لَمْ يَعُوْدُوْا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ
وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهٗ
قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهٗ آذَانُ الْفُيُوْلِ فِيْ
أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ
ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ
فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ
ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ
حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ
فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ

کہ ہاں کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھا آنا آیا سو ہم ہارون علیہ السلام کے پاس آئے تو میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کو سلام کیا تو اس نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور پیغمبر پھر جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام روئے تو کسی نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تیرے رونے کا کیا سبب ہے کہا کہ اے میرے رب یہ لڑکا جو میرے بعد پیغمبر ہوا اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے پھر ہم ساتویں آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کو سلام کیا تو اس نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بیٹے اور پیغمبر پھر میرے آگے بیت المعمور لایا گیا تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ بیت المعمور ہے کہ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب اس سے نکلتے ہیں تو پھر نہیں آتے یعنی پھر ان کو کبھی نوبت نہیں آتی یہ حال آخر اس چیز تک ہے کہ واجب ہے اوپر ان کے یعنی فرشتوں کا ہمیشہ یہی دستور رہے گا پھر مجھ کو وہاں سے سدرۃ المنتہی یعنی پلے سرے کی بیری کا درخت نمود ہوا تو ناگہاں اس کے بیر جیسے

بِالنَّاسِ مِنكَ عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُوْدِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ.

ہجر کے مٹکے اور اس کے پتے جیسے ہاتھیوں کے کان اور اس کی جڑ میں چار نہریں تھیں دو نہریں چھپی اور دو کھلی تو میں جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا ہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اپر چھپی ہوئی نہریں سو بہشت کی نہریں ہیں اور اپر کھلی نہریں سو نیل اور فرات ہیں پھر میرے اوپر فرض ہوئیں پچاس نمازیں ہر دن میں پھر میں وہاں سے پلٹ آیا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو نے کیا کیا میں نے کہا کہ مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں لوگوں کا حال تجھ سے زیادہ جانتا ہوں میں علاج کر چکا ہوں بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے یعنی نہایت تک آزما چکا ہوں پس تحقیق تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز ادا نہ ہو سکے گی سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس سو اس سے آسانی مانگ سو میں پھرا اور اپنے رب سے آسانی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازوں کو چالیس ٹھہرایا پھر اسی طرح گفتگو ہوئی پھر اللہ نے تیس نمازیں ٹھہرائیں پھر اسی طرح گفتگو ہوئی پھر اللہ تعالیٰ نے بیس نمازیں ٹھہرائیں پھر اسی طرح گفتگو ہوئی پھر اللہ نے دس نمازیں ٹھہرائیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا پس کہا اس نے مانند اس کے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ نمازیں ٹھہرایا پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے کہا تو نے کیا کیا میں نے کہا کہ اللہ نے ان کو پانچ نمازیں گردانا تو کہا اس نے مانند اس کے میں نے کہا کہ میں نے اب پانچ نمازیں مان لیں تو کسی پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے جاری کیا اور مضبوط کیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اتار ڈالا اپنے بندوں سے اور میں ایک نیکی کے بدلے دس گنا ثواب دیتا ہوں۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے یہاں وہ چیز مراد ہے جو متعلق ہے ساتھ فرشتوں کے اور طبری نے روایت کیا ہے

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیت المعمور مسجد ہے آسمان میں برابر خانے کعبے کے اگر گرے تو خانے کعبے پر گرے ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جب نکلتے ہیں تو پھر نہیں آتے اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیت المعمور ایک گھر ہے آسمان میں برابر خانے کعبے کے حرمت اور تعظیم اس کی آسمان میں مانند تعظیم کعبے کی زمین میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر نہیں آتے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آسمان میں ایک نہر ہے اس کو نہر الحیوان کہا جاتا ہے جبرائیل علیہ السلام ہر روز اس میں غوطہ لگاتے ہیں پھر اس سے نکل کر بدن جھاڑتے ہیں تو ان کے بدن سے ستر ہزار قطرے گرتے ہیں اور اللہ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے یہی فرشتے ہیں جو ہر روز اس میں نماز پڑھتے ہیں اور اس کی سند ضعیف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بیت المعمور یہی خانہ کعبہ ہے اور پہلی بات اکثر ہے اور مشہور روایت یہ ہے کہ وہ ساتویں آسمان میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چوتھے آسمان میں ہے اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے ہمارے شیخ نے قاموس میں اور بعض کہتے ہیں کہ چھٹے آسمان میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عرش کے نیچے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بنایا تھا اس کو آدم علیہ السلام نے جبکہ اتارے گئے زمین میں پھر طوفان نوح علیہ السلام کے وقت اٹھایا گیا۔ (فتح)

٢٩٦٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَّيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ

٢٩٦٩ - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ہر ایک آدمی کی پیدائش کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ لکھ عمل اس کا کہ کیا کیا کرے گا اور روزی اس کی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور عمر اس کی کہ کتنا زندہ رہے گا اور بدبخت ہوگا یا نیک بخت پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے سو بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کرتا ہے یہاں تک اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان سوائے ایک ہاتھ کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا

أَهْلِ الْجَنَّةِ.

ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے یعنی پھر بہشت میں جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب القدر میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ پھر اللہ فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے پس تحقیق اس میں ہے کہ فرشتہ تعین ہے ساتھ اس چیز کے کہ مذکور ہوئی نزدیک ایک صورت بنائے آدمی کے اور مراد صادق سے یہ ہے کہ بات سچ کہتے ہیں اور مراد مصدوق سے یعنی اس چیز میں کہ وعدہ کیا ہے آپ سے ساتھ اس کے آپ کے رب نے۔ (فتح)

٢٩٧٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ أَهْلِ السَّمَآءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ.

٢٩٧٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہے اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہے جبرائیل علیہ السلام کو اور یہ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اس کو دوست رکھ تو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہے جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں میں یعنی فرشتوں میں کہ بیشک اللہ نے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اس کو دوست رکھو تو آسمان والے بھی اس سے محبت رکھتے ہیں پھر اس محبوب بندے کی زمین میں قبولیت اتاری جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اس کو مقبول جانتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ جب کسی بندے سے دشمنی رکھتا ہے تو مثل اس کی تو اس کی شرح کتاب الادب میں آئے گی۔

٢٩٧١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ

٢٩٧١۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہیں بدلے میں پھر آپس میں بات چیت کرتے ہیں اس کام کی جس کا آسمان میں اللہ کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان وہاں جا کر چپکے سن آتے ہیں پھر اس کو کاہنوں یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہیں ان کے دل میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ.

ڈال دیتے ہیں سو وہ اپنے دل سے سو جھوٹی باتیں اس کے ساتھ جوڑ کے کہتے ہیں۔

فائدہ: اس کی پوری شرح طب میں آئے گی۔

۲۹۷۲ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ.

۲۹۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازوں پر فرشتے ہوتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ فلانا شخص آیا پھر اس کے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھتا ہے تو لپیٹ ڈالتے ہیں ان کاغذوں کو جن میں لوگوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور مسجد میں آتے ہیں اللہ کے ذکر سننے کو۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جمعہ میں گزر چکی۔

۲۹۷۳ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ.

۲۹۷۳۔ سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد میں گزرے اور حالانکہ احسان رضی اللہ عنہ شعر پڑھتے تھے یعنی اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑکا تو حسان نے کہا کہ میں اس میں شعر پڑھا کرتا تھا اور حالانکہ اس میں وہ شخص تھا جو تجھ سے بہتر ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر مڑ کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو احسان نے کہا کہ میں تجھ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ احسان جواب دے میری طرف سے الٰہی اس کو جبرائیل علیہ السلام سے مدد کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔

فائدہ: اور غرض اس سے ذکر روح قدس کا ہے اور اس کی شرح کتاب الصلوۃ میں گزر چکی ہے۔

۲۹۷۴ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

۲۹۷۴ ۔ براء سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حسان سے کہا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرائیل علیہ السلام تیرا مددگار ہے۔

فائدہ: اور غرض اس سے اشارہ ہے طرف اس کے کہ مراد ساتھ روح القدس کے پہلی حدیث میں جبرائیل علیہ السلام ہے اور اس کی شرح کتاب الادب میں آئے گی۔

۲۹۷۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِيْ سِكَّةِ بَنِيْ غَنْمٍ زَادَ مُوْسٰى مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ.

۲۹۷۵ ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں گرد کو کہ بلند ہونے والی ہے بنی غنم کے کوچے میں زیادہ کیا موسیٰ نے لشکر جبرائیل علیہ السلام کا یعنی فرشتوں کے لشکر سے گرد اٹھتی ہے۔

۲۹۷۶ ۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَأْتِيْنِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ.

۲۹۷۶ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کو وحی کس طرح سے آتی ہے حضرت ﷺ نے کہا کہ ہر طرح سے آتی ہے کبھی وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار پھر موقوف ہوتی ہے مجھ سے جب کہ میں یاد کر چکتا ہوں اور وہ مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہے سو مجھ سے کلام کرتا ہے پھر میں یاد کر لیتا ہوں جو کہ مجھ سے کہتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب کے اول میں گزر چکی ہے۔

۲۹۷۷ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

۲۹۷۷ ۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا دے گا بلائیں گے اس کو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں سے کہیں گے آؤ میاں فلانے ادھر آؤ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کسی طرح خسارہ نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مجھ کو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں ہے جن کو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلائیں گے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اول جہاد میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے بہشت کے چوکیدار ہیں۔(فتح)

۲۹۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا أَرٰى تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۹۷۸ ۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تجھ کو سلام کہتے ہیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وعلیہ السلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ یعنی جبرائیل علیہ السلام کو بھی سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مناقب میں آئے گی۔

۲۹۷۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ ح حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا﴾ الْآيَةَ.

۲۹۷۹ ۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ نہیں ملاقات کرتا تو ہم سے اکثر اس سے کہ ہماری ملاقات کرتا ہے یعنی تم اکثر کیوں نہیں آتے تو یہ آیت اتری اور ہم نہیں اترتے مگر حکم تیرے رب کے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے آخر آیت تک۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

۲۹۸۰ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

۲۹۸۰ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھایا مجھ کو جبرائیل علیہ السلام نے قرآن ایک حرف میں یعنی ایک قراءت میں یا ایک بولی میں سو ہمیشہ رہا میں اس سے زیادتی طلب کرتا یہ کہ طلب کرتے اللہ سے زیادتی کو ایک حرف پر یعنی واسطے آسانی کے اپنی امت پر اور جب تک اللہ تعالیٰ سے زیادتی چاہتے رہے یہاں تک کہ پہنچا سات حرفوں تک۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فضائل قرآن میں آئے گی۔

۲۹۸۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ.

۲۹۸۱ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سخی لوگوں میں اور تھے بہت سخاوت کرنے والے رمضان میں جبکہ ملاقات کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام اور تھے جبرائیل علیہ السلام ملاقات کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں سو دور کرتے تھے آپ سے قرآن کا سو البتہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ملتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام بہت بخشش کرنے والے ساتھ خیر کے ہوا چلنے والی سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الصیام میں گزر چکی ہے۔

٢٩٨٢ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۲۹۸۲ ـ ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کی تو عروہ نے اس سے کہا کہ خبردار ہو تحقیق جبرائیل علیہ السلام اترا تو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی تو عمر نے کہا کہ اے عروہ سمجھ کر کہہ جو کہتا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا کہتا تھا کہ میں نے ابو مسعود سے سنا کہتا تھا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام اترا سو اس نے میری امامت کی تو میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی اپنی انگلیوں کے ساتھ پانچ نمازیں شمار کرتے تھے۔

فائدہ: اس کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی۔

٢٩٨٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ.

۲۹۸۳ ـ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ جو تیری امت سے اس طرح پر مر گیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہوگا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا یا یوں فرمایا کہ دوزخ میں نہ جائے گا ابوذر نے کہا کہ اگرچہ اس نے حرام کاری اور چوری کی ہو فرمایا کہ اگرچہ اس نے حرام کاری اور چوری کی ہو۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الاستئذان میں آئے گی۔

٢٩٨٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ

۲۹۸۴ ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہیں فرشتے ایک رات اور دن میں اور جمع ہوتے ہیں عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے

مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ.

درمیان رہے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ وہ تمہارا حال ان سے زیادہ تر جانتا ہے کہ کس حال میں تم نے میرے بندوں کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم ان کو چھوڑ آئے ہیں نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا ہم نے ان کو نماز پڑھتے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ ہر شب وروز میں اخبار نویس فرشتوں کے دو بار بدلی ہوتی ہے اور اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابٌ.

یہ باب ہے۔

فائدہ: بعض نسخوں میں ہے اور بعض میں نہیں اور صواب یہ ہے کہ یہاں باب نہیں اس واسطے اسماعیلی کی روایت میں باب کا لفظ یہاں نہیں بلکہ جب وہ حدیث یتعاقبون سے فارغ ہوا تو کہا کہ ساتھ اسی اسناد کے ہے اذ قال احدکم الخ پس بیان کیا اس کو ساتھ دو طریقوں کے ابی زناد سے اسی طرح اور ظاہر ہوا ساتھ اس تقریر کے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں اس کے پیچھے ہیں ذکر ترجمہ ملائکہ کا بقیہ ہیں واللہ اعلم۔

بَابٌ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَآءِ آمِيْنَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت کوئی آمین کہے یعنی بعد فاتحہ کے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں پھر موافق پڑ جائے ایک آمین دوسری سے تو اس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

٢٩٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَآءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ فَقُلْتُ

٢٩٨٥۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کے لیے تکیہ بھرا جس میں تصویریں تھیں گویا کہ وہ تکیہ نقشدار تھا سو حضرت ﷺ تشریف لائے اور دروازہ پر کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوا تو میں کہا کہ کیا ہے واسطے ہمارے یا حضرت ﷺ کہ سبب ناخوشی کا ہے فرمایا کیا حال ہے اس تکیے کا میں نے کہا کہ یہ تکیہ ہے کہ میں نے اس کو آپ ﷺ کے واسطے بنایا ہے کہ آپ ﷺ اس پر لیٹیں

مَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوْرَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ.

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتی کہ فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں تصویر ہو اور یہ کہ جو تصویریں بنائے اس کو قیامت کے دن عذاب ہو گا سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ زندہ کرو جو تم نے پیدا کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

۲۹۸۶ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ.

۲۹۸۶ ـ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ رحمت کے فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں کتا اور جاندار کی تصویر ہو۔

۲۹۸۷ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ

۲۹۸۷ ـ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے رحمت کے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں جاندار کی تصویر ہو بسر راوی نے کہا سو زید بن خالد بیمار ہوئے اور ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے تو ناگہاں ہم نے ان کے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا کیا نہیں بیان کی اس نے ہم سے حدیث تصویروں کے بیان میں تو خولانی نے کہا کہ اس نے کہا ہے کہ مگر وہ نقش کہ کپڑے میں ہو یعنی اس نے کپڑے کے نقش کو مستثنیٰ کیا ہے کیا تو نے اس کو نہیں سنا میں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ کیوں نہیں بلکہ اس نے کہا ہے۔

تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

۲۹۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ.

۲۹۸۸ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کا وعدہ کیا پس کہا کہ ہم نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں تصویر ہو یا کتا۔

۲۹۸۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۹۸۹ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جس کا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲۹۹۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُحْدِثْ.

۲۹۹۰ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک تمہارا نماز میں ہے جب تک کہ اس کو نماز روکے اور فرشتے اس کے واسطے دعا کرتے ہیں کہ الٰہی اس کو بخش دے الٰہی اس پر رحم کرے جب کہ نماز سے کھڑا نہ ہو یا وضو نہ ٹوٹے۔

فائدہ: ان دونوں حدیثوں کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۲۹۹۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ قِرَآئَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ.

۲۹۹۱ ۔حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے کہ دوزخی پکاریں گے کہ اے مالک کہ دوزخ کا داروغہ ہے کہ چاہیے کہ تیرا اللہ ہم کو موت دے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

۲۹۹۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيْتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ

۲۹۹۲ ۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گزرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک میں نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے ان سے اٹھائی گھاٹی کے دن جس دن کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن عبد یالیل (رئیس اہل طائف) کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اس نے میرا کہنا نہ مانا یعنی اسلام کو نہ قبول کیا تو میں نے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اس مکان میں میرے حواس درست ہوئے جس کا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو نگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اس نے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا کہ اس میں جبرائیل علیہ السلام ہے سو اس نے مجھ کو پکارا اور کہا کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ اللہ نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا ہے تا کہ تو اس فرشتے کو حکم کرے جو تیرا ان کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھ کو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھ کو سلام کیا پھر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک اللہ نے سنا

فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنَ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھ کو اللہ نے تیرے پاس بھیجا ہے تا کہ تو مجھ کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دبادوں ان دونوں پہاڑوں کو جن کے درمیان مکہ ہے یعنی جبل ابوقبیس اور جبل قعیقعان تو حضرت ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کافروں کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ ٹھہرائیں۔

فائدہ: اور اس حدیث میں بیان ہے حضرت ﷺ کی شفقت کا اوپر قوم اپنی کے اور زیادہ ہونا صبر آپ ﷺ کے کا اور حلم آپ ﷺ کے کا اور یہ موافق ہے واسطے آیت کے ﴿وما ارسلناك الا رحمة للعالمين﴾ یعنی نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت کے واسطے عالموں کے۔

٢٩٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى ﴾ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ رَأٰى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.

۲۹۹۳ ۔ ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ ''پس رہے گیا فرق دو کمانوں کے برابر یا اس بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا'' اس نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مسعود نے کہ حضرت ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ اس کے واسطے چھ سو پر تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

٢٩٩٤ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ﴿لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ رَأٰى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَآءِ.

۲۹۹۴ ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ بیشک دیکھیں اس نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں کہا اس نے کہا دیکھا حضرت ﷺ نے رفرف سبز کو کہ آسمان کا کنارہ ڈھانکا ہوا تھا۔

٢٩٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۹۹۵ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ حضرت ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو داخل ہو وہ

الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأٰى رَبَّهٗ فَقَدْ أَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَأٰى جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَخَلْقُهٗ سَادٌّ مَّا بَيْنَ الْأُفُقِ.

بڑے امر میں لیکن دیکھا حضرت ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو اس کو اصلی صورت میں اور پیدائش میں اس حال میں کہ آسمان کے کنارے کو بند کیے ہوئے تھے۔

۲۹۹۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الْأَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَيْنَ قَوْلُهٗ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى﴾ قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ كَانَ يَأْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهٗ أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْأُفُقَ.

۲۹۹۶۔ مسروق سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ پس کہاں ہے آیت کہ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہے گیا فرق دو کمانوں کے برابر یا اس بھی نزدیک یعنی یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ حضرت ﷺ اللہ تعالیٰ سے نہایت قریب ہو گئے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ یعنی دنی کا فاعل جبرائیل علیہ السلام ہے کہ مرد کی شکل میں حضرت ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے اور تحقیق آیا وہ حضرت ﷺ کے پاس اس بار اپنی اصلی صورت میں تحقیق بند کیا ہوا تھا کنارہ آسمان کا۔

فائدہ: اس کی تفسیر بھی سورۂ نجم میں آئے گی۔

۲۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ قَالَا الَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ.

۲۹۹۷۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا کہ میرے پاس آئے تو دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے وہ مالک علیہ السلام دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبرائیل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل علیہ السلام ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث پوری جنائز میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے ذکر مالک علیہ السلام اور جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا ہے۔

۲۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ

۲۹۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی بی بی کو اپنے بچھونے پر اور اس نے آنے سے انکار کیا سو خاوند رات بھر غصے میں رہا تو اس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ صبح کرے۔

عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَأَبُوْ حَمْزَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی۔

٢٩٩٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿يَآأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَالرِّجْزُ الْأَوْثَانُ.

٢٩٩٩۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہ پھر بہت مدت تک میرے پاس وحی نہ آئی سو جس حالت میں کہ میں چلا جاتا تھا کہ اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھائی تو ناگہاں وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو میں اس سے کانپا خوف کے مارے یہاں تک کہ میں زمین پر گرا پھر میں پلٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ مجھ کو کمبل اوڑھاؤ کمبل اوڑھاؤ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اے کمبل اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر۔

فائدہ: اس کی شرح بدء الوحی میں گزر چکی ہے۔

٣٠٠٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَ قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

٣٠٠٠۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا مرد گندم گوں دراز قد گھنگرالے بال والا جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا مرد میانہ قد میانہ بدن مائل سرخی وسفیدی سیدھے بال والا اور دیکھا میں نے مالک علیہ السلام دوزخ کے داروغہ کو اور دجال کو بیچ نشانیوں کے کہ اللہ نے آپ

رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْئَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَّرْبُوْعًا مَّرْبُوْعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ ﴿فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ﴾ قَالَ أَنَسٌ وَّأَبُوْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ.

دیکھا میں پس نہ ہو شک میں اس کے ملنے سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الانبیاء میں آئے گی قال انس و ابو بکرة الخ یعنی کہا انس رضی اللہ عنہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نگہبانی کریں گے فرشتے مدینہ کی دجال سے یعنی دجال کو مدینے میں داخل ہونے سے روکیں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ

باب ہے بیان میں ان حدیثوں کے کہ بہشت کی صفت میں وارد ہوئیں اور یہ کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے

فائدہ: یعنی اب موجود ہے اور اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اس کے طرف رد کی اس شخص پر جو گمان کرتا ہے معتزلوں کہ بہشت ابھی پیدا نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے دن پیدا ہو گی اور تحقیق ذکر کی ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں بہت سی حدیثیں جو دلالت کرتی ہیں ترجمہ باب پر سو بعض ان میں سے وہ ہیں جو متعلق ہیں ساتھ ان کے کہ بہشت اب موجود ہے اور بعض ان میں سے متعلق ہیں ساتھ صفت اس کی کے اور زیادہ تر صریح اس چیز سے کہ ذکر کی ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے وہ حدیث ہے جو احمد اور ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ جا اور اس کو دیکھ آخر حدیث تک۔

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ ﴿مُطَهَّرَةٌ﴾ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ ﴿كُلَّمَا رُزِقُوْا﴾ أُتُوْا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوْا بِآخَرَ ﴿قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ﴾ أُتِيْنَا مِنْ قَبْلُ ﴿وَأُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا﴾ يُشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَّيَخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ.

کہا ابو العالیہ نے آیت ازواج مطهرة کی تفسیر میں کہ پاک ہیں وہ حیض سے اور پیشاب سے اور تھوک سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پاک ہیں منی سے اور اولاد سے اور گندگی سے اور گناہ سے اور آیت کلما رزقو الخ کے معنی یہ ہیں کہ جس بار ملے گا ان کو بہشت کا کوئی میوہ پھر ملے گا اور میوہ تو کہیں گے کہ یہ وہی ہے

جو ہم کو پہلے ملا تھا یعنی رُزِقُوْا اور رَزَقْنَا کے معنی ملنے کے ہیں اور لایا جائے پاس ان کے وہ میوہ مانند ایک دوسرے کے یعنی شکل میں ایک دوسرے سے ملتا ہوگا اور مزے میں جدا جدا ہوگا۔

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ غلمان بہشتیوں کے پاس میوہ لائیں گے تو بہشتی لوگ ان کو کھائیں گے پھر اسی طرح کے او میوے لائیں گے تو بہشتی کہیں گے کہ یہ تو وہی میوے ہیں جو تم ابھی ہمارے پاس لائے تھے تو غلمان کہیں گے کہ کھاؤ پس تحقیق رنگ ایک ہے اور مزہ جدا جدا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ قبلیت کے اس جگہ وہ ہے جو دنیا میں تھا یعنی بہشت کے میوے دنیا کے میووں سے رنگ اور صورت میں ملتے ہوں گے۔ (فتح)

﴿قُطُوْفُهَا﴾ يَقْطِفُوْنَ كَيْفَ شَآءُوْا ﴿دَانِيَةٌ﴾ قَرِيْبَةٌ الْأَرَائِكُ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوْهِ وَالسُّرُوْرُ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿سَلْسَبِيْلًا﴾ حَدِيْدَةُ الْجِرْيَةِ ﴿غَوْلٌ﴾ وَجَعُ الْبَطْنِ ﴿يُنْزَفُوْنَ﴾ لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿دِهَاقًا﴾ مُمْتَلِئًا ﴿كَوَاعِبَ﴾ نَوَاهِدَ الرَّحِيْقُ الْخَمْرُ التَّسْنِيْمُ يَعْلُوْ شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ﴿خِتَامُهُ﴾ طِيْنُهُ ﴿مِسْكٌ﴾ ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُوْنَةٌ مَنْسُوْجَةٌ مِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ مَا لَا أُذُنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ وَالْأَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى ﴿عُرُبًا﴾ مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلُ صَبُوْرٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيْهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

قطوفها کے معنی یہ ہیں کہ لیں گے گچھے انگور کے جس طرح سے چاہیں یعنی خواہ کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے دانية کے معنی قریب ہیں الارائك کے معنی تخت ہیں کہا حسن بصری علیہ السلام نے آیت نضرة وسرورًا کی تفسیر میں کہ تازگی چہرے میں ہوتی ہے اور خوشی دل میں اور کہا مجاہد نے کہ بہشت میں ایک نہر ہے بہت تیز بہنے والی اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر آیت لافیھا غول ولا ھم عنھا غول کے معنی درد پیٹ کے ہیں لا یذھب عقولھم کے معنی یہ ہیں کہ ان کی عقلیں دور نہ ہوں گی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کاسا دھاقا کی تفسیر میں کہ دھاقا کے معنی ہیں بھرے ہوئے کواعب کے معنی نوجوان عورتیں جن کے پستان پیدا ہوئے ہوں، رحیق کے معنی کہ آیت رحیق مختوم میں واقع ہوا ہے شراب ہیں تسنیم کے معنی کہ آیت ومزاجہ من تسنیم میں واقع ہے ایک چشمہ ہے جو بہشتیوں کے پانی سے اوپر ہے یعنی جو نزدیک والوں کو خالص ملتا ہے اور نیچے والوں کی اس کی ملونی ملتی ہے اور ختامہ کے معنی جو آیت ختامہ

رَوْحٌ جَنَّةٌ وَّرَخَاءٌ وَّالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنضُوْدُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَّيُقَالُ أَيْضًا لَّا شَوْكَ لَهُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلٰى أَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوْبٌ جَارٍ ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ.

مسك میں واقع ہے مٹی اس کی ہیں جس سے کہ مہر کی جاتی ہے اور نضاختان کے معنی ہیں دو چشمے جوش مارنے والے اور موضونة کے معنی جو آیت علی سرر موضونة میں واقع ہے بنے ہوئے ہیں اور اسی قبیل سے ہے وضین الناقة یعنی جھول اونٹنی کے اور کوب اس کوزے کو کہتے ہیں جس کے واسطے نہ کان ہوں نہ دستاویز یعنی آبخورہ اور اباریق وہ کوزے ہیں جو گوشدار اور دستہ دار ہوں اور لفظ عربا کی را پر پیش ہے اور یہ لفظ جمع کا ہے اس کا واحد عروب ہے مانند صبورا اور صبر کے اور معنی اس کے عورت ہم عمر خاص اپنے کے اس کو اہل مکہ عربہ کہتے ہیں اور مدینہ والے غنجہ کہتے اور عراق والے شکلہ کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا بیچ تفسیر آیت فروح وریحان کے کہ روح کے معنی بہشت اور فراخی ہیں اور ریحان کے معنی روزی ہیں، منضود کے معنی کیلا ہیں اور مخضود کے معنی ہیں بوجھ دار حمل سے یعنی پھل سے او نیز مخضود اس بیری کو کہتے ہیں جس پر کوئی کانٹا نہ ہو اور کہا مجاہد نے کہ عرب وہ عورتیں ہیں جو اپنے خاوندوں کو بہت پیاری ہوں کہا جاتا ہے کہ مسکوب کے معنی پانی جاری ہیں، فرش مرفوعه کے معنی ہیں بچھونے اونچے بچھے ہوئے بعض بعضوں پر۔

فائدہ: ابوسعید خدری کی روایت میں ہے کہ ان کی بلندی پانچ سو برس کی راہ ہوگی۔

﴿ لَغْوًا ﴾ بَاطِلًا ﴿تَأْثِيمًا﴾ كَذِبًا أَفْنَانٌ أَغْصَانٌ ﴿وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

لغو کے معنی باطل ہیں تاثیما کے معنی جھوٹ ہیں افنان کے معنی ٹہنیاں ہیں وجنا الجنتین دان مایجتبی قریب یعنی میوہ ان باغوں کا جھک رہا ہے یعنی جو نزدیک سے لیا جائے مدھامتان باغ سبز مائل بسیاہی شدت تازگی سے۔

فائدہ: چونکہ سب آیتیں اور الفاظ بہشت کی صفت میں واقع ہوئے ہیں اس مناسبت کی وجہ سے امام بخاری علیہ السلام نے ان کو یہاں وارد کر کے ان کے معنے بیان کیے۔

۳۰۰۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

۳۰۰۱ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کا اصل مکان صبح وشام اس کے سامنے کیا جاتا ہے یعنی بہشت یا دوزخ سو اگر وہ بہشتی ہے یعنی تقدیر میں تو بہشتیوں سے ہوتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو دوزخیوں سے ہوتا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے اور یہ سب دلیلوں سے واضح تر ہے اوپر مقصود ترجمہ کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہاں تک کہ اٹھائے اس کو اللہ دن قیامت کے۔

۳۰۰۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

۳۰۰۲ ۔ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بہشت میں جھانکا تو میں نے اس کے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس کے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الرقاق میں آئے گی اور غرض اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ میں نے بہشت میں جھانکا اس واسطے کہ یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ بہشت موجود ہے وقت جھانکنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے مقصود ترجمہ کا۔

۳۰۰۳ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ

۳۰۰۳ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا میں نے اپنے آپ کو بہشت کے اندر دیکھا تو یکا یک وہاں ایک عورت ہے کہ ایک محل کی

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

طرف وضو کرتی ہے تو میں نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا محل ہے سو مجھ کو عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت یاد پڑی سو میں پلٹ آیا پیٹھ دے کر یعنی مرد کو اس کی عورت کے پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے اور کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھ کو غیرت آتی یہ بات مجھ سے ممکن نہ تھی۔

فائدہ: اس کی شرح مناقب میں آئے گی اور غرض اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا اور یہ اگرچہ خواب ہے لیکن پیغمبروں کا خواب حق ہوتا ہے اور اس واسطے عمل کیا گیا حکم غیرت عمر کا یہاں تک کہ اس کے محل میں ہونے سے باز رہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بہشتیوں سے ہے اور یہ اس واسطے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خواب اور بیداری میں دیکھتے تھے برابر تھا اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں بہشت میں تھا کہ یکایک میں نے وہاں ایک عورت دیکھی تو میں نے کہا کہ یہ کس کی عورت ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہے۔ (فتح)

٣٠٠٤ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَآءِ ثَلَاثُوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَّا يَرَاهُمُ الْآخَرُوْنَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ سِتُّوْنَ مِيْلًا.

٣٠٠٤ ـ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک خیمہ ہے مجوف موتی کا اس کی لمبائی آسمان میں تیس میل ہے اس کے ہر کونے میں ایماندار کی بیبیاں ہوں گی کہ دوسرے ان کو نہ دیکھیں گے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی درازی ساٹھ کوس کی ہوگی۔

٣٠٠٥ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

٣٠٠٥ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تیار کر رکھا ہے نیک بندوں کے لیے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گزرا یعنی بہشت میں نیکوں کے واسطے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ ان کے مانند دنیا میں کوئی چیز نہیں جس کو مثال دیجیے اور پڑھو تم اگر چاہو سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا رکھا گیا ہے اور ان کے واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھوں کی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

۳۰۰۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ آنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا.

۳۰۰۶ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی نہ تھوکیں گے اور نہ سینڈھ ڈالیں اور نہ پاخانے جائیں گے ان کے برتن اس میں سونے کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی سے ہوں گی اور ان کی انگھٹیوں کی خوشبو عود سے ہوگی یعنی اگر سے اور ان کے پسینے کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی ہر ایک مرد کے واسطے ان میں سے دو دو بیبیاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے یعنی ان کی پنڈلیاں مثل بلور کے شفاف ہیں اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے نہ اختلاف ہوگا درمیان ان کے اور نہ بغض اور نہ عداوت ان کے دل ایک دل ہوگا تسبیح کہیں گے اللہ کی صبح اور شام کو۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ نہ تھوکیں گے الخ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ بیمار ہوں گے اور تحقیق شامل ہے یہ حدیث اوپر نفی جمیع صفات نقص کے ان سے اور نسائی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ اہل کتاب سے ایک مرد آیا تو اس نے کہا اے ابا القاسم تو کہتا ہے کہ بہشتی کھائیں گے اور پئیں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں البتہ ہر ایک مرد ان میں سے دیا جائے گا قوت سو آدمی کی بیچ کھانے اور پینے اور اجماع کرنے کے تو اس نے کہا جو کھاتا پیتا ہے اس کو حاجت ہوتی ہے اور بہشت میں ایذا نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی حاجت پسینہ ہوگی کہ ان کے بدنوں سے بہے گا ابن جوزی نے کہا کہ چونکہ بہشتیوں کی غذا نہایت لطیف اور معتدل ہوگی تو

نہ ہوگی اس میں ایذا اور نہ فضلہ کہ اس سے کراہت ہو بلکہ پیدا ہوگی ان غذاؤں سے خوشبو پاک اور یہ جو کہا کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے تو ایک روایت میں یہ ہے کہ ادنے بہشتی کا یہ درجہ ہوگا کہ اس کے سر پر دس خادم کھڑے ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے ایک سونے سے اور ایک چاندی سے اور یہ جو کہا کہ ان کی انگھٹیوں میں اگر ہوگا تو کبھی کہا جاتا ہے کہ اگر کی خوشبو تو اسی وقت آتی ہے جبکہ اس کو آگ میں رکھا جائے اور بہشت میں آگ نہیں ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ بغیر آگ کے روشن ہو بلکہ ساتھ قول اللہ کے کن اور سوا اس کے نہیں کہ نام رکھا گیا اس کا انگیٹھی باعتبار اس چیز کے کہ اصل میں تھی اور احتمال ہے کہ روشن ہو ساتھ آگ کے کہ نہ اس میں ضرر ہو اور نہ جلانا یا خوشبو دے بغیر جلانے کے اور مانند اس کے جو ترمذی میں روایت ہے کہ بہشتی مرد البتہ خواہش کرے گا جانور کی تو وہ کرے گا آگے اس کے اس حالت میں کہ بھونا ہوا ہوگا اور اس میں بھی احتمالات مذکور جاری ہیں اور ابن قیم نے حادی الارواح میں کہا کہ بہشت سے باہر بھونا جائے گا یا ساتھ اور اسبابوں کے کہ مقدر کیے گئے ہیں واسطے بھوننے کے اور نہیں متعین ہے آگ اور قریب اس کے ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿هم وازواجهم فى ظلال﴾، ﴿اكلها دائم وظلها﴾ اور حالانکہ اس میں سورج نہیں کہ سایہ کی حاجت ہو اور قرطبی نے کہا کہ کبھی کہا جاتا ہے کیا حاجت ہے بہشتیوں کی طرف کنگھی کے اور حالانکہ وہ بے ریش ہوں اور ان کے بالوں میں میل نہیں پڑے گی اور کیا حاجت ہے ان کو خوشبو کی اور ان کو خود اپنی بو پاک ہوگی مشک سے کہا اس نے اور جواب دیا جاتا ہے بایں طور کہ بہشتیوں کی نعمتیں یعنی کھانے پینے پوشاک خوشبو سے نہیں درد بھوک یا پیاس یا ننگا ہونے یا بدبو کے سبب سے اور اس واسطے اس کے نہیں کہ وہ لذتیں ہیں پے در پے اور نعمتیں ہیں پے در پے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ وہ نعمت دیے جائیں گے اس قسم سے کہ دنیا میں دیے جاتے تھے نووی نے کہا کہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ نعمتیں بہشتیوں کی اوپر ہیئت نعمتوں اہل دنیا کے ہیں مگر وہ چیز کے ان کے درمیان ہے کمی بیشی سے لذت میں اور دلالت کی ہے قرآن اور حدیث نے اس پر کہ بہشتیوں کی نعمتوں کے واسطے انقطاع نہیں یعنی کبھی تمام نہیں ہوں گی اور یہ جو کہا کہ واسطے ہر ایک کے دو بیبیاں ہوں گی تو مراد دنیا کی عورتوں سے ہے پس تحقیق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ادنے بہشتی کو بہتر حوریں ملیں گی سوائے بیبیوں اس کی دنیا سے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو بہتر حوریں اور دو بیبیاں دنیا کی عورتوں سے ملیں گی اور روایت کی یہ حدیث ابو یعلی نے اور ترمذی نے روایت کی ادنے بہشتی کے واسطے اسی ہزار خادم ہوگا اور بہتر حوریں ہوں گی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو دنیا کی عورتیں بھی بہتر ملیں گی اور اس کی سند ضعیف ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص کو پانچ سو حور ملے گی یا چار ہزار کنواری اور آٹھ ہزار شوہر دیدہ اور اس میں ایک راوی ہے اس کا نام معلوم نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بہشتی البتہ جماع کرے گا سو کنواری عورت سے ابن قیم نے کہا کہ نہیں حدیثوں صحیحہ میں زیادتی

اوپر دو بیبیوں کے سوا اس چیز کے کہ ابوموسیٰ کی حدیث میں ہے جو کہ ابھی گزری میں کہتا ہوں کہ اخیر حدیث کو ضیاء نے بھی صحیح کہا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ اقل درجہ اس چیز کا ہے کہ واسطے ہر ایک کے ان میں سے ہے دو بیبیاں ہیں اور استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر کہ بہشت میں عورتیں مردوں سے بہت ہوں گی جیسے کہ روایت کی ہے اس سے مسلم نے اور یہ واضح ہے لیکن معارض ہے اس کو وہ حدیث جو کسوف میں پہلے گزر چکی ہے کہ میں نے دوزخ میں اکثر عورتیں دیکھیں اور جواب دیا جاتا ہے ساتھ اس کے کہ ان کی دوزخ میں اکثر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بہشت میں اکثر نہ ہوں لیکن مشکل ہے اس پر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میں نے بہشت میں جھانکا تو میں نے اس کی رہنے والی کمتر عورتیں دیکھیں اور احتمال ہے کہ روایت کیا ہو اس کو راوی نے ساتھ معنی کے یعنی اس نے یہ سمجھا ہو کہ دوزخ میں ان کے اکثر ہونے سے لازم آتا ہے کہ بہشت میں بہت نہ ہوں اور یہ بات لازم نہیں واسطے اس چیز کے کہ میں نے پہلے بیان کی اور احتمال ہے کہ ہو یہ بیچ اول امر کے پہلے نکلنے گنہگاروں کے آگ سے ساتھ شفاعت کے اور یہ جو کہا کہ نظر آتا ہے گودا پنڈلیوں ان کی کا پیچھے گوشت کے سے تو مراد ساتھ اس کے وصف کرنی اس کی ہے ساتھ نہایت صفائی کے اور یہ کہ جو ہڈی کے اندر ہے وہ نہیں چھپا رہے گا ساتھ ہڈی کے اور گوشت کے اور کھال کے اور ترمذی میں ہے کہ دیکھی جائے گی سفیدی ان کی پنڈلیوں کی ستر حلوں کے پیچھے سے یہاں تک کہ اس کا گودا نظر آئے گا اور یہ جو کہا کہ ان کا دل ایک ہوگا تو تفسیر کیا ہے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قول اپنے کے کہ نہ ان کے درمیان حسد ہوگا اور نہ اختلاف یعنی ان کے دل پاک ہوں گے اور اخلاق مذمومہ سے اور یہ جو کہا کہ صبح شام اللہ کی تسبیح کہیں گے تو مراد مقدار صبح وشام کی ہے قرطبی نے کہا کہ یہ تسبیح نہیں ہے تکلیف اور الزام کی اور تحقیق تفسیر کیا ہے اس کو جابر نے اپنی حدیث میں جو مسلم میں ہے کہ ان کو الہام ہوا کرے گا تسبیح اور تکبیر جیسا ان کو سانس الہام ہوتا ہے اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ آدمی کو سانس لینے میں کچھ تکلیف نہیں اور اس کو اس سے کچھ چارہ بھی نہیں پس گردانا گیا سانس لینا ان کا تسبیح اور اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے دل روشن ہیں ساتھ معرفت حق سبحانہ کے اور پُر ہیں ساتھ محبت اس کی کے اور جو کسی چیز کو درست رکھے اس کا ذکر اکثر ہوتا ہے اور ایک حدیث ضعیف میں واقع ہوا ہے کہ عرش کے تلے ایک ستارہ ہے لٹکا ہوا سو جب وہ کھولا جاتا ہے تو فجر کی علامت ہوتی ہے اور جب لپیٹا جاتا ہے تو عشاء کی علامت ہوتی ہے۔ (فتح)

۳۰۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

۳۰۰۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول گرو جو بہشت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی اور جو ان کے پیچھے ہوں گے ان کی صورت نہایت روشن ستارے کی طرح ہو

الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَّا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْصُقُوْنَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُوْدَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ أُرَاهُ تَغْرُبَ.

گی ان کے دل ایک مرد کے دل پر ہوں گے یعنی نہ ان کے درمیان اختلاف ہوگا اور نہ بغض واسطے ہر ایک مرد کے ان میں سے دو بیبیاں ہوں گی کہ ہر ایک کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے صفائی حسن سے تسبیح کہیں گے اللہ کی صبح وشام نہ بیمار ہوں گے اور نہ سینڈہ ڈالیں گے اور نہ تھوکیں گے ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگوٹھیوں کا ایندھن اگر ہوگا یعنی عود اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا اور مجاہد نے کہا کہ ابکار کے معنی اول فجر میں اور عَشِیّ ڈھلنا آفتاب کا ہے یہاں تک کہ اس کا غروب ہو جائے۔

٣٠٠٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

٣٠٠٨ ـ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار یا سات لاکھ نہ داخل ہوگا پہلا ان کا یہاں تک کہ داخل ہو گا پچھلا ان کا ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

فائدہ: اس کی شرح رقاق میں آئے گی۔

٣٠٠٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

٣٠٠٩ ـ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کو ایک جبہ ریشمی تحفہ بھیجا اور حضرت ﷺ ریشم کے پہننے سے منع کرتے تھے لوگوں نے اس کی خوبی سے تعجب کیا تو

أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا.

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کا رومال اس سے عمدہ اور افضل ہیں۔

۳۰۱۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهٖ وَلِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا.

۳۰۱۰ ۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا تو لوگ اس کی عمدگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے افضل ہیں۔

فائدہ: اور غرض اس سے رومال سعد بن معاذ کے ہیں بہشت میں۔

۳۰۱۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

۳۰۱۱ ۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بہشت میں کوڑا رکھنے کا مقام بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے۔

فائدہ: اس کی شرح جہاد کے اول میں گزر چکی ہے۔

۳۰۱۲ ۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا

۳۰۱۲ ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بہشت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو برس چلے اس کو تمام نہ کر سکے۔

مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

٣٠١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَّاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ.

٣٠١٣ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو برس چلے اور پڑا ہو اگر چاہو اور سائے دراز میں اور البتہ بقدر کمان ایک تمہاری کے بہشت میں بہتر ہے اس چیز سے کہ اس پر سورج چڑھے اور غروب ہو یعنی تمام دینا سے۔

٣٠١٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ لِكُلِّ امْرِءٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَآءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ.

٣٠١٤ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا اور جو گروہ اس سے پیچھے داخل ہوگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا ان کے دل ایک مرد کے دل کے برابر ہوں گے نہ ان کے درمیان بغض ہوگا اور نہ حسد اور واسطے ہر ایک کے لیے دو دو بیبیاں ہوں گی حور عین سے جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے۔

٣٠١٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ

٣٠١٥ - براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا فوت ہو گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اس کے واسطے دودھ پلانے والی ہے بہشت میں۔

إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

۳۰۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ.

۳۰۱۶۔ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بہشتی لوگ دیکھتے ہیں اونچے محل والوں کو اپنے اوپر سے جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق ان میں زیادتی مراتب کے سبب سے ہے اصحاب نے عرض کیا کہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں کے ہی ہوں گے ان کے سوا کوئی وہاں نہ پہنچ سکے گا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیوں نہیں قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ ان مکانوں میں وہ مرد پہنچیں گے جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور سچا جانا پیغمبروں کو۔

فائدہ: یعنی حق سچا جاننے ان کے کا نہیں تو جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کو سچا جانے وہ اس درجے میں پہنچے اور حالانکہ اس طرح نہیں اور احتمال ہے کہ تنکیر رجال کی اشارہ کرتی ہو طرف خاص لوگوں کے جو موصوف ہیں ساتھ صفت مذکور کے اور نہیں لازم آتا یہ کہ ہو ہر شخص کہ صفت کیا جائے ساتھ اس کے اسی طرح واسطے اس احتمال کے کہ ہو واسطے اس شخص کے کہ پہنچا اس درجے کو کوئی صفت اور شاید کہ سکوت فرمایا حضرت ﷺ نے اس صفت سے کہ تقاضا کرے واسطے ان کے اس کو اور بھید اس میں یہ ہے کہ کبھی پہنچتا ہے اس درجے کو وہ شخص کہ اس کے واسطے عمل مخصوص ہے اور جس کے واسطے عمل نہیں اس کا پہنچنا صرف اللہ کی رحمت ہو گا اور ابن تین نے کہا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ لوگ پیغمبروں کے درجے کو پہنچیں گے اور احتمال ہے کہ کہا جائے کہ محل مذکور واسطے اس امت کے ہیں اور اوپر جو ان سے کم ہیں پس وہ موحد ہیں ان کے غیروں سے یا محل والے وہ لوگ ہیں جو پہلے پہل بہشت میں داخل ہوں گے اور جو ان سے تلے ہوں گے وہ شفاعت کے ساتھ داخل ہوں گے۔ (فتح)

بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِيْهِ عُبَادَةُ عَنِ

باب ہے بہشت کے دروازوں کی صفت میں ور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے گا وہ بہشت کے دروازوں سے بلایا جائے گا

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

اس باب میں حدیث عبادہ کی ہے حضرت ﷺ سے۔

فائدہ: مراد ساتھ صفت کے عدد اور تسمیہ ہے یہ اشارہ ہے طرف حدیث عبادہ کے جو احادیث الانبیاء میں آئے گی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اخیر حدیث تک اور اس میں ہے کہ داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ بہشت کے آٹھوں دروازوں سے جس سے چاہے اور تحقیق وارد ہوئی ہے یہ گنتی بہشت کے دروازوں کی کئی حدیثوں میں ایک ان میں سے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی معلق ہے جو باب میں ہے اور ایک حدیث عبادہ کی ہے اور ایک حدیث عمر کی ہے نزدیک احمد اور اصحاب سنن کے اور عتبہ سے ہے نزدیک ترمذی کے اور وارد ہوا ہے بیچ صفت دروازوں بہشت کے کہ بہشت کے دونوں چوکھٹ کے درمیاں چالیس برس کی راہ ہے۔ (فتح)

۳۰۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ أَبْوَابٍ فِیْهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانَ لَا یَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ.

۳۰۱۷۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں یعنی پیاس بجھانے والا نہ داخل ہوں گے اس میں مگر روزہ دار۔

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ ﴿غَسَّاقًا﴾ یُقَالُ غَسَقَتْ عَیْنُهُ وَیَغْسِقُ الْجُرْحُ وَکَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسْقَ وَاحِدٌ غِسْلِیْنٌ کُلُّ شَیْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ فَهُوَ غِسْلِیْنٌ فِعْلِیْنَ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ.

باب ہے بیان میں دوزخ کے اور یہ کہ اب وہ موجود ہے اور غساق وہ چیز ہے جو دوزخیوں کی پیپ سے بہتی ہے کہا جاتا ہے کہ جاری ہوا آنکھ اس کی اور جاری ہوا اس کا زخم گویا کہ غساق اور غسیق کے ایک معنی ہیں اور غسلین ہر وہ چیز ہے کہ دھو دے تو اس کو جرح اور زخم سے پس نکلے اس سے کچھ چیز پس وہ غسلین ہے فعلین کے وزن پر اور۔

فائدہ: اور بعض کہتے ہیں کہ غساق بدبودار ہے طبری نے روایت کی ہے کہ اگر غساق کا ایک ڈول دینا میں ڈالا جائے تو دینا کے رہنے والوں کو بدبودار کر دے اور بعض کہتے ہیں کہ غساق پیپ غلیظ ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ اگر اس میں سے ایک قطرہ مغرب میں ڈالا جائے تو البتہ بدبودار کر دے مشرق والوں کو۔ (فتح)

وَقَالَ عِکْرِمَةُ ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ حَطَبُ بِالْحَبَشِیَّةِ وَقَالَ غَیْرُهُ

عکرمہ نے کہا کہ حصب جہنم کے معنی لکڑیاں ہیں حبشہ کی زبان میں اور اس کے غیر نے کہا کہ حَاصِبًا کے معنی

﴿حَاصِبًا﴾ الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِيْ بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ يُرْمٰي بِهِ فِيْ جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِّنْ حَصْبَآءِ الْحِجَارَةِ.

ہیں ہوا تیز اور حاصب وہ چیز ہے کہ پھینکے اس کو ہوا اور اسی قبیل سے ہے حصب جہنم وہ چیز کہ پھینکی جائے دوزخ میں اور کہا جاتا ہے حَصَبَ فِي الْأَرْض یعنی گیا اور حصب مشتق ہے حصباء سے جس کے معنی پتھر ہیں۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غسلین دوزخیوں کی پیپ ہے۔

صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَّدَمٌ ﴿خَبَتْ﴾ طَفِئَتْ ﴿تُوْرُوْنَ﴾ تَسْتَخْرِجُوْنَ أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ.

صدید کے معنی جو آیت ویسقی من ماء صدید میں واقع ہوا ہے پیپ اور خون کے ہیں خبت کے معنی جو آیت کلما خبت میں واقع ہوا ہے بجھ جانے کے ہیں یعنی جب آگ بجھ جائے گی مراد اس آیت کی تفسیر ہے افرء یتم النار التی تورون یعنی تورون کے معنی ہیں نکالتے ہو تم أَوْرَيْتُ کے معنی ہیں روشن کیا میں نے۔

فائدہ: مراد اس سے تفسیر حاصبا کی ہے جو آیت ﴿او یرسل علیکم حاصبا من الریح﴾ میں واقع ہوا ہے اور اسی طرح مراد تفسیر لفظ حصب کی ہے جو آیت حصب جهنم میں واقع ہوا ہے۔

﴿ لِلْمُقْوِيْنَ ﴾ لِلْمُسَافِرِيْنَ

مقوین کے معنی مسافر لوگ ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ومتاعا للمقوین

وَالْقِيُّ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سَوَاءُ الْجَحِيْمِ وَوَسَطُ الْجَحِيْمِ.

اور قی کے معنی یعنی جس سے مقوین مشتق ہے قفر میں سے یعنی جس زمین کچھ چیز نہ ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ صراط الجحیم کے معنی ہیں سواء الجحیم اور وسط جحیم کے یعنی دوزخ کے بیچ میں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فاطلع فراہ فی سواء الجحیم یعنی پس جہاں کا سو اس کو دوزخ کے بیچ میں دیکھا۔

﴿لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ﴾ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ

یعنی ان کا کھانا گرم پانی سے ملایا جائے گا

فائدہ: مراد تفسیر اس کی ہے ثم ان لهم علیها لشوبا من حمیم۔

﴿زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ﴾ صَوْتٌ شَدِيدٌ وَّصَوْتٌ ضَعِيفٌ ﴿وِرْدًا﴾ عِطَاشًا

یعنی زفیر اور شهیق کے معنی ہیں آواز سخت اور آواز ضعیف وردا کے معنی ہیں پیاسے

فائدہ: مراد اس سے تفسیر اس آیت کی ہے ونسوق المجرمین الی جهنم وردا۔

﴿غَيًّا﴾ خُسْرَانًا

غیًّا کے معنی ٹوٹا اور نامراد ہیں

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے فسوف یلقون غیا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک نالا ہے دوزخ میں بہت گہرا بد مزہ۔

وَّقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿يُسْجَرُوْنَ﴾ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ ﴿وَنُحَاسٌ﴾ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ يُقَالُ ﴿ذُوْقُوْا﴾ بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ.

اور مجاہد نے کہا کہ یسجرون کے معنی ہیں کہ ان کے ساتھ آگ جلائی جائے گی مراد اس آیت کی تفسیر ہے یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس یعنی بھیجے جائیں گے تم پر شعلے آگ کے یعنی ٹکڑے سرخ آگ کے اور نحاس کے مجاہد نے کہا کہ پگھلایا جائے گا تانبا پھر ڈالا جائے گا ان کے سروں پر کہا جاتا ہے کہ ذوقوا کے معنی مباشرت کے اور تجربہ کرو اور نہیں یہ منہ کے چکھنے سے یعنی یہ مطلب نہیں کہ منہ سے آگ کو چکھو بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ مباشرت کرو۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ذوقوا ما کنتم تعملون۔

مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ

مارج کے معنی ہیں خالص آگ۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وخلق الجان من مارج من نار۔

مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

کہتے ہیں مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَه جب کہ ان کو چھوڑ دے کہ سرکشی کریں ایک دوسرے پر۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فهم في امر مريج۔

﴿مَرِيْجٍ﴾ مُلْتَبِسٍ مَّرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ﴾ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا.

مریج کے معنی مختلط اور ملا ہوا۔ کہا جاتا ہے مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ یعنی مختلط ہوا یعنی آیت مرج البحرین کے معنی ہیں چھوڑے دو دریا کہتے ہیں مَرَجْتَ دَابَّتَكَ جب کہ تو اس کو چھوڑ دے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پیدا کیے گے جن مارج سے یعنی آگ کی لپیٹ سے جو اس کی طرف میں ہوتی ہے۔

مراد اس آیت کی تفسیر ہے فھم فی امر مریج مرج البحرین مرجت رایتیك اذ ترکتھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مراد دو دریا سے اس جگہ دریا آسمان اور زمین کا ہے کہ ہر سال ملتے ہیں یعنی آسمان سے مینہ برس کر دریا میں مل جاتا ہے۔

۳۰۱۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ حَتّٰى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِيْ لِلتُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۳۰۱۸ ۔ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ ڈھل پڑا سایہ یعنی ٹیلوں کا پھر فرمایا کہ نماز کو ٹھنڈے وقت پر پڑھا کرو اس واسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہی اخیر کا قول آپ کا ہے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے۔

۳۰۱۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

۳۰۱۹ ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت پڑھا کرو نماز کو پس تحقیق گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے۔

۳۰۲۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ.

۳۰۲۰ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکوہ کیا آگ نے اپنے رب کے پاس پس کہا اس نے کہ اے میرے رب میرا بعض ٹکڑا بعض کو کھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو جو تم پاتے ہو گرمی کی نہایت شدت اور ٹھنڈک کی نہایت شدت (اس کا ہی سبب ہے)۔

فائدہ: اور یہ حدیثیں قوی تر دلیلیں ہیں واسطے جمہور کے اس پر کہ دوزخ اب موجود ہے۔

۳۰۲۱ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمّٰى فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَآءِ زَمْزَمَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ أَوْ قَالَ بِمَآءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ.

۳۰۲۱ ۔ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں مکے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو مجھ کو بخار نے پکڑا تو اس نے کہا کہ سرد کر بخار کو اپنے آپ سے ساتھ پانی زمزم کے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اس کو پانی سے یا فرمایا کہ زمزم کے پانی سے۔

۳۰۲۲ ۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَآءِ.

۳۰۲۲ ۔رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تپ دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اس کو اپنے آپ سے ساتھ پانی کے۔

۳۰۲۳ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ.

۳۰۲۳ ۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اس کو اپنے آپ سے ساتھ پانی کے۔

۳۰۲۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ.

۳۰۲۴ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اس کو اپنے آپ سے ساتھ پانی کے۔

فائدہ: ان سب حدیثوں کی شرح طب میں آئے گی۔

۳۰۲۵ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْئًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا.

۳۰۲۵ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ سے ستر حصے سے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں سو حصوں کا ذکر ہے اور تطبیق یہ ہے کہ مراد مبالغہ ہے کثرت میں نہ عدد خاص یا حکم واسطے زائد کے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آگ دریا کے پانی سے سات بار دھوئی گئی اور اگر دھوئی نہ جاتی تو اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھاتا۔ (فتح)

۳۰۲۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾.

۳۰۲۶ ۔ یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے کہ پکاریں گے دوزخی اے مالک۔

۳۰۲۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا

۳۰۲۷ ۔ ابو وائل سے روایت ہے کہ کسی نے اسامہ کو کہا کہ اگر تو فلانے کے پاس آئے اور اس سے کلام کرے تو بہتر ہو یعنی عثمان سے اس نے کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ میں نہ کلام کروں اس سے مگر کہ تم کو سناؤں میں اس سے پوشیدہ کلام کرتا ہوں یعنی میں تنہا جا کر اس سے کلام کرتا ہوں نہ یہ کہ فتنے کا دروازہ کھولوں نہ ہوں میں وہ شخص کہ پہلے پہل فتنہ کا دروازہ کھولے اور نہیں کہتا میں واسطے اس مرد کے کہ مجھ پر سردار ہو کہ وہ لوگوں میں بہتر ہے بعد اس چیز کے کہ میں نے

وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُجَآءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

حضرت ﷺ سے سنی لوگوں نے کہا کہ تو نے حضرت ﷺ سے کیا چیز سنی اس نے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ لایا جائے گا ایک مرد قیامت کے دن سو ڈالا جائے گا دوزخ میں تو اس کے پیٹ سے انتڑیاں نکل پڑیں گی سو ان کے ساتھ گھومتا پھرے گا جیسے کہ گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے تو جمع ہوں گے اس کے پاس دوزخی لوگ سو کہیں گے اے فلانے تجھ کو کیا ہوا کیا تو نیک باتیں بتلاتا نہ تھا اور بد کاموں سے نہ روکتا تھا تو وہ کہے گا کہ کیوں نہیں میں لوگوں کو نیک کام بتلاتا تھا اور خود اس کو نہ کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فتن میں آئے گی۔

بَابُ صِفَةِ إِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهِ

باب ہے بیان میں صفت شیطان کی اور فوج اس کی

فائدہ: شیطان ایک شخص ہے روحانی پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور وہ سب جنوں اور شیطانوں کا باپ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب شیطاں فرشتوں کے ساتھ تھا تو اس کا نام عزازیل تھا پھر اس کے بعد اس کا نام ابلیس ہوا اور یہ جو کہا کہ فوج اس کی تو اشارہ ہے طرف حدیث ابوموسیٰ کے کہ جب ابلیس صبح کرتا ہے تو اس کی فوج دینا میں پھیل جاتی ہے پس کہتا ہے کہ جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے میں اس کو تاج پہناؤں گا اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ شیطان کا تخت پانی پر ہے سو وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے یعنی عالم میں فساد کرنے کو سو وہ لوگوں کو بہکاتے ہیں سو جو بڑا فتنہ فساد ڈالے وہ اس سے مرتبے میں قریب تر ہوتا ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ شیطان فرشتوں سے تھا پھر مردود ہونے کے بعد مسخ ہوا یا بالکل ان میں سے نہ تھا اس میں دو قول ہیں مشہور کما سیاتی بیانہما۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿يُقْذَفُوْنَ﴾ يُرْمَوْنَ

اور کہا مجاہد نے کہ يُقْذَفُوْنَ کے معنی ہیں پھینکے جاتے ہیں۔

فائدہ: مراد اس سے اس آیت کی تفسیر ہے ویقذفون من کل جانب دحورا الایۃ۔

﴿دُحُوْرًا﴾ مَطْرُوْدِيْنَ ﴿وَاصِبٌ﴾ دَآئِمٌ وَّقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿مَدْحُوْرًا﴾

دحور کے معنی چلائی گئی واصب دائم یعنی واصب کے معنی ہیں ہمیشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مدحورا

مَطْرُوْدًا. کے معنی ہیں چلایا گیا اور دھتکارا گیا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فتلقی فی جنهم ملوما مدحورا۔

وَ يُقَالُ ﴿مَرِيْدًا﴾ مُتَمَرِّدًا مَرِيْدًا معنی ہیں سرکش

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وان یدعون الا شیطان مریدا۔

بَتَّكَهٗ قَطَّعَهٗ بَتَّكَهٗ کے معنی چیرا اس کو

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولیتبکن اذان الانعام یعنی چیریں کان جانوروں کے۔

﴿وَاسْتَفْزِزْ﴾ اسْتَخِفَّ ﴿بِخَيْلِكَ﴾ الْفُرْسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَّصَحْبٍ وَّتَاجِرٍ وَّتَجْرٍ ﴿لَأَحْتَنِكَنَّ﴾ لَأَسْتَأْصِلَنَّ.

وَاسْتَفْزِزْ کے معنی ہیں ہلکا جان اور خیل کے معنی سوار ہیں یعنی پیادہ مثل صاحب اور صحب کے اور تاجر اور تجر کے لَأَحْتَنِكَنَّ کے معنی ہیں کہ البتہ میں اس کی اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے لاحتنکن ذریته الا قلیلاً۔

﴿قَرِيْنٌ﴾ شَيْطَانٌ قَرِيْنٌ کے معنی ہیں شیطان

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے قال قائل منهم انی کان لی قرین۔

۳۰۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهٗ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِيْ فِيْمَا فِيْهِ شِفَائِيْ أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ

۳۰۲۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا خیال بندی کا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں آتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کام کرتے ہیں اور نہیں کرتے تھے یعنی ناکردہ کام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میں کر چکا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی صحت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو نے جانا کہ اللہ نے مجھ کو حکم کیا جس میں کہ میری شفا ہے یعنی میری دعا قبول ہوئی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس سو ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس نے جواب میں کہا کہ اس پر جادو کا اثر ہے اس نے کہا کہ کس نے اس کو جادو کیا دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا

مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِيْنَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّهٗ رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهٗ فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللّٰهُ وَخَشِيْتُ أَنْ يُّثِيْرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ.

ہے اس نے کہا کہ کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کے بالی کے غلاف میں اس نے کہا کہ یہ کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا کہ وادی ذروان کے کنویں میں تو حضرت ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے پھر پلٹ آئے سو جب حضرت ﷺ پھرے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس کنویں کے چوہارے کے درخت جیسے کہ شیطانوں کے سر ہیں میں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے اس جادو کو نکال دیا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اپر مجھ کو اللہ نے شفا دی اور میں ڈرا کہ اس سے لوگوں میں فتنہ انگیزی ہو پھر وہ کنواں دبایا گیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح طب میں آئے گی اور وجہ وارد کرنے اس کی اس جگہ اس جہت سے ہے کہ جادو سوائے اس کے نہیں کہ تمام ہوتا ہے ساتھ مدد لینے کے شیطانوں سے اوپر اس کے۔ (فتح)

۳۰۲۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

۳۰۲۹ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے سو جائے تو شیطان اس کے سر کی پچھلی طرف تین گرہیں لگا دیتا ہے مارتا ہے ہر گرہ پر یہ منتر پڑھتا ہے یعنی اس کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو رہ سو اگر وہ جاگ کر اللہ کو یاد کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں پس صبح کو اٹھتا ہے چست اور پاک نفس خوشدل نہیں تو صبح کرتا ہے ناپاک اور سست۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح رات کی نماز میں گزر چکی ہے۔

٣٠٣٠ ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَیْلَةً حَتّٰی أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ أُذُنَیْهِ أَوْ قَالَ فِیْ أُذُنِهٖ.

٣٠٣٠ ۔عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد جو تمام رات سوتا رہا یہاں تک کہ صبح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مرد ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا۔

فائدہ: اس کی شرح بھی صلوۃ اللیل میں گزر چکی ہے۔

٣٠٣١ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَکُمْ إِذَا أَتٰی أَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ یَضُرَّهُ الشَّیْطَانُ.

٣٠٣١ ۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بے شک جب کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا پھر دونوں کو لڑکا ملے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

فائدہ: اس کی شرح نکاح میں آئے گی۔

٣٠٣٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلَاتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ أَوِ الشَّیْطَانِ لَا أَدْرِیْ أَیَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ.

٣٠٣٢۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سب نکل آئے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سب ڈوب جائے اور نہ قصد کیا کرو اپنی نماز کا سورج نکلتے اور نہ ڈوبتے اس واسطے کہ وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان۔

فائدہ: اس کی شرح بھی نماز میں گزر چکی ہے اور شیطان کے سینگ اس کے سر کے دونوں طرفین ہیں کہتے ہیں کہ وہ سورج کے طلوع کے مقابل کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب نکلتا ہے تو اس کے سر کے دونوں طرفوں کے درمیان نکلتا ہے تاکہ اس کے واسطے سجدہ واقع ہو جبکہ آفتاب پرست اس کے واسطے سجدہ کرتے ہیں اور اسی طرح نزدیک ڈوبنے اس کے اور بنا بر اس کے پس قول آپ ﷺ کا کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے یعنی بہ نسبت اس شخص کے کہ دیکھتا ہے آفتاب کو نزدیک نکلنے اس کے پس اگر شیطان کو مشاہدہ کرے تو البتہ دیکھے اس کو قائم نزدیک اس کے اور تحقیق استدلال کیا ہے ساتھ اس کے اس شخص نے جس نے رد کیا ہے اہل ہیئت پر جو قائل ہیں کہ سورج چوتھے آسمان میں ہے اور شیطان منع کیے گئے ہیں آسمان میں داخل ہونے سے اور نہیں حجت ہے بیچ اس کے واسطے اس چیز کے کہ ذکر کی ہم نے اور حق یہ ہے کہ آفتاب چوتھے فلک میں ہے اور ساتوں آسمان نزدیک اہل شرع کے غیر افلاک کے ہیں یعنی آسمان اور ہیں اور افلاک اور ہیں بخلاف اہل ہیئت کے کہ ان کے نزدیک دونوں ایک چیز ہیں۔ (فتح)

۳۰۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

۳۰۴۳ - ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی چیز کسی کے آگے گزرے اور وہ نماز پڑھتا ہے تو چاہیے کہ اس کو روکے پھر اگر نہ مانے تو چاہیے کہ اس کو روکے پھر اگر نہ مانے تو چاہیے کہ اس سے لڑے پس تحقیق وہ شیطان ہے۔

وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا مجھ کو صدقہ عید الفطر کی چوکیداری پر وکیل کیا سو میرے پاس ایک آنے والا آیا اور دونوں ہاتھ بھر بھر کر اناج لینے لگا تو میں نے اس کو پکڑا اور کہا کہ تجھ کو حضرت ﷺ پاس پکڑے لیے چلتا ہوں پھر ذکر کی ساری حدیث تو اس نے کہا کہ جب تو بستر پر سونے کے واسطے ٹھکانہ پکڑا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللہ کی طرف سے ہمیشہ تجھ پر ایک نگہبان رہے گا اور صبح تک تیرے پاس شیطان نہ آئے گا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ تجھ سے سچ بولا اور وہ بڑا جھوٹا ہے یہ شیطان ہے ہر چند وہ بڑا جھوٹا ہے لیکن اس بات میں تجھ سے سچ بولا۔

صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ.

٣٠٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ.

۳۰۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم میں سے کسی کے پاس تو کہتا ہے کہ کس نے ایسا پیدا کیا کس نے ویسا بنایا یہاں تک کہ کہتا ہے کہ کس نے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہاں تک اس کو پہنچائے تو اس کو چاہیے کہ اللہ سے پناہ مانگے اور باز رہے۔

فائدہ: یعنی موافقت کرنے سے ساتھ شیطان کے بیچ اس کے بلکہ پناہ پکڑے طرف اللہ کی بیچ دفع کرنے اس کے اور جان لے کہ ارادہ کرتا ہے شیطان فاسد کرنے دین اس کے کا اور عقل اس کے کا ساتھ اس وسوسے کے پس لائق ہے کہ کوشش کرے بیچ دفع کرنے اس کی کے ساتھ مشغول ہونے کے ساتھ غیر اس کے کے اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہیں گے لوگ آپس میں سوال کرتے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ خلق کو اللہ نے پیدا کیا پس اللہ کو کس نے پیدا کیا سو جب کسی کو ایسا فاسد خیال آئے تو چاہیے کہ کہے میں اللہ پر ایمان لایا پس اس سے معلوم ہوا کہ آپس میں غور کرنا ہر سائل کو منع ہے آدمی ہو یا غیر اور جب یہ وسوسہ دل میں آئے تو اللہ سے پناہ مانگے خواہ شیطان وسوسہ ڈالے یا کوئی آدمی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سوال کیا مجھ سے اس کا دو شخصوں نے اور گویا کہ جب اس کا سوال وہی ہے تو جواب کا مستحق نہیں یا باز رہنا ہے اس سے نظیر ہے امر کے ساتھ باز رہنے کے غور کرنے سے صفات اور ذات میں اور مازری نے کہا کہ وسوسے دو قسم کے ہیں پس جو وسوسہ کہ ٹھہرتا نہیں اور شبے سے پیدا نہیں ہوتا وہ ہے جو دفع ہوتا ہے ساتھ اغراض کے اس سے اور اسی معنی پر محمول ہے یہ حدیث اور اسی پر منطبق ہوتا ہے اسم وسوسے کا اور اوپر جو وسوسے کہ شبے سے پیدا ہوتے ہیں پس وہ دفع نہیں ہوتے ہیں مگر ساتھ نظر اور استدلال کے اور طیبی نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگنے کا حکم کیا ہے اور فکر اور حجت پکڑنے کا ذکر نہیں کیا ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ علم ساتھ بے پرواہ ہونے اللہ عزوجل کے موجد سے امر ضروری ہے یعنی بدیہی ہے مناظرے کو قبول نہیں کرتا اور نیز اس واسطے کہ اس میں زیادہ غور کرنے سے حیرت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جس کا یہ حال ہو پس نہیں ہے کوئی علاج واسطے اس کے مگر پناہ پکڑنی طرف اللہ کے اور چنگل مارنا ساتھ اس کے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس کے کہ لایعنی باتوں کا سوال کرنا مذموم ہے اور اس میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں سے اس واسطے کہ

حضرت ﷺ نے آئندہ کی خبر دی اور موافق اس کے واقع ہوا۔ (فتح)

۳۰۳۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَّوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتْ الشَّيَاطِيْنُ.

۳۰۳۵ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں۔

فائدہ: اس کی شرح روزے میں گزر چکی ہے۔

۳۰۳٦ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَائَنَا ﴿قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا أَنْسَانِيْهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ﴾ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ.

۳۰۳٦ ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان سے کہا کہ ہمارے پاس ہمارا کھانا لاؤ بولا وہ کیا دیکھا تو نے جب ہم نے جگہ پکڑی اس پتھر کے پاس سو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھولایا مجھ کو مگر شیطان نے کہ اس کا مذکور کروں اور نہ پائی موسیٰ علیہ السلام نے تکلیف یہاں تک کہ آگے بڑھے اس مکان سے جس کا اس کو اللہ نے حکم کیا تھا۔

۳۰۳۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۳۰۳۷ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف سو فرمایا کہ خبردار ہو کہ فتنہ فساد ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہے جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہیں وہاں بڑے بڑے فساد ہوں گے یاجوج ماجوج اسی طرف سے نکلیں گے یعنی عراق کے ملک میں۔

۳۰۳۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ أَوْ قَالَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَآءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللهِ وَأَطْفِءْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللهِ وَأَوْكِ سِقَائَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللهِ وَخَمِّرْ إِنَائَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا.

۳۰۳۸ ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہو اول شب تو بند رکھو تم اپنے لڑکوں کو یعنی گھر کے نکلنے سے اور پھرنے کوچوں کے سے اس لیے کہ جن پھیلتے ہیں اس وقت پھر جب رات ایک ساعت گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو یعنی جائز ہے چھوڑنا ان کا اور بند کر اپنے دروازے کو اور یاد کر نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے اس کے یعنی اس واسطے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو اور بجھا اپنے چراغ کو اور یاد کر نام اللہ کا اور بند کر اپنی مشک کو اور یاد کر نام اللہ کا اور ڈھانک اپنے برتن کو اور یاد کر نام اللہ کا اگرچہ تو برتن کے چوڑاوپر کوئی چیز رکھے۔

فائدہ: ابن جوزی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ خوف کیا گیا ہے لڑکوں میں اس ساعت میں اس واسطے کے گندگی اکثر اوقات ان کے ساتھ موجود ہوتی ہے اور جس ذکر کے ساتھ ان سے حفاظت کیے جاتے ہیں وہ مقصود ہے لڑکوں سے اور جن وقت پھیلنے اپنے کے لٹکتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ ممکن ہے ان کو لٹکنا ساتھ اس کے پس اس واسطے خوف کیا گیا ہے لڑکوں پر اس وقت میں اور حکمت بیچ پھیلنے ان کے اس وقت یہ ہے کہ رات میں ان کو حرکت کرنے کی زیادہ قدرت ہے دن سے اس واسطے کہ اندھیرا زیادہ ترجیح کرنے والا ہے واسطے قوے شیطانیہ کے غیر اس کے سے اور اسی طرح ہر کالی چیز اور باقی شرح اس کی کتاب الادب میں آئے گی۔ (فتح)

۳۰۳۹ ۔ حَدَّثَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى

۳۰۳۹ ۔ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف بیٹھے تھے سو میں ایک رات آپ کی زیارت کرنے کو آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کی پھر میں کھڑی ہوئی اور پلٹی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے تا کہ مجھ کو پہنچا دیں اور ان کے رہنے کی جگہ اسامہ بن زید کے گھر میں تھی سو راہ میں دو انصاری مرد ملے سو جب انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو جلد چلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی نہ کرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت صفیہ بنت حیی ہے تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّىْ خَشِيْتُ أَنْ يَّقْذِفَ فِىْ قُلُوْبِكُمَا سُوْءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا.

انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ یا حضرت ﷺ آپ کی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے تو فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں اس طرح پھرتا ہے جیسے خون اور میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے۔

فائدہ: یہ حدیث اعتکاف میں گزر چکی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے شیطان کو قوت دی ہے ایسی کہ انسان کے اندر پہنچ جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیث بطور استعارہ کے وارد ہوئی یعنی پہنچتا ہے وسوسہ اس کا بیچ مسام بدن کے مانند جاری ہونے خون کے بدن میں۔ (فتح)

۳۰۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهٗ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّىْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوْا لَهٗ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِىْ جُنُوْنٌ.

۳۰۴۰ ۔ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا اور دو مرد آپس میں لڑتے تھے تو ان میں سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور گردن کی رگیں پھول گئیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر کہے اعوذ باللہ من الشیطان یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان سے تو اس نے کہا کہ کیا میں دیوانہ ہوں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ادب میں آئے گی۔

۳۰۴۱ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا

۳۰۴۱ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے کہ الٰہی بچا رکھ مجھ کو شیطان سے اور بچا شیطان سے میری اولاد کو سو اگر میاں بیوی کے درمیان

أَتٰى أَهْلَهٗ قَالَ جَنِّبْنِی الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِیْ فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّثْلَهٗ.

اس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اس کو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر قابو پائے گا۔

۳۰۴۲ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ صَلّٰى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِیْ فَشَدَّ عَلَیَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَیَّ فَأَمْكَنَنِی اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَهٗ.

۳۰۴۲ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سو فرمایا کہ شیطان میرے سامنے ہوا سو اس نے مجھ پر سختی کی میری نماز توڑ دینے کو سو اللہ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا پس ذکر کی تمام حدیث۔

فائدہ: یہ حدیث اسی اسناد کے ساتھ نماز میں گزر چکی ہے اور اس کا تمام یہ ہے سو میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کی ستونوں میں سے کسی ستون سے باندھ دوں اور باقی فائدے اس کے احادیث الانبیاء میں آئیں گے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے باندھنا اس شخص کا جس کے بھاگ جانے کا خوف ہو ان لوگوں میں جن کے قتل میں حق ہے اور یہ کہ مباح ہے عمل قلیل نماز میں اور یہ کہ خطاب بیچ اس کے جبکہ ہو ساتھ معنی طلب کے اللہ سے نہیں گنا جاتا کلام پس نہ توڑے گا نماز کو اور اس حدیث کے بعض طریقوں میں ہے کہ فرمایا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (فتح)

۳۰۴۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِیَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِیَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى لَا يَدْرِیَ أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا

۳۰۴۳ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا ہوا پھر جب تکبیر تمام ہو چکتی ہے تو مڑ آتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے پس کہتا ہے کہ یاد کر فلانی چیز کو اور فلانی چیز کو یہاں تک کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی تین رکعت یا چار رکعت سو جب نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو دو سجدے سہو کے کرے۔

صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح سہو کے سجدے میں گزر چکی ہے۔

۳۰۴۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ.

۳۰۴۴ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی کی پہلو میں شیطان اپنی دو انگلی سے چوکتا ہے وقت پیدا ہونے کے سوا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے کہ ان کو چوکنے لگا سو نہ چوک سکا سو جھلی میں چوکا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح احادیث الانبیاء میں آئے گی۔

۳۰۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَقُلْتُ مَنْ هَا هُنَا قَالُوْا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ أَفِيْكُمُ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۴۵ ۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام میں گیا تو شامیوں نے کہا کہ ابوالدرداء آیا ہے تو ابوالدرداء نے کہا کہ کیا تم میں وہ شخص ہے کہ پناہ دی ہے اس کو اللہ نے شیطان سے اپنی نبی کی زبان پر یعنی عمار کو۔

فائدہ: پوری یہ حدیث مناقب میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ اللہ نے اس کو شیطان سے پناہ دی پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ عمار کو اس سبب سے اپنے غیر پر فضیلت ہے اور مقتضی اس کا یہ ہے کہ شیطان کو تسلط ہوتا ہے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ شیطان سے نہ پناہ دے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَمَّارًا.

سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے مغیرہ کی زبانی بیان کیا کہ کیا جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر (شیطان سے) پناہ دی اس سے مراد عمار ہیں۔

قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ فرشتے بادل میں اتر کر (آپس میں یہ) بات چیت کرتے ہیں اس کام کی کہ زمین میں ہوتا ہے یعنی حال میں یا استقبال میں تو شیطان وہاں جا کر ایک بات سن آتے ہیں پھر اس کو

تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ الْغَمَامُ بِالْأَمْرِ يَكُوْنُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِيْنُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِيْ أُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ فَيَزِيْدُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ.

کاہنوں یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہیں ان کے کان میں ڈال دیتے ہیں جیسے کہ ڈالا جاتا ہے پانی شیشہ میں برتن سے یعنی چپکی ان کی کانوں میں کہہ دیتے ہیں تو وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ اور زیادہ کرتے ہیں۔

۳۰۴۶ ـ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ.

۳۰۴۶ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمائی شیطان کے اثر سے ہے سو جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو چاہیے کہ اس کو روکے جتنا کہ اس سے ہو سکے اس واسطے کہ جب کوئی ہا کہے تو شیطان ہنستا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح ادب میں آئے گی۔

۳۰۴۷ ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَاحَ إِبْلِيْسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِيْ أَبِيْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ.

۳۰۴۷ ـ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو مشرکوں کو شکست ہوئی تو شیطان نے پکارا کہ اے اللہ کے بندو بچو اپنے پچھلوں سے یعنی دھوکا دیا کہ تمہارے پیچھے کافر ہیں ان سے بچو اور لڑو اور حالانکہ ان کے پچھلے میں مسلمان تھے یعنی تا کہ مسلمان آپس میں لڑیں تو پہلے لوگ پیچھے پلٹے تو پہلے اور پچھلوں نے آپس میں مقابلہ کیا تو حذیفہ نے نظر کی تو ناگہاں اس نے اپنے باپ یمان کو دیکھا کہ مسلمان اس کو مار ڈالتے ہیں تو اس نے کہا کہ اللہ کے بندوں یہ میرا باپ ہے سو قسم ہے اللہ کی وہ باز نہ آئے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا سو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تم کو بخشے عروہ نے کہا کہ پس ہمیشہ رہا حذیفہ میں اس سے بقیہ نیکی کا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملے۔

فائدہ: یعنی اپنے باپ کے قاتل کے واسطے ہمیشہ استغفار کرتے رہے یا اس واقعہ سے غمناک رہے اور اس حدیث کی شرح معازی میں آئے گی۔

٣٠٤٨ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ.

۳۰۴۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے پوچھا ادھر ادھر دیکھنے مرد کے سے نماز میں یعنی اس کا کیا حکم ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اچک لیتا ہے کہ اچک لیتا ہے اس کو شیطان ایک تمہاری کے نماز سے۔

فائدہ: اس کی شرح نماز میں گزر چکی ہے۔

٣٠٤٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

۳۰۴۹۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہ ٹھیک اور اچھی خواب اللہ کی طرف سے ہے اور پریشان شیطان کی طرف سے ہے سو جب کوئی پریشان خواب دیکھے جس سے ڈرے تو چاہیے کہ اپنے بائیں تھوکے اور پناہ مانگے اللہ کی اس کی بدی سے پس تحقیق وہ اس کو ضرر نہ کرے گی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تعبیر میں آئے گی۔

٣٠٥٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

۳۰۵۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو یعنی لا الہ الا اللہ ...... قدیر تک پڑھے یعنی ایک دن میں سو بار تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں اس کے واسطے لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹائی جائیں گی اور اس دن شام

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

تک اس کو شیطان سے پناہ رہے گی اور اس سے بہتر کوئی نہیں مگر جس نے کہ اس سے زیادہ پڑھا۔

فائدہ: اس کی شرح دعوات میں آئے گی۔

۳۰۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَآءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ

۳۰۵۱ ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فاروق نے حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت ﷺ کے پاس قریش کی عورتیں یعنی آپ کی بیبیاں چلا چلا کر باتیں کر رہی تھیں اور حضرت ﷺ سے زیادہ خرچ چاہتی تھیں سو جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت مانگی تو جلد اٹھ کھڑے ہوئیں پردے میں ہونے کو تو حضرت ﷺ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اور حضرت ﷺ ہنستے تھے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ آپ ﷺ کو خوش رکھے یا حضرت ﷺ کیا سبب ہے آپ ﷺ کے ہنسنے کا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو ان عورتوں سے تعجب آیا کہ میرے پاس تھیں سو جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی پردے میں ہو گئیں تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت آپ لائق تر تھے کہ آپ سے ڈریں پھر عمر فاروق نے کہا کہ اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضرت سے نہیں ڈرتیں عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تم سے ڈرتی ہیں تم بہت کڑے مزاج کے اور سخت ہو حضرت ﷺ سے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے جس کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہیں ملتا تجھ سے شیطان کسی راہ میں چلتا ہوا ہرگز مگر یہ کہ چل کھڑا ہوتا ہے اس راہ میں جو تیرے راہ کی سوا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مناقب میں آئے گی۔

٣٠٥٢ ۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ.

٣٠٥٢ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگ کر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے۔

فائدہ: ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوتا ہے واسطے ہر سونے والے کے اور احتمال ہے کہ یہ مخصوص ہے ساتھ اس شخص کے کہ نہ پناہ پکڑے ساتھ کسی ذکر کے واسطے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کہ پس اس میں ہے کہ وہ اس کے واسطے شیطان سے پناہ ہوتی ہے اور اسی طرح آیت الکرسی اور پہلے اس میں گزر چکا ہے کہ شیطان تیرے نزدیک نہ آئے گا اور احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ نفی قرب کے اس جگہ یہ کہ وہ نہیں قریب ہوتا اس مکان سے کہ اس میں وسوسہ ڈالے یعنی دل کے پس ہوگا رات رہنا اس کا اوپر ناک کے تاکہ پہنچے اس سے طرف دل کے جبکہ جاگے سو جو ناک جھاڑے تو تحقیق منع کیا ہے اس نے اس کو پہنچنے سے طرف اس چیز کے کہ قصد کرتا ہے وسوسے سے پس اس وقت حدیث شامل ہے واسطے ہر جاگنے والے کے پھر ناک میں پانی لینا وضو کی سنتوں سے ہے اتفاقاً واسطے ہر شخص کے کہ جاگے یا پہلے سے جاگتا ہو اور کہا ہے ایک گروہ نے ساتھ واجب ہونے اس کے کے غسل میں اور ایک گروہ نے ساتھ واجب ہونے اس کے وضو میں بھی اور کیا ادا ہوتی ہے سنت ساتھ مجرد ناک میں پانی لینے کے بغیر ناک جھاڑنے کے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس کی سوا تمام نہیں ہوتی۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

باب ہے بیان میں ذکر جنوں کے اور ثواب ان کے کے

لقولہ ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي - إِلَى قَوْلِهِ - عَمَّا يَعْمَلُونَ﴾ . اور عذاب ان کے واسطے دلیل اس آیت کی کہ اے گروہ جنوں اور آدمیوں کے کیا تم کو نہیں پہنچی تھی رسول تمہارے اندر کے پڑھتے تم پر میری آیتیں۔

فائدہ: اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اس ترجمہ کے طرف اثبات وجود جنوں کے اور طرف اس کے کہ وہ مکلف ہیں اپر ان کے وجود کا ثابت کرنا پس تحقیق نقل کیا ہے امام الحرمین نے شامل میں بہت فلاسفہ اور زندیقوں سے کہ وہ بالکل جنوں کے وجود سے منکر ہیں اور جو لوگ کہ کفار کے فرقوں سے ان کے منکر ہیں ان سے کچھ تعجب نہیں بلکہ تعجب تو ان لوگوں سے ہے جو مسلمان ہو کر جنوں کے وجود سے انکار کرتے ہیں باوجود نصوص قرآن اور اخبار متواترہ کے اور نہیں عقل کے قضیہ میں وہ چیز کہ قدح کرے ان کے ثابت کرنے میں یعنی ان کے وجود کا ثابت کرنا عقل سے مخالف نہیں اور بہت ان میں سے ثابت کرتے ہیں وجود ان کے کو اور نفی کرتے ہیں ان کی اب اور بعض ان کے وجود کو ثابت کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ ان کو آدمیوں پر قابو نہیں اور عبدالجبار معتزلی نے کہا کہ دلیل ان کی اثبات پر سمع ہے سوائے عقل کے اس واسطے کہ نہیں ہے کوئی طریق طرف ثابت کرنے غائب کے اور ان کی صفت میں بھی اختلاف ہے بعض معتزلہ کہتے ہیں کہ جن اجسام رقیق اور بسیط میں اور یہ ہمارے نزدیک منع نہیں اگر ثابت ہو ساتھ اس کے سمع اور ابو یعلی بن فراء نے کہا کہ جن اجسام مؤلفہ اور اشخاص ممثلہ میں جائز ہے کہ رقیق ہوں اور جائز ہے کہ کثیف ہوں برخلاف معتزلہ کے وہ کہتے ہیں کہ وہ اجسام رقیق ہیں اور ہم ان کو اس واسطے نہیں دیکھ سکتے کہ وہ رقیق ہیں اور یہ قول ان کا مردود ہے اس واسطے کہ رقیق ہونا دیکھنے سے مانع نہیں اور جائز ہے کہ بعض اجسام کثیفہ بھی ہم سے پوشیدہ ہوں اور امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ جو کہے کہ میں جنوں کو دیکھتا ہوں تو ہم اس کی گواہی کو باطل کر دیں گے مگر یہ کہ پیغمبر ہو اور یہ قول شافعی رحمہ اللہ کا محمول ہے اس شخص پر جو دعوی کرے کہ وہ ان کو اپنی اصلی صورت پر دیکھتا ہے جس پر وہ پیدا ہوئے اور اپر جو دعوی کرے کہ وہ دیکھتا ہے کسی چیز کو ان میں سے بعد اس کے کہ صورت پکڑی کسی حیوان کی تو یہ اس کی عدالت میں قادح نہیں اور تحقیق وارد ہو چکی ہیں حدیثیں ساتھ اس کے کہ وہ کئی طرح سے اپنی صورت بدل سکتے ہیں اور اہل کلام کو اس میں اختلاف ہے سو بعض کہتے ہیں کہ وہ فقط تخیل ہے اور کوئی اپنی اصلی صورت سے نقل نہیں کرتا اور بعض کہتے ہیں کہ نقل کرتے ہیں لیکن نہ اس وجہ سے کہ ان کو اس بات کی قدرت ہے بلکہ ساتھ ایک قسم فعل کے کہ جب اس کو کرتے ہیں تو ان کی شکل بدل جاتی ہے مانند سحر کے اور اس طرح منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی اپنی اصلی صورت بدل نہیں سکتا اور جب ان کا جو ثابت ہوا تو اب ان کے اصل میں اختلاف ہے سو بعض کہتے ہیں کہ وہ شیطان کی اولاد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ شیاطین شیطان کی اولاد ہیں اور جو ان کے سواء ہیں وہ ان کی اولاد نہیں اور حدیث ابن عباس کی جو سورۂ جن کی تفسیر میں آئے گی وہ قوی کرتی

ہے اس کو کہ جن سب ایک قسم ہیں ایک اصل سے اور ان کے قسم مختلف ہیں جو ان میں سے، کافر ہے اس کا نام شیطان ہے نہیں تو جن ہے اور اپر ہونا ان کا مکلف پس کہا ابن عبدالبر نے کہ جن جماعت کے نزدیک مکلف ہیں یعنی احکام شرع کے ان پر بھی واجب ہیں کہا عبدالجبار نے کہ نہیں جانتے ہم اختلاف درمیان اہل نظر کے بیچ اس کے مگر جو بعض حشویہ سے محکی ہے کہ وہ مضطر ہیں طرف افعال اپنے کے اور نہیں وہ مکلف اور دلیل واسطے جماعت کے وہ چیز ہے جو قرآن میں ہے ذم شیاطین سے اور بچنے سے ان کی بدی سے اور جو چیز کہ تیار کی گئی ہے واسطے ان کے عذاب سے اور یہ خصلتیں نہیں ہوتی ہیں مگر واسطے اس شخص کے کہ مخالفت کرے امر کی اور مرتکب ہونے کا باوجود قادر ہونے اس کے کے اس پر کہ نہ کرے اور آیتیں اور حدیثیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں بہت ہیں اور جب ثابت ہوا کہ وہ مکلف ہیں تو اب اس میں اختلاف ہے کہ کیا ان میں سے کوئی پیغمبر بھی ہوا ہے یا نہیں پس طبری نے ضحاک بن مزاحم سے روایت کی ہے کہ ان میں بھی رسول پیدا ہوئے ہیں اس واسطے کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ جنوں اور انسانوں سے رسول ہیں جو ان کی طرف بھیجے گئے ہیں اور جمہور نے جواب دیا ہے کہ معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ رسول انسانوں کے رسول ہیں اللہ کی طرف سے طرف ان کے اور جنوں کے رسولوں کو اللہ نے زمین میں پھیلایا ہے پس وہ آدمیوں کے رازوں کا کلام سن کر اپنی قوم کو پہنچاتے ہیں اور ابن حزم نے کہا کہ ان میں بھی پیغمبر ہوئے ہیں اور کہا اس نے کہ نہیں بھیجا گیا طرف جنوں کے کوئی رسول آدمیوں سے مگر ہمارے حضرت ﷺ عام ہونے پیغمبری ان کی کے طرف جنوں اور انسانوں کے ساتھ اتفاق کے ابن تیمیہ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اس پر علماء سلف نے اصحاب اور تابعین اور ائمہ مسلمین سے میں کہتا ہوں کہ ایک حدیث میں اس کی تصریح آ چکی ہے کہ ہر پیغمبر اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں جن اور انسان دونوں کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا گیا ہوں اور جب ثابت ہوا کہ وہ مکلف ہیں تو وہ مکلف ہیں ساتھ توحید کے اور ارکان اسلام کے اور اس کے اور فروع میں اختلاف ہے واسطے اس چیز کے کہ ثابت ہو چکی ہے نہی روث اور ہڈی سے اور یہ کہ وہ جنوں کا توشہ اور کھانا ہیں پس دلالت کی اس نے کہ جنوں کو لید کا کھانا جائز ہے اور یہ آدمیوں پر حرام ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ کیا وہ کھاتے پیتے نکاح کرتے ہیں یا نہیں سو بعض کہتے ہیں کہ ہاں اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں پھر اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ کھانا پینا ان کا سونگھنا اور ہوا لینا ہے نہ چبانا اور نہ نگلنا اور یہ مردود ہے ساتھ اس حدیث کے حضرت ﷺ بیٹھے تھے کہ ایک مرد کھاتا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں کہی تھی پھر آخر میں بسم اللہ کہی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ شیطان ہمیشہ اس کے ساتھ کھاتا پیتا رہا پھر جب اس نے بسم اللہ کہی تو شیطان نے قے کر ڈالی اور ایک روایت میں ہے کہ جن تین قسم ہیں ایک قسم تو وہ ہے کہ جن کے پر ہیں جو ہوا میں اڑتے ہیں اور قسم سانپ اور بچھو ہیں اور ایک قسم ہیں کہ اترتے ہیں اور سفر کرتے ہیں اور یزید تابعی سے روایت ہے کہ کوئی گھر والے نہیں مگر کہ ان کے گھر کی چھت میں جن رہتے ہیں اور جب گھر والے کھانا کھاتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ

کھاتے ہیں اور جو کہتا ہے کہ جن آپس میں نکاح کرتے ہیں اس کی دلیل یہ آیت ہے ﴿لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان﴾ اور جو اس کا منکر ہے وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جن آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور آگ میں خشکی اور خفت ہے جو اولاد پیدا ہونے کو منع کرتی ہے اور جواب یہ ہے کہ ان کی اصل آگ سے ہے جیسے کہ اصل آدمی کی مٹی سے ہے اور جس طرح کہ آدمی درحقیقت مٹی نہیں اسی طرح جن بھی درحقیقت آگ نہیں اور ساتھ اس کے دفع ہوگا اعتراض اس کا جو کہتا ہے کہ آگ آگ کو کس طرح جلا سکتی ہے اور یہ جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ثواب ان کا اور عذاب ان کا تو جو لوگ ان کے واسطے تکلیف ثابت کرتے ہیں وہ نہیں مختلف ہیں اس میں کہ وہ عذاب کیے جاتے ہیں گناہوں پر اور اس میں اختلاف ہے کہ کیا ان کو ثواب بھی ملتا ہے پس ابو الزناد سے موقوف روایت ہے کہ جب بہشتی بہشت میں داخل ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں تو کہے گا اللہ واسطے ایماندار جنوں کے اور تمام مخلوقات کے یعنی جو آدمیوں کے سوا ہیں کہ ہو جاؤ مٹی پس اس وقت کافر کہے گا کہ کاش کہ میں مٹی ہوتا اور ابو حنیفہ سے اس طرح مروی ہے اور جمہور کہتے ہیں کہ وہ ثواب دیے جاتے ہیں بندگی پر۔ اور یہی قول ہے تینوں اماموں اور اوزاعی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم کا پھر اختلاف ہے کہ کیا آدمیوں کے داخل ہونے کی جگہ میں داخل ہوں گے اس میں چار قول ایک یہ کہ ہاں اور یہ قول اکثر کا ہے دوم یہ کہ بعض جنت میں داخل ہوں گے اور یہ منقول ہے ایک جماعت اور مالک سے سوم یہ کہ وہ اصحاب اعراف ہیں چہارم توقف ہے جواب سے بیچ اس کے اور ابن لیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے واسطے اس میں ثواب ہے پس پایا ہم نے مصداق اس کا قرآن میں ﴿ولکل درجات مما عملوا﴾ میں کہتا ہوں اور اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے طرف اس کے ساتھ وارد کرنے اس آیت کے ﴿یا معشر الجن الم یاتکم رسل منکم﴾ پس تحقیق قول اللہ تعالیٰ کا متصل ہے اس آیت کے جو بعد اس کے ہے اور نیز استدلال کیا ہے ساتھ اس آیت کے ابن حکم نے اور استدلال کیا ہے واسطے اس کے ابن وہب نے ساتھ اس آیت کے ﴿اُولئك الذین حق علیھم القول فی امم قد خلت من قبلھم من الجن والانس﴾ اور مغیث تابعی سے روایت ہے کہ کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ وہ دوزخ کی آواز سنتی ہے مگر جن اور آدمی اور مالک سے روایت ہے کہ جنوں کے واسطے ثواب ہے اور ان پر عذاب ہے اور استدلال کیا ہے اس نے اس پر ساتھ اس آیت کے ﴿ولمن خاف مقام ربه جنتان﴾ پھر فرمایا کہ ﴿فبای الاء ربکما تکذبان﴾ اور یہ خطاب ہے واسطے آدمیوں اور جنوں کے پس ثابت ہوا کہ جنوں میں ایماندار بھی ہیں اور ایماندار کی شان یہ ہے کہ اپنے رب کے مقام سے ڈرے تو ثابت ہوا مطلوب۔ (فتح)

﴿بَخْسًا﴾ نَقْصًا بخسا کے معنی نقص ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿فمن یومن بربه فلا یخاف بخسا ولا رھقا﴾ فراء نے کہا کہ بخس کے معنی نقص ہیں اور رہق کے معنی ظلم ہیں اور مفہوم آیت کا یہ ہے کہ جو کافر ہو پس وہ ڈرتا ہے پس دلالت کی اس نے اوپر

ثابت ہونے تکلیف ان کی کے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿وَجَعَلُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا﴾ قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُنَّ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ ﴿وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ﴾ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ ﴿جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ﴾ عِنْدَ الْحِسَابِ.

اور کہا مجاہد نے کہ ٹھہرایا ہے انہوں نے اللہ میں اور جنوں میں ناتا کفار قریش نے کہا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جنوں کو معلوم ہے کہ وہ البتہ حاضر کیے گئے ہیں نزدیک حساب کے۔

فائدہ: اور یہ کلام اخیر بھی متعلق ہے ساتھ ترجمہ کے۔

۳۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ إِنِّيْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۵۳۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں اور جنگل کو دوست رکھتا ہے یعنی تو تنہا جنگل میں بکریوں کو چرایا کرتا ہے سو جب تو اپنی بکریوں کو اور جنگل میں ہوا کرے اور نماز کی اذان کہا کرے تو اذان کے ساتھ اپنی آواز بلند کیا کر یعنی خوب زور سے اذان کہا کر پس تحقیق شان یہ ہے کہ یہاں تک کہ موذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنے گا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت میں گواہی دے گا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اذان میں گزر چکی اور غرض اس کی اس جگہ یہ ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے قیامت کے دن جن جمع کیے جائیں گے۔

بَابُ قَوْلِهٖ جَلَّ وَعَزَّ ﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ إِلٰى قَوْلِهٖ أُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾ ﴿مَصْرِفًا﴾ مَعْدِلًا.

باب ہے اس آیت کے بیان میں جبکہ متوجہ کیا ہم نے طرف تیری ایک گروہ جنوں کا ضلال مبین تک ان کی تعیین اور ان کے شہر کی تعیین آئندہ آئے گی مصرفا معدلا یعنی مصرفا کے معنی ہیں جگہ پھرنے کی۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولم یجدوا عنها مصرفا۔

﴿ صَرَّفْنَا ﴾ أَيْ وَجَّهْنَا. صرفنا کے معنی ہیں متوجہ کرنے کے ہیں

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی اور لائق ساتھ اس کے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو نماز کے بیان میں گزر چکی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ کی طرف گئے اور جنوں نے آپ کی قرأت سنی۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ﴾ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بکھیرے اس میں ہر قسم کے جانور

فائدہ: شاید یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ فرشتوں اور جنوں کی پیدائش حیوان پر مقدم ہے یا یہ کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش پر سب چیز کی پیدائش مقدم ہے اور دابہ لغت میں ہر ہلنے والی چیز کو کہتے ہیں اور عرف میں چوپائے کو کہتے ہیں اور مسلم میں ہے کہ چوپایوں کی پیدائش بدھ کے دن تھی اور یہ دلالت کرتی ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہے۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِيْ وَالْأَسَاوِدُ. اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ثعبان نر سانپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سانپ کئی قسم ہیں جان اور افاعی اور اساود۔

فائدہ: میں کہتا ہوں کہ یہ قول ابوعبیدہ کا ہے بیچ تفسیر اس آیت کی کانها جان اور آیت حیة تسعٰی میں تو یہ اس بنا پر ہے کہ وہ ایک چیز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عصا اول حال میں جان تھا اور وہ چھوٹا سانپ ہے پھر ہوا ثعبان پس اس وقت ڈالا موسیٰ علیہ السلام نے عصا اور بعض کہتے ہیں کہ مختلف ہوئی وصف اس کی ساتھ مختلف ہونے حالات اس کے کے پس تھا مانند حیہ کے دوڑنے میں اور مانند جان کی اپنی حرکت میں اور مانند ثعبان کے نگل لینے میں اور افاعی وہ سانپ ہے اور نر کو افعوان کہتے ہیں اور اس کی کنیت ابو یحییٰ ہے اس واسطے کہ وہ ہزار برس جیتا ہے اور وہ آدمی پر کود پڑتا ہے اور افعی کی صفت یہ ہے کہ اگر اس کی آنکھ پھوڑی جائے تو پھر درست ہو جاتی ہے اور اسود اس سانپ کو کہتے ہیں جس میں سیاہی ہو اور وہ سب سانپوں میں خبیث تر ہے۔ (فتح)

﴿ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ﴾ فِيْ مِلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ يُقَالُ ﴿ صَآفَّاتٍ ﴾ بُسُطٌ أَجْنِحَتَهُنَّ ﴿ يَقْبِضْنَ ﴾ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ. مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿ مَا مِنْ دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ﴾ یعنی نہیں کوئی جانور مگر کہ اللہ اس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے ہے یعنی اس کے ملک اور قدرت میں ہے اور صافات کے معنی ہیں فراخ کرنے والے پر اپنے یعنی کھولنے والے یعنی یقبضن کے معنی ہیں کہ

اپنے پر مارتے ہیں بند کرتے ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے اولم یروا الی الطیر فوقهم صافات ویقبضن۔

۳۰۵۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ.

۳۰۵۴ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ﷺ سے سنا ہے کہ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تم مار ڈالو سانپوں کو مار ڈالو دو لکیروں والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں عبداللہ نے کہا سو جس حالت میں کہ میں ایک سانپ پر حملہ کرتا تھا تا کہ اس کو مار ڈالوں ابولبابہ نے مجھ کو پکارا کہ اس کو مت مار تو میں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے سانپوں کے مارنے کا حکم کیا ہے تو ابولبابہ نے کہا منع فرمایا ہے آپ ﷺ نے بعد اس کے ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں اور وہ جن ہین جو ہمیشہ لوگوں کے گھروں میں رہتے ہیں۔

فائدہ: ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب گھروں کا یہی حکم ہے اور مالک سے روایت ہے کہ یہ حکم مدینے کے گھروں کے ساتھ خاص ہے اور بعض کہتے ہیں کہ شہروں کے گھروں کے ساتھ خاص ہے اور ہر قول پر پس قتل کیا جائے جنگلوں اور میدانوں میں بغیر انذار کے اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ عوامر سفید سانپ ہے جو چلتے وقت اپنے بدن کو نہیں لپیٹتا اور ایک روایت میں ہے کہ ان گھروں میں عوامر رہتے ہیں سو جب تم کسی کو ان میں سے دیکھو تو تین بار یا تین دن اس کو اطلاع کرو کہ اگر تو ہمارے پاس ٹھہر گیا یا ہم پر ظاہر ہو گا تو تجھ کو تنگی پہنچے گی اور اس حدیث

میں نہی ہے قتل کرنے سانپوں کی جو گھروں میں رہتے ہیں مگر بعد ڈرانے کے مگر یہ کہ ہو دم بریدہ یا دو لکیر والا پس جائز ہے قتل کرنا اس کا بغیر انذار کے۔ (فتح)

بَابُ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ.

باب ہے اس بیان میں کہ مسلمانوں کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پھرے چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر۔

فائدہ: اکثر روایتوں میں جہاں باب نہیں اور یہی لائق اس واسطے کہ نہیں ہے حدیثوں میں وہ چیز کہ متعلق ہو ساتھ بکریوں کے مگر حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی۔

۳۰۵۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

۳۰۵۵ - ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمانوں کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پھرے گا چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کے مقام پر اپنا دین لے کر بھاگے گا فساد کے سبب سے۔

۳۰۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ.

۳۰۵۶ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں جو اونٹ والے ہیں اور بھلے مانسی اور خوش تن داری بکری والوں میں ہے۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے تو یہ اشارہ ہے طرف شدت کفر مجوس کے اس واسطے کہ فارسیوں کی سلطنت مدینے سے مشرق کی طرف تھی اور تھے وہ نہایت قوت میں اور تکبر میں یہاں تک کہ ان کے بادشاہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پھاڑ ڈالا اور اسی طرح بدستور رہے فتنے مشرق کی طرف سے کما سیاتی بیانہ فی الفتن اور

سوائے اس کے نہیں کہ خاص کیے گئے بکریوں والے ساتھ اس کے اس واسطے کہ وہ اکثر اوقات کم ہوتے ہیں اونٹ والوں سے وسعت اور کثرت میں اور یہ دونوں سبب فخر اور تکبر کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اہل غنم سے یمن والے ہیں کہ اکثر ان کے مویشی ان کی بکریاں ہیں بخلاف ربیعہ اور مضر کے کہ وہ اونٹ والے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بکریوں میں برکت ہے اور خطابی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ مذمت کی حضرت ﷺ نے ان کے واسطے اعراض کرنے ان کی کے ساتھ معالجے اس چیز کے کہ وہ بیچ اس کے ہیں اپنے دین کے کاموں سے اور یہ پہنچاتا ہے طرف سختی دل کے۔ (فتح)

٣٠٥٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيْمَانُ يَمَانٍ هَا هُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

٣٠٥٧ ۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا سو فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اس جگہ یعنی ادھر ہے خبردار ہو! البتہ اکڑ پن اور دلوں کی سختی ان لوگوں میں ہے جو چلایا کرتے ہیں اونٹوں کے دُموں کی جڑ کے پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں یعنی اس کے سر کی لوں طرفین قوم ربیعہ اور مضر ہیں۔

فائدہ: اس میں تعقب ہے اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ مراد ساتھ یمن کے انصار ہیں اس واسطے کہ اصل ان کی اہل یمن میں سے ہے اس واسطے کہ بیچ اشارہ کرنے آپ کے طرف یمن کے وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ مراد ساتھ اس کے اہل اس کے ہیں جو اس وقت موجود ہیں نہ وہ لوگ جن کی اصل وہاں سے ہے اور سبب ثنا کا اہل یمن پر جلدی کرنا ان کا ہے طرف ایمان کے اور قبول کرنا ان کا اس کو اور پہلے گزر چکا ہے قبول کرنا ان کا بشارت کو جبکہ نہ قبول کیا اس کو بنی تمیم نے۔ (فتح)

٣٠٥٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَّإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا

٣٠٥٨ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کا فضل کرم مانگو اس واسطے کہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب تم گدھے کے ہنہنانے کی آواز سنو تو اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کہ بے شک اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَاٰى شَيْطَانًا.

فائدہ: مرغ کو رات کے وقت کی معرفت میں ایسی خصوصیت ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو نہیں اس واسطے کہ وہ اپنی آواز کو باعتناہی نہیں قریب ہے کہ اس میں خطا کرے برابر ہے کہ رات دراز ہو یا کم اور یہ جو کہا کہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے تو عیاض نے کہا کہ شاید سبب اس میں امید ہے اس کی کہ فرشتے اس کی دعا پر امین کہیں اور اس کے اخلاص کی گواہی دیں اور پکڑا جاتا ہے اس سے استحباب دعاء کا وقت حاضر ہونے نیکو کاروں کے واسطے تبرک کے ساتھ ان کے اور ایک روایت میں ہے کہ مرغ کو برا نہ کہو کہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے یعنی طلوع فجر کے وقت بانگ دیتا ہے نہ یہ کہ حقیقتاً لوگوں کو کہتا ہے کہ نماز کا وقت ہوا اور اس سے پکڑا جاتا ہے کہ جس چیز سے خیر حاصل ہو اس چیز کو برا کہنا لائق نہیں اور نہ اہانت کرنا اور یہ جو فرمایا کہ شیطان سے پناہ مانگو تو یہ واسطے خوف بدی شیطان کے ہے اور بدی وسوسہ اس کے کی پس پناہ پکڑے طرف اللہ کے بیچ دفع کرنے اس کے کی اور داؤدی نے کہا کہ مرغ سے پانچ خصلتیں سیکھی جاتیں ہیں خوش آوازی اور قیام سحر میں اور غیرت اور سخاوت اور کثرت جماع کی۔ (فتح)

۳۰۵۹ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ.

۳۰۵۹ ـ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اول شب ہو تو تم بند رکھو اپنے لڑکوں کو اس واسطے کہ اس میں جن پھیلتے ہیں پھر جب رات سے ایک ساعت گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور بند کرو اپنے دروازوں کو اور نام لو اللہ کا اس واسطے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازہ بند کیا ہوا۔

۳۰۶۰ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۰۶۰ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون سی صورت ہو گئی اور بیشک چوہے کے سوائے کوئی میرے خیال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّيْ لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِيْ مِرَارًا فَقُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ.

میں نہیں آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہ پیئے اور جب بکریوں کا دودھ رکھا جائے تو پی جائے یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے اور اس واسطے فرمایا کہ وہ لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اس واسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی تو اس نے کہا کہ تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے کہا ہاں سو کعب نے مجھ کو کئی بار یہ بات کہی تو میں نے کہا کہ کیا میں توریت پڑھتا ہوں کہ تو قبول نہیں کرتا۔

فائدہ: یہ استفہام انکاری ہے یعنی میں اہل کتاب سے نہیں لیتا اس سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ سے کچھ نہ سیکھتے تھے اور یہ کہ جو ایسا صحابی ہو اگر وہ کسی امر کی خبر دے کہ اس میں رائے اور اجتہاد کو دخل نہ ہو تو اس حدیث کے واسطے رفع کا حکم ہوتا ہے اور کعب نے جو ابو ہریرہ کے جواب میں سکوت کیا تو اس میں دلالت ہے او پر ورع اس کی کے اور شاید ان کو ابن مسعود کی حدیث نہیں پہنچی کہا اس نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندر اور سور کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ جو قومیں مسخ ہو گئیں تھی ان کی نسل باقی نہیں رہی اور بندر اور سور اس سے پہلے تھے اور اسی پر محمول ہو گی حدیث باب کی کہ میں چوہا گمان کرتا ہوں اور شاید پہلے گمان کیا ہو گا پھر بتلایا کہ وہ نہیں۔ (فتح)

٣٠٦١ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

٣٠٦١۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نے نام رکھا گرگٹ کا فویسق یعنی چھوٹا سا فاسق اور میں نے آپ سے نہیں سنا کہ اس کے مار ڈالنے کا حکم کیا ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم کیا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو زمین کے تمام جانور اس کو بجھاتے تھے مگر گرگٹ اس کو پھونکتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مارنے کا حکم کیا اور جو صحیح میں ہے وہ اصح تر ہے۔ (فتح)

٣٠٦٢ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ.

۳۰۶۲ ۔ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حکم کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مار ڈالنے گرگٹ کے۔

٣٠٦٣ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَا أُسَامَةَ.

۳۰۶۳ ۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو کہ وہ آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے اور حمل کو گرا دیتا ہے۔

٣٠٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيْبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ.

۳۰۶۴ ۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ مار ڈالنے دم بریدہ سانپ کے اور فرمایا کہ وہ آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے اور حمل کو گرا دیتا ہے۔

٣٠٦٥ ـ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهٰى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَّهُ فَوَجَدَ فِيْهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوْا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوْا فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذٰلِكَ فَلَقِيْتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِيْ طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْهُ.

۳۰۶۵ ۔ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ تھے ابن عمر مار ڈالتے سانپوں کو پھر ان کے مارنے سے منع کیا کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی سو اس میں سانپ کی کھال پائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو کہ وہ کہاں ہے تو لوگوں نے دیکھا سو فرمایا کہ اس کو مار ڈالو سو میں اس کو اس حدیث کے واسطے مار ڈالا کرتا تھا پھر میں ابولبابہ سے ملا تو اس نے مجھ کو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مارو سانپوں کو مگر ہر دم بریدہ اور دو لکیر والے کو اس واسطے کہ وہ حمل کو گرا دیتا ہے اور آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے سو اس کو مار ڈالو۔

۳۰۶۶ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

۳۰۶۶ ۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے وہ قتل کرتے سانپوں کو پھر حدیث بیان کی ان سے ابولبابہ نے کہ منع فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مار ڈالنے سانپوں گھروں کے سے تو ابن عمران کے مارنے سے باز رہے۔

بَابُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ.

باب ہے کہ پانچ جانور موذی اور بدذات ہیں مار ڈالے جائیں حرم میں

۳۰۶۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۳۰۶۷ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ موذی اور بدذات جانور ہیں مار ڈالے جائیں حرم میں چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور کتا کاٹنے والا۔

۳۰۶۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ.

۳۰۶۸ ۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں جو ان کو احرام کی حالت میں مار ڈالے اس پر گناہ نہیں بچھو اور چوہا اور کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل۔

۳۰۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ

۳۰۶۹ ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھانکو برتنوں کو اور منہ باندھو مشکوں کا اور بند کرو دروازوں کو اور بند کرو اپنے لڑکوں کو نزدیک شام کے اس لیے کہ جنوں کے واسطے پھیلنا اور اچک لینا ہے اور بجھا دو چراغوں کو وقت سونے کے اس واسطے کہ

انتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَّأَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَبِيْبٌ عَنْ عَطَآءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِيْنِ.

تحقیق چوہا اکثر بعض وقت کھینچ لے جاتا ہے بتی کو پس جلا دیتا ہے گھر کے لوگوں کو۔

فائدہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہ چھوڑو آگ کو اپنے گھروں میں وقت سونے کے نووی نے کہا کہ یہ عام ہے داخل ہوتی ہے اس میں آگ چراغ وغیرہ کی اور اوپر قندیل لٹکتی ہوئی پس اگر اس کے سبب سے جلنے کا خوف ہو تو وہ بھی اس حکم میں داخل ہے اور اگر امن حاصل ہو جیسا کہ غالب ہے تو نہیں ہے کوئی ڈر ساتھ اس کے واسطے منتفی ہونے علت کے اور قرطبی نے کہا کہ سب امر اس باب کے باب ارشاد سے ہیں طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ استحباب کے واسطے ہوں خاص کر اس کے حق میں جو اس کو امتثال امر کی نیت سے کرے اور ابن عربی نے کہا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ امر ساتھ بند کرنے دروازوں کے عام ہے سب وقتوں میں اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ وہ مقید ہے ساتھ رات کے اس واسطے کہ دن غالب محل جاگنے کا ہے برخلاف رات کے اور اصل ان تمام میں رجوع کرتا ہے طرف شیطان کے پس تحقیق وہی ہے کہ ہانکتا ہے چوہے کو طرف جلانے گھر کے۔ (فتح)

۳۰۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِّنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً وَّتَابَعَهُ أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَّأَبُوْ مُعَاوِيَةَ

۳۰۷۰ - عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے تو سورۃ والمرسلات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور البتہ ہم اس کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ سے سیکھتے تھے تو ناگہاں ایک سانپ اپنے بل سے نکلا تو ہم نے اس پر حملہ کیا تا کہ اس کو مار ڈالیں تو وہ اپنی بل میں گھس گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کی شر سے بچے اور دوسری روایت میں ہے کہ البتہ ہم نے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے لیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر تھی یعنی پہلے اس سے کہ خشک ہو زبان آپ کی اس کی تلاوت سے۔

وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ.

فائدہ: اس حدیث سے جواز قتل کرنا سانپ کا ہے حرم مکہ میں اور جواز قتل کرنا اس کا اس کے بل میں ہے اور یہ جو کہا کہ وہ تمہاری بدی سے بچ گیا تو مراد بدی سے مار ڈالنا اس کا ہے اور وہ بدی ہے بہ نسبت اس کے اگرچہ خیر ہے بہ نسبت ان کے۔ (فتح)

۳۰۷۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۰۷۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوئی دوزخ میں ایک عورت بلی کے مقدمے میں کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی۔

فائدہ: ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کو بلی کے سبب سے عذاب ہوا کہ اس نے اس کو باندھ کر بھوک سے مار ڈالا اور احتمال ہے کہ عورت کافرہ ہو پس حقیقتًا اس کو آگ کے ساتھ عذاب ہوا ہوا اور نووی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی اور صرف اس گناہ کے سبب سے اس کو آگ میں عذاب ہوا اور اس میں جواز رکھنا بلی کا ہے اور باندھ رکھنا اس کا جبکہ اس کو کھلائے پلائے اور اس میں وجود نفقہ حیوان کا ہے اپنے مالک پر۔ (فتح)

۳۰۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ

۳۰۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پیغمبر یعنی موسیٰ علیہ السلام ایک درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا تو انہوں نے اپنے اسباب کے نکالنے کا حکم کیا سو وہ درخت کے تلے سے نکالا گیا پھر انہوں نے حکم کیا تو چیونٹیوں کا مکان جلایا دیا گیا سو اللہ تعالیٰ نے اس پیغمبر کی طرف وحی کی کہ تو نے ایک چیونٹی کو کیوں نہ جلایا۔

فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً.

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور کو آگ سے جلا دینا درست ہے لیکن ہماری شرع میں جانور کو آگ سے جلانا درست نہیں اور عیاض نے کہا کہ اس حدیث میں دلالت ہے اوپر جائز ہونے قتل ہر موذی کے اور کہا جاتا ہے کہ اس قصے کے واسطے ایک سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک پیغمبر ایک گاؤں پر گزرا جس کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کے سبب سے ہلاک کر ڈالا تھا تو اس پیغمبر نے متعجب ہو کر کہا کہ الٰہی ان میں لڑکے اور چوپائے اور بے گناہ بھی تھے پھر وہ ایک درخت کے تلے اترا تو اس کے ساتھ یہ معاملہ واقع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو خبردار کر دیا کہ جنس موذی کی قتل کی جائے اگرچہ نہ ایذا دے اور قتل کیا جائے اولاد اس کی اگرچہ نہ پہنچے ایذا کو اور یہی ظاہر ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کہتا تھا اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ حیوان حقیقۃ اللہ کی تسبیح کہتا ہے اور ممکن ہے کہ مجاز پر محمول ہو ساتھ اس کے کہ ہو سبب واسطے تسبیح کے اور چیونٹی اعظم ہے سب جانوروں سے رزق کے حیلے میں اور اس کے عجیب امر سے ایک یہ بات ہے کہ جب وہ کچھ چیز پاتی ہے تو باقیوں کو خبر کر دیتی ہے اگرچہ تھوڑی ہو اور گرمی کے موسم میں جاڑے کا خرچ جمع کر لیتی ہے اور جب اس کے سڑ جانے کا خوف ہو تو اس کو نکال کر زمین کے منہ پر ڈال دیتی ہے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَآءً وَّفِي الْأُخْرٰى شِفَآءً.

باب ہے کہ جب تمہارے پانی میں مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اس کو ڈبو دے اس واسطے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور ایک میں شفا ہے۔

۳۰۷۳ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَآءً وَّالْأُخْرٰى شِفَآءً.

۳۰۷۳ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی میں مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اس کو ڈبو دے پھر اس کو نکال ڈالے اس واسطے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور ایک میں شفا ہے۔

۳۰۷۴ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ

۳۰۷۴ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغفرت ہوگئی ایک حرام کار عورت کی کہ ایک کتے پر

وَابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُّومِسَةٍ مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ.

گزری قریب تھا کہ اس کو پیاس مار ڈالے تو اس نے اپنا موزہ اتارا پھر اس کو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کر اس کو پلایا تو اس کے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

۳۰۷۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ.

۳۰۷۵ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے اس گھر میں جس گھر میں کتا اور جاندار کی تصویر ہو۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

۳۰۷۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

۳۰۷۶ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مار ڈالنے کتوں کے۔

فائدہ: اس کی شرح شکار میں آئے گی۔

۳۰۷۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَّحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَّنْقُصْ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ.

۳۰۷۷ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کتا رکھے گا ہر روز اس کے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جائیں گے لیکن کھیت اور گائے بیل رکھانے کے لیے کتا رکھنا درست ہے۔

۳۰۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِيْ زُهَيْرٍ الشَّنَئِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَّقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ.

۳۰۷۸۔ سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو کتا رکھے کہ نہ کھیت بچائے نہ بھیڑ بکری رکھائے تو ہر روز اس کے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ أَحَادِيْثِ الْأَنْبِيَآءِ کتاب ہے بیان میں احوال پیغمبروں کے

فائدہ: یعنی اس باب میں ان حدیثوں کا ذکر ہے جو پیغمبروں کے حالات میں وارد ہوئی ہیں اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ گنتی پیغمبروں کی ایک لاکھ اور چوبیس ہزار ہے تین سو تیرہ ان میں سے رسول ہیں صحیح کہا ہے اس کو ابن حبان نے اور نبی مشتق ہے نبوت سے اور اس کے معنی بلندی کے ہیں اور نبوت ایک نعمت ہے کہ احسان کرتا ہے ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اور نہیں پہنچتا کوئی ساتھ علم اس کے اور کشف اس کے اور نہیں مستحق ہوتا اس کو ساتھ استعداد ولایت اس کی کے اور اس کے حقیقی معنی شرعا وہ شخص ہے کہ حاصل ہو واسطے اس کے نبوت اور نہیں راجع ہے وہ طرف جسم نبی کے اور نہ طرف کسی عرض کے اس کے اعراض سے اور نہ طرف علم اس کے کے کہ میں نبی ہوں بلکہ مرجع طرف اعلام اللہ تعالیٰ کے ہے واسطے اس کے ساتھ اس کے کہ میں نے تجھ کو نبی کیا یا میں نے تجھ کو نبی گردانا بنابراس کے پس نہ باطل ہوگی نبوت ساتھ مرنے کے جیسے کہ نہیں باطل ہوتی ساتھ سونے اور غفلت کے۔ (فتح)

بَابُ خَلْقِ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهٖ

باب ہے بیان میں پیدائش آدم علیہ السلام کے اور اولاد اس کی کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ میں پیدا کرنے والا ہوں زمین میں ایک نائب۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے جو حدیثیں اس باب میں بیان کی ہیں ان کے سوا اور بھی کئی حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں ایک ان میں سے یہ حدیث ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو مٹی سے پھر کیا اس کو گارا پھر اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جب گارا بودار ہوا تو اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی پھر اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جب ہوئی کھنکھناتی مٹی مانند ٹھیکری کے تو شیطان اس پر گزرا تو کہنے لگا البتہ تو ایک بڑے کام کے لیے پیدا ہوا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی روح پھونکی اور پہلے پہلے جان اس کی آنکھ اور ناک میں جاری ہوئی تو چھینکا تو اور کہا الحمد للہ تو اللہ تعالیٰ نے کہا یرحمك ربك اور ایک یہ حدیث ہے کہ بیشک

پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹی سے کہ قبض کیا اس کو تمام زمین پس پیدا ہوئے آدمی اوپر قدر زمین کے روایت کیا ہے ان دونوں حدیثوں کو ترمذی وغیرہ نے اور صحیح کہا ہے ان کو ابن حبان نے اور ایک روایت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو چھوڑا اس کو جب تک کہ چاہا سو شیطان اس کے گرد گھومنے لگا سو اس نے اس کو خالی پیٹ دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ اپنے آپ کو روک نہ سکے گا۔ (فتح)

وَقَوْلِ اللّٰهِ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں زمین میں پیدا کرنے والا ہوں ایک نائب۔

فائدہ: مراد خلیفہ سے آدم علیہ السلام ہے اور زمین سے مکہ مراد ہے۔

﴿صَلْصَالٍ﴾ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ

صَلْصَالٍ کے معنی ہیں گارا ملایا گیا ہے ساتھ ریت کے پس آواز کرتا ہے یعنی ساتھ ہاتھ مارنے کے جیسے کہ آواز کرتی ہے ٹھیکری۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وخلق الانسان من صلصال كالفخار۔

وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ يَعْنِيْ كَبَبْتُهٗ ﴿فَمَرَّتْ بِهٖ﴾ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ.

اور بعض کہتے ہیں کہ صلصال کے معنی بودار ہیں مراد ان یہ ہے کہ اصل صلصال کا صل ہے ساتھ معنی بودار کے جیسے کہ کہتے ہیں کہ صرصر سے ہے یعنی آواز کیا دروازے نے وقت بند کرنے کے کبکبہ ہے اصل میں۔ فَمَرَّتْ بِهٖ کے معنی ہیں کہ بدستور رہا ساتھ اس کے حمل پس تمام کی اس نے مدت حمل کی۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فلما تغشاها حملت حملا خفيفا فمرت به۔

﴿أَنْ لَّا تَسْجُدَ﴾ أَنْ تَسْجُدَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِيْفَةً﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ.

أَنْ لَّا تَسْجُدَ کے معنی ہیں یہ کہ سجدہ کرے تو یعنی اس میں کلمہ لا زائدہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ کے معنی ہیں کہ مگر کہ اس پر نگہبان ہے یعنی لَمَّا ساتھ معنی الا کے ہے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان كل نفس لما عليها حافظ۔

﴿فِیْ کَبَدٍ﴾ فِیْ شِدَّةِ خَلْقٍ — فِیْ کَبَدٍ کے معنی ہیں شدت میں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے خلقنا الانسان فی کبد۔

وَرِیَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَیْرُهُ الرِّیَاشُ وَالرِّیْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ — ریشا کے معنی ہیں مال یعنی یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غیر نے کہا کہ ریاش اور ریش کے ایک معنی ہیں اور وہ چیز وہ ہے کہ ظاہر ہو لباس سے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوء تکم وریشا۔

﴿مَا تُمْنُوْنَ﴾ النُّطْفَةَ فِیْ أَرْحَامِ النِّسَآءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿إِنَّهُ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ﴾ النُّطْفَةَ فِی الْإِحْلِیْلِ. — یعنی ماتمنون کے معنی ہیں جو منی ڈالتے ہو تم عورتوں کے رحموں میں یعنی کیا تم ان کو پیدا کرتے ہو یا ہم اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ بیشک اللہ اس کے پھر پیدا کرنے پر قادر ہے یعنی اوپر پھر لانے منی کے ذکر میں۔

فائدہ: لیکن مجاہد کی تفسیر پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ باقی آیتیں دلالت کرتی ہیں کہ ضمیر آدمی کی طرف پھرتا ہے اور پھرنا اس کا قیامت کے دن ہے۔

کُلُّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَآءُ شَفْعٌ وَّالْوَتْرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ — جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پس وہ جوڑا ہے، آسمان جوڑا ہے زمین کا اور طاق ہے اللہ تعالیٰ

فائدہ: جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پس وہ جوڑا ہے آسمان جوڑا ہے زمین کا اور طاق اللہ ہے۔

﴿فِیْ أَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ فِیْ أَحْسَنِ خَلْقٍ ﴿أَسْفَلَ سَافِلِیْنَ﴾ إِلَّا مَنْ آمَنَ — یعنی آیت احسن تقویم کے معنی ہیں بہتر سب مخلوق سے اسفل سافلین الامن امن یعنی پھر پھینک دیا ہم نے اس کو نیچوں نیچ مگر جو ایمان لایا۔

فائدہ: طبری وغیرہ نے مجاہد سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوقات جوڑا جوڑا ہے آسمان اور زمین جنگل اور دریا اور جن اور آدمی اور شمس اور قمر اور مانند اس کے اور طاق صرف اللہ ہے اور ساتھ اس کے دور ہو گا اشکال اس واسطے کہ ظاہر بخاری کے قول پر السماء شفع اعتراض ہوتا ہے کہ آسمان سات ہیں اور سات جوڑا نہیں اور یہ مراد مجاہد کی نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ مراد اس کی یہ ہے کہ ہر چیز کے واسطے دوسری چیز مقابل ہے جو اس کے مقابل ہوتی ہے اور ساتھ اس کے مذکور ہوتی ہے پس وہ بہ نسبت اس کے جفت ہے مانند آسمان اور زمین اور جن اور انس وغیرہ

کے۔(فتح)

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ﴾.

﴿خُسْرٍ﴾ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنٰى فَقَالَ إِلَّا مَنْ آمَنَ

خسر کے معنی گمراہی ہے پھر استثنٰی کیا پس کہا مگر جو ایمان لایا

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان الانسان لفی خسر۔

﴿لَازِبٍ﴾ لَازِمٍ

لازب کے معنی ہیں لازم

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے انا خلقنا هم من طين لازب۔

نُنْشِئُكُمْ فِيْ أَيِّ خَلْقٍ نَشَآءُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مٹی اور پانی سے پس ہو گیا گارا چمٹنے والا اور اسپر تفسیر اس کی ساتھ لازم کے پس گویا وہ بالمعنی ہے یعنی پیدا کرتے ہیں ہم تم کو جس صورت میں کہ چاہیں۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے وننشئكم في مالا تعلمون اور قول اس کا في اى خلق نشاء تفسير في مالاتعلمون کی ہے۔

﴿نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ﴾ نُعَظِّمُكَ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ ﴿فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ﴾ فَهُوَ قَوْلُهٗ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا﴾ ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ فَاسْتَزَلَّهُمَا وَ ﴿يَتَسَنَّهْ﴾ يَتَغَيَّرْ.

نسبح کے معنی ہیں ہم بڑائی بیان کرتے ہیں تیری اور ابو العالیہ نے کہا کہ پس سیکھ لیے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کئی کلمے یعنی وہ قول اس کا ہے ربنا ظلمنا انفسنا الاية یعنی الٰہی ظلم کیا ہے ہم نے اپنی جانوں پر اور کہا ابو عبیدہ نے کہ فازلهما کے معنی ہیں کہ بلایا ان کو طرف ڈگانے کے يتسنه کے معنی متغیر ہونے کے ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فانظر الى طعامك وشرابك لم يتسنه یعنی بگڑا نہیں۔

آسِنٌ مُتَغَيِّرٌ

یعنی آسِنٌ کے معنی ہیں متغیر

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے من ماءغیر اسن یعنی پانی نہ بگڑنے والے سے۔

وَالْمَسْنُوْنُ الْمُتَغَيِّرُ

یعنی مسنون کے معنی متغیر ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے من حما مسنون۔

﴿حَمَإٍ﴾ جَمْعُ حَمْأَةٍ وَّهُوَ الطِّيْنُ

یعنی حَمَإٍ جمع حماة کی ہے اور وہ گارا ہے بگڑا ہوا،

الْمُتَغَيِّرُ ﴿يَخْصِفَانِ﴾ أَخْذُ الْخِصَافِ ﴿مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ﴾ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلٰى بَعْضٍ.

يَخْصِفَانِ کے معنی ہیں پکڑا انہوں نے پردہ بہشت کے پتوں سے یعنی جوڑتے تھے پتوں کو بعض بعض پر۔

فائدہ: اور مراد اس سے اس آیت کی تفسیر ہے وطفقا يخسفان عليهما من ورق الجنة۔

﴿سَوْاٰتُهُمَا﴾ كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا

یعنی سَوْاٰتُهُمَا سے مراد شرمگاہیں ان کی ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے بدت لهما سواتهما۔

﴿وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ﴾ هَا هُنَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهُ ﴿قَبِيْلُهُ﴾ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ.

یعنی وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ کے معنی اس جگہ دن قیامت کے ہیں اور حین عرب کے نزدیک ایک گھڑے سے اس وقت تک ہے کہ نہ گنا جائے عدد اس کا، قَبِيْلُهُ کے معنی ہیں گروہ اس کا جس میں سے وہ ہے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے انه يراكم هو وقبيله۔ (فتح)

۳۰۷۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ.

۳۰۷۹ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا کیا اللہ نے آدم علیہ السلام کو اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ تھا پھر اللہ نے آدم سے کہا کہ جا تو ان فرشتوں کے گروہ کو سلام کر پھر سن کہ تجھ کو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہے تو آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سو فرشتوں نے آدم علیہ السلام کے جواب میں ورحمۃ کا لفظ زیادہ کیا سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔

فائدہ: کتاب العتق میں اس کی شرح گزر چکی ہے اور یہ روایت تائید کرتی ہے اس شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اس کو اس کی ہیئت پر کہ کیا اس کو اوپر اس کے نہ منتقل ہوا پیدائش میں کئی حالات پر اور نہ متردد ہوا رحم میں کئی طور پر یعنی جیسے اور آدمیوں کی پیدائش کا دستور ہے کہ

پہلے منی کا قطرہ ہوتا ہے پھر خون پھر بوٹی وغیرہ بلکہ پیدا کیا اس کو مرد کامل برابر اول اس وقت سے جبکہ اس میں روح پھونکی اور بعض کہتے ہیں کہ معنی علی صورۃ کے یہ ہیں کہ نہیں شریک ہے اس کو پیدا کرنے اس کے کوئی واسطے باطل کرنے قول اہل طبائع کے اور خاص کیا گیا ساتھ ذکر کے واسطے تنبیہ کرنے کے ساتھ اعلیٰ کے ادنیٰ پر اور یہ جو کہا کہ اس کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا تو احتمال ہے کہ مراد اس کا ہاتھ اپنا ہو اور احتمال ہے کہ مراد ہاتھ متعارف ہو یعنی جو اس دن مروج تھا نزدیک مخاطبین کے اور پہلی بات ظاہر تر ہے اس واسطے کہ ہاتھ ہر ایک کا بقدر چوتھائی اس کی کے ہے پس اگر ہوتا ساٹھ ہاتھ معہود معلوم کے تو البتہ ہوتا ہاتھ اس کا چھوٹا بیچ درازی جیسے اس کے اور یہ جو کہا کہ جو بہشت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ صفتیں نقص کی سیاہی وغیرہ سے دور ہوں گے وقت دخول بہشت کے اور ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا اور ساتھ ہاتھ چوڑا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام کا سر آسمان پر تھا اور پاؤں زمین پر لیکن جو صحیح یعنی بخاری میں ہے وہ معتبر ہے۔(فتح)

۳۰۸۰ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ إِضَاءَةً لَّا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمَا الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ.

۳۰۸۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا پھر جو لوگ ان کے بعد بہشت میں جائیں گے وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوں گے نہ پیشاب کریں گے اور نہ جا ضرور پھریں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ سینڈھ ڈالیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں اگر ہوگا یعنی خوشبودار لکڑی اور ان کی بیبیاں حور عین ہوں گی اوپر پیدائش ایک مرد کے یعنی اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھ ہاتھ کی اونچائی میں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح بہشت کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۳۰۸۱ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ

۳۰۸۱۔ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا حضرت! بیشک اللہ نہیں شرماتا حق کہنے سے سو فرمایا کہ اگر

بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ يُشْبِهُ الْوَلَدُ.

عورت کو احتلام ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں واجب ہے جبکہ منی کو دیکھے یعنی بعد جاگنے کے تو ام سلمہ ہنسنے لگیں اور کہا کہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا پس کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے بچہ ماں کے۔

فائدہ: اور غرض یہی اخیر قول ہے کہ پس کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے بچہ ماں کے۔

۳۰۸۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَّقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَّنْزِعُ الْوَلَدُ إِلٰى أَبِيْهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَّنْزِعُ إِلٰى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِيْ بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَّأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَّأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ

۳۰۸۲ ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام کو حضرت ﷺ کے مدینے میں تشریف لانے کی خبر پہنچی تو عبداللہ بن سلام آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ ﷺ سے تین چیزیں پوچھتا ہوں کہ پیغمبر کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا اس نے کہا سو فرمایئے کہ قیامت کی پہلی نشانی کون سی ہے اور بہشتی لوگ پہلے کھانا کیا کھائیں گے اور کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے لڑکا اپنے باپ کے اور کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے لڑکا اپنی ماؤں کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جرائیل علیہ السلام نے مجھ کو ابھی ان کی خبر دی ہے تو جرائیل علیہ السلام یہود کے دشمن ہیں فرشتوں سے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک لے جائے گی اور پہلا کھانا جس کو بہشتی کھائیں گے سو مچھلی کے کلیجے کی بڑی نوک ہو گی اور لیکن مشابہ ہونا بچے کا پس مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اور اس کی منی سبقت اور غلبہ کرتی ہے تو لڑکا اس کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی سبقت کرے تو بچہ اس کے مشابہ ہوتا ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک

فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوْا بِإِسْلَامِيْ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَآئَتِ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْبَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ.

آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں پھر اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہیں اگر ان کو میرا سلام معلوم ہوا پہلے اس کے کہ آپ ﷺ ان سے پوچھیں تو آپ ﷺ کے نزدیک مجھ پر بہتان باندھیں گے یعنی مجھ کو برا کہیں گے سو یہود آئے اور عبداللہ بن سلام اندر داخل ہوا یعنی چھپ گیا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا مرد ہے یہود نے کہا کہ وہ ہم میں بڑا عالم ہے اور بڑے عالم کا بیٹا ہے اور ہم میں بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے تو یہود نے کہا کہ اللہ اس کو سلام سے پناہ میں رکھے تو عبداللہ ان کی طرف نکل آیا سو اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو یہود نے کہا کہ وہ ہم میں بدتر ہے اور بدتر کا بیٹا ہے اور اس کے غیب بیان کرنے لگے۔

فائدہ: اور غرض اس سے بیان کرنا سبب شبہ کا ہے۔

۳۰۸۳ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِيْ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا.

۳۰۸۳ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بد خواہی نہ کرتی۔

فائدہ: کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو منع ہوا تھا کہ سلویٰ کے گوشت کو جمع نہ رکھیں سو انہوں نے اس کو جمع رکھا پس عقاب کیے گئے ساتھ اس کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ اگر بنی اسرائیل گوشت جمع رکھنے کا طریقہ نہ نکالتے یہاں تک کہ سڑ گیا تو البتہ نہ ذخیرہ کیا جاتا پس نہ سڑتا اور وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ بعض کتابوں میں ہے کہ

اگر میں نہ لکھتا بگڑ جانا کھانے پر تو البتہ جمع رکھتے اس کو مالدار محتاجوں سے اور حوا آدم علیہ السلام کی بیوی ہے اور اس کا نام حوا اس واسطے رکھا گیا کہ وہ ہر زندہ کی ماں ہے اور یہ جو کہا کہ نہ خیانت کرتی تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے جو واقع ہوئی حوا سے کہ اس نے آدم علیہ السلام کو درخت کے کھانے کی رغبت دی یہاں تک کہ آدم علیہ السلام اس میں واقع ہوا پس معنی خیانت کرنے اس کے یہ ہیں کہ اس نے قبول کیا شیطان کا کہنا یہاں تک کہ آدم علیہ السلام کو اس کے کھانے کی رغبت دی اور چونکہ وہ سب عورتوں کی ماں ہے تو مشابہ ہوئیں وہ اس کو ساتھ ولادت کے اور کھینچنے رگ کے پس نہیں قریب ہے کوئی عورت کہ اپنے خاوند کی خیانت سے سلامت رہے ساتھ فعل کے یا قول کے اور نہیں مراد ہے ساتھ خیانت کے اس جگہ اختیار کرنا فاحش کاموں کا اللہ ان کو اس سے پناہ دے لیکن جب مائل کی اس نے طرف خواہش نفس کے کھانے درخت کے سے اور یہ بات آدم علیہ السلام کو اچھی کر دکھائی تو یہ خیانت گنی گئی اور باقی عورتوں کی خیانت باعتبار ہر ایک کے ہے ان میں سے اور قریب ہے یہ حدیث کہ انکار کیا آدم علیہ السلام نے پس انکار کیا اولاد اس کی نے اس حدیث میں اشارہ ہے طرف تسلی دینے مردوں کے اس چیز میں کہ واقع ہو واسطے ان کے ان کی عورتوں سے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوئی ان کی بڑی ماں سے اور یہ کہ یہ ان کی طبعی بات ہے پس نہ زیادتی کی جائے بیچ ملامت اس عورت کے کہ واقع ہو ان میں سے کچھ چیز بغیر قصد کے یا بطور ندرت کے اور لائق ہے واسطے ان کے یہ کہ نہ تمسک کریں ساتھ اس کے بیچ سستی کے اس قسم میں بلکہ ضبط کریں اپنی جانوں کو اور جہاد کریں اپنی خواہش سے۔ (فتح)

٣٠٨٤ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ.

٣٠٨٤ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدمے بھلائی کے واسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور بیشک پسلی میں زیادہ تر کج چیز اوپر کی طرف ہے سو اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو اس کو توڑ ڈالے گا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے گا تو ہمیشہ کج بنی رہے گی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدمے میں۔

فائدہ: یعنی قبول کرو میری وصیت ان کے حق میں اور عمل کرو ساتھ اس کے اور نرمی کرو ساتھ ان کے اور اچھا معاملہ کرو ساتھ ان کے اور یہ جو کہا کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے تو اس میں اشارہ ہے کہ حوا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی پہلے اس کے داخل ہو بہشت میں اور گردانا گیا جگہ اس کی گوشت یعنی نکالی گئی جیسے کہ گٹھلی کھجور سے نکالی جاتی

ہے اور یہ جو کہا کہ اوپر کی طرف پسلی کی زیادہ تر کج ہے تو اس میں اشارہ ہے طرف اس کے کہ زیادہ کج عورت میں اس کی زبان ہے اور فائدہ اس مقدمے کا یہ ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے پس نہ انکار کیا جائے کجی اس کی سے یا اشارہ ہے طرف اس کی کہ وہ سیدھی نہیں ہوتی جیسے کہ پسلی سیدھی نہیں ہوتی اور یہ جو کہا کہ اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے الخ تو مراد یہ ہے کہ اگر تو اس سے چاہے کہ وہ اپنی کجی کو چھوڑ دے تو اس کی طلاق تک نوبت پہنچے گی۔ (فتح)

۳۰۸۵ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ.

۳۰۸۵ ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک ہر ایک آدمی کی پیدائش کا مادہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن جما ہوا خون ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کا بوٹی بن جاتا ہے پھر اللہ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے ساتھ چار باتوں کے سو اس کا عمل لکھتا ہے کہ کیا کرے گا اور اس کی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اس کی روزی لکھتا ہے کہ مالدار ہوگا یا محتاج اور یہ لکھتا ہے کہ بد بخت دوزخی ہوگا یا نیک بخت بہشتی پھر اس میں روح پھونکتا ہے سو بیشک کوئی مرد البتہ دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے تو وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہے سو بہشت میں داخل ہو جاتا ہے اور بیشک کوئی مرد البتہ بہشتیوں کے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے تو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے سو دوزخ میں جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب القدر میں آئے گی اور مناسبت اس کے واسطے ترجمہ کے اس کے اس قول سے ہے کہ ذریتہ پس تحقیق اس میں بیان ہے پیدائش اولاد آدم علیہ السلام کا۔ (فتح)

۳۰۸۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

۳۰۸۶ ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے متعین کیا ہے رحم میں ایک فرشتہ وہ کہتا ہے اے میرے رب! یہ نطفہ ہے اے میرے رب یہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَكَلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَّا رَبِّ عَلَقَةٌ يَّا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ يَّا رَبِّ أُنْثٰى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ.

خون کی پھٹکی ہے اے میرے رب یہ گوشت کی بوٹی ہے سو جب اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے میرے رب یہ مرد ہے یا عورت اے میرے رب یہ بد بخت ہے یا نیک بخت پس کیا ہے روزی اس کی اور کتنی عمر اس کی پس لکھا جاتا ہے اسی طرح اپنی ماں کے پیٹ میں یعنی جیسے حکم ہوتا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح بھی اسی جگہ میں آئے گی۔

۳۰۸۷ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَّرْفَعُهٗ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَّوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ.

۳۰۸۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخیوں میں ہلکے عذاب والوں کو کہے گا کہ اگر تیری ملکیت ہوتا جو کچھ کہ زمین میں ہے تو کیا اس کو عذاب کے بدلے دیتا وہ کہے گا ہاں اللہ فرمائے گا کہ بیشک میں نے تجھ سے وہ چیز مانگی تھی کہ اس سے آسان تر ہے اور تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ نہ شریک کر ساتھ میرے کسی چیز کو سو تو نے نہ مانا مگر شرک کرنا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح رقاق میں آئے گی اور مناسبت اس کی واسطے ترجمہ کے اس کے اس قول سے ہے کہ تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا پس تحقیق اس میں اشارہ ہے طرف اس آیت کے ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ الاية۔ (فتح)

۳۰۸۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِأَنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

۳۰۸۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں کہ ناحق ماری جائے مگر کہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اس کے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی اس گناہ میں شریک ہوتا ہے اس واسطے کہ اس نے اول خون کرنے کی راہ نکالی ہے۔

فائدہ: اس کی شرح قصاص میں آئے گی اور وارد کیا ہے اس کو بخاری رحمہ اللہ نے اس جگہ تا کہ اشارہ کرے طرف قصے بنی آدم علیہ السلام کے جبکہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور اس چیز میں کہ بیان کیا ہے اللہ نے ہم پر قصے اس کے کفایت ہے غیر اس کے اور قاتل کے نام میں اختلاف ہے مشہور قابیل ہے اور سبب قتل کرنے قابیل کا واسطے اپنے بھائی ہابیل کے یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کا دستور تھا کہ ایک حمل کی عورت کو دوسرے حمل کے مرد سے نکاح کرتے تھے اور یہ کہ قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سے خوبصورت تھی تو قابیل نے چاہا کہ اپنی بہن سے یعنی جو اس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی نکاح کرے تو آدم علیہ السلام نے اس کو منع کیا سو جب اس نے آدم علیہ السلام کا پیچھا کیا تو حکم کیا ان کو آدم علیہ السلام نے یہ کہ کچھ قربانی کریں تو دونوں نے قربانی کی سو آگ آئی تو اس نے ہابیل کی قربانی کو جلایا اور قابیل کی قربانی کو نہ جلایا تو اسی سبب سے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا۔ (فتح)

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ

باب ہے اس بیان میں کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ

فائدہ: یہ باب متعلق ہے ساتھ ترجمہ پیدائش آدم علیہ السلام کے اور اس کی اولاد کے واسطے اشارہ کرنے کے طرف اس کے کہ وہ مرکب ہیں اجسام اور ارواح سے۔

قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ سو جو ان میں سے ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم میں بھی الفت والا ہوا اور جو ان میں سے وہاں ناواقف اور بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا اور بھٹکا رہا۔

فائدہ: خطابی نے کہا کہ احتمال ہے کہ یہ اشارہ ہو طرف معنی ہم شکل ہونے کے خیر اور شر میں اور اصلاح اور فساد میں اور یہ کہ جو بہتر ہے لوگوں میں وہ جھکتا ہے طرف شکل اپنی کے اور شریر نظیر اس کی ہے وہ اپنے نظیر کی طرف میل کرتا ہے پس آشنائی روحوں کی واقع ہوتی ہے باعتبار طبائع کے جس پر وہ پیدا ہوئی خیر سے اور شر سے پس جب متفق ہوتے ہیں تو آشنا ہوتے ہیں اور جب مختلف ہوتے ہیں تو جدا ہوتے ہیں اور احتمال ہے کہ مراد اخبار ہوا بتداء پیدائش سے بیچ حال غیب کے اس بنا پر کہ آیا ہے کہ روح جسموں سے پہلے پیدا ہوئے ہیں اور آپس میں ملتے تھے پس جب بدنوں میں آئے تو آشنا ہوئے ساتھ آشنائی پہلی کے اور جدا ہوئی مطابق جدائی پہلی کے میں کہتا ہوں کہ نہیں اعتراض کیا جاتا ہے اس پر

ساتھ اس کے کہ بعض نفرت والے اکثر اوقات الفت والے ہو جاتے ہیں اس واسطے کہ وہ محمول ہے ابتدا تلاقی پر پس وہ متعلق ہے ساتھ اصل پیدائش کے بغیر کسی سبب کے اور اپر دوسرے وقت میں پس ہوتا ہے کمانے والا واسطے تجدد وصف کے جو چاہتی ہے الفت کو بعد نفرت کے مانند ایمان لانے کافر کے اور احسان کرنے برے کے اور ابن جوزی نے کہا کہ مستفاد ہوتا ہے اس حدیث سے کہ آدمی جب پائے اپنے نفس سے نفرت کو اس شخص سے کہ اس کے واسطے فضیلت اور نیکو کاری ہے تو لائق ہے کہ اس کے مقتضی سے بحث کرے تا کہ کوشش کرے اس کے دور کرنے میں تا کہ خلوص ہو بری صفت سے اور اسی طرح ہے اس کے عکس میں اور قرطبی نے کہا ارواح اگرچہ متفق ہیں بیچ ہونے ان کے ارواح لیکن جدا جدا ہوتے ہیں ساتھ امور مختلف کے کہ جدا جدا ہوتے ہیں ساتھ ان کے پس ہم شکل ہوتے ہیں آدمی ایک نوع کے اور مناسب ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے کہ جمع ہوتی ہے ان میں معنی خاص سے واسطے اس نوع کے واسطے مناسبت کے اور دیکھتا ہے تو ہر نوع کے لوگوں کو کہ اپنے نوع کے لوگوں سے الفت کرتے ہیں اور اپنے مخالف سے نفرت رکھتے ہیں پھر ہم پاتے ہیں بعض اشخاص نوع واحد کو آپس میں الفت کرتے ہیں اور بعض آپس میں نفرت رکھتے ہیں اور یہ باعتبار ان امروں کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اتفاق اور انفراد بسبب ان کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖ﴾

باب ہے بیان میں اس آیت کی کہ البتہ بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو طرف اپنی قوم کے

فائدہ: اور نوح علیہ السلام بیٹا ہے لمک کا اور نوح علیہ السلام آدم علیہ السلام سے ایک سو چھبیس برس کے بعد پیدا ہوئے اور ساڑھے تین سو برس کی عمر کے بعد رسول ہوئے اور ساڑھے تین سو برس طوفان کے بعد جیتے رہے اور بعض کہتے ہیں کہ کل عمر ان کی ساڑھے نو سو برس ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان دس قرنوں کا فاصلہ ہے۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿بَادِيَ الرَّأْيِ﴾ مَا ظَهَرَ لَنَا

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بادی الرأی کے معنی ہیں جو ہم کو ظاہر ہوا یعنی ظاہر میں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے الا الذین هم اراذلنا بادی الرای۔

﴿أَقْلِعِيْ﴾ أَمْسِكِيْ

اقلعی کے معنی ہیں باز رہ اور تھم جا

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ویا سماء اقلعی۔

﴿وَفَارَ التَّنُّوْرُ﴾ نَبَعَ الْمَآءُ

وفار التنور کے معنی ہیں جوش مارا پانی نے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے حتی اذا جاء امرنا وفار التنور۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدُ الْجُوْدِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ

اور کہا عکرمہ نے کہ مراد تنو سے زمین ہے۔ اور کہا مجاہد نے کہ جودی پہاڑ ہے جزیرے میں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے واستوت علی الجودی کہ ٹھہری کشتی جودی پہاڑ پر۔

دَأْبٌ مِثْلُ حَالٍ.

داب کے معنی ہیں حال

فائدہ: داب بھی قران کا لفظ ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِآيَاتِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک ہم بھیجا نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف کہ اپنی قوم کو ڈرائیں۔۔الخ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پڑھیں ان پر خبر نوح علیہ السلام کی کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔۔۔الخ۔

۳۰۸۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّيْ لَأُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ أَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

۳۰۸۹ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو پس ثنا کی اللہ کی جو اس کے لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کو سو فرمایا کہ البتہ میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اس نے اپنی امت کو ڈرایا ہے البتہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے لیکن میں تم کو دجال کے حکم میں وہ بات کہتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی بیشک وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں۔

فائدہ: اس کی شرح فتن میں آئے گی اور غرض اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ البتہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا اور خاص کیا نوح علیہ السلام کو ساتھ ذکر کے اس واسطے کہ وہ اول وہ شخص ہے جس کو اس نے ذکر کیا اور وہ پہلا رسول ہے ان میں سے جو مذکور ہیں اس آیت میں ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا﴾۔ (فتح)

۳۰۹۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۰۹۰ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں تم کو دجال کی وہ بات بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی وہ بات یہ ہے کہ بیشک دجال کانا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ إِنَّهٗ أَعْوَرُ وَإِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ.

ہے اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لائے گا تو جس کو وہ باغ کہے گا وہ درحقیقت آگ ہے اور میں تم کو ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے۔

۳۰۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ نُوْحٌ وَّأُمَّتُهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُوْلُ لِأُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا مَا جَآءَنَا مِنْ نَّبِيٍّ فَيَقُوْلُ لِنُوْحٍ مَّنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهٗ فَنَشْهَدُ أَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ.

۳۰۹۱ ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے گا نوح علیہ السلام اور اس کی امت یعنی قیامت کے دن تو اللہ کہے گا کہ کیا تو نے اپنی امت کو میرا پیغام پہنچایا تھا تو نوح علیہ السلام کہے گا کہ ہاں کہ اے میرے رب میں نے پیغام سنا دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ اس کی امت سے کہے گا کہ کیا نوح علیہ السلام نے تم کو میرا پیغام پہنچایا تھا تو وہ کہیں گے کہ نہیں ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے کہے گا کون ہے کہ تیری گواہی دے تو نوح علیہ السلام کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت میرے گواہ ہیں پس یہ امت گواہی دے گی کہ بیشک نوح علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پہنچایا تھا سو یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ اس طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور وسط کے معنی عدل ہیں۔

فائدہ: اس کی شرح تفسیر میں آئے گی اور آئے گا بیان سبب بیچ عبادت نوح علیہ السلام کے بتوں کو۔ (فتح)

۳۰۹۲ ۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَّقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ

۳۰۹۲ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں تھے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا ہاتھ اٹھا کر دیا گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ خوش لگتا تھا تو اس میں سے دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھایا ایک بار نوچ کر کھایا اور فرمایا کہ میں سب لوگوں کا سردار ہوں قیامت کے دن کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ بات کس سبب سے کہی کہ میں قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہوں اللہ جمع کرے گا لوگوں کو ایک

وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَلَا تَرَوْنَ إِلٰى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلٰى مَا بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلٰى مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ اَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ رَبِّيْ غَضِبَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَنَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا أَمَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى إِلٰى مَا بَلَغَنَا اَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهٗ.

میدان صاف میں پس دیکھے گا ان کو دیکھنے والا اور سنائے گا ان کو بلانے والا قریب ہوگا اس نے آفتاب یعنی برابر میل کے تو بعض لوگ کہیں گے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کس حال میں ہو اور تم کو کیا مصیبت پہنچی کیا تم نہیں دیکھتے جو تمہاری سفارش کرے تمہارے رب کے پاس تو بعض لوگ کہیں گے کہ تمہارا باپ تمہاری سفارش کرے گا تو وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے پس کہیں گے آدم علیہ السلام تم سب آدمیوں کے باپ ہو بنایا تم کو اللہ نے اپنے ہاتھ قدرت سے اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو انہوں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ کو اللہ نے بہشت میں بسایا کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہم کو کیا مصیبت پہنچی تو آدم علیہ السلام کہے گا میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضبناک ہوگا اور منع کیا مجھ کو درخت کے کھانے سے تو میں نے نافرمانی کی میری جان خود سفارش کی محتاج ہے تم میرے غیر کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے پس کہیں گے اے نوح علیہ السلام اے نوح علیہ السلام تو پہلا رسول ہے طرف زمین والوں کے اور اللہ نے تیرا نام شکر گزار رکھا کیا تو ہمارا حال نہیں دیکھتا اور ہم کو کیا مصیبت پہنچی کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا تو نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضبناک ہوگا میرا نفس خود سفارش کا محتاج ہے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ تو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے تلے سجدہ کروں گا تو اللہ کہے گا کہ

اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہو گی اور مانگ تجھ کو دیا جائے گا۔

فائدہ: اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول آپ ﷺ کا ہے کہ اے نوح علیہ السلام تو پہلا رسول ہے طرف اہل زمین کے اور اللہ نے تیرا نام بندہ شکرگزار رکھا ہے پس ایپر ہونا اس کا پہلا رسول پس یہ مشکل ہے اس واسطے کہ آدم علیہ السلام بھی پیغمبر تھے اور ضرورت سے معلوم ہے کہ تھے وہ ایک شریعت پر عبادت ہے اور ان کی اولاد نے وہ شریعت اس سے سیکھی پس بنابریں اس کے وہ رسول ہیں طرف ان کے پس ہوگا پس ہوگا پہلا رسول پس احتمال ہے کہ ہوا ولیث بیچ قول اہل قیامت کے مقید ساتھ قول ان کے طرف اہل زمین کے اس واسطے کہ آدم علیہ السلام کے وقت زمین کے واسطے اہل نہ تھے اور احتمال ہے کہ ہو یہ مراد کہ وہ رسول ہے کہ بھیجا گیا طرف اولاد اس کی کے اور غیر ان کی امتوں سے جن کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا گیا تھا باوجود جدا جدا ہو جانے ان کے کئی شہروں میں آدم فقط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجا گیا تھا اور وہ سب ایک شہر میں جمع تھے اور کتاب تیمم میں پہلے گزر چکا ہے کہ خاص کیے گئے ہیں ہمارے نبی ﷺ ساتھ عام ہونے پیغمبری کے آدم پر اور تمام پیغمبروں پر اور عبد شکور سے مراد اشارہ ہے طرف اس آیت کے انه کان عبد اشکورا۔ (فتح)

٣٠٩٣ ۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ مِثْلَ قِرَآئَةِ الْعَامَّةِ.

٣٠٩٣ ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھا حضرت ﷺ نے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ مانند قرائت عامہ کے۔

فائدہ: یعنی ساتھ تشدید دال مہملہ کے جیسے کہ قرأت ساتوں قاریوں کی ہے اور مدکر کی اصل مدتکر ہے افتعال سے اور دلال اور ت آپس میں قریب المخرج ہیں پس ت کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کیا اور بعض قرأتوں میں مذکر ساتھ ادغام اور ذال معجمہ کے ہے لیکن یہ قرأت شاذ ہے اور مطابقت اس کی ساتھ ترجمہ کے اس وجہ سے کے ہے کہ آیت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے حق میں وارد ہوئی ہے پس یہ بھی نوح علیہ السلام کے حالات سے ہے۔ (تیسیر)

بَابُ ﴿وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُوْنَ أَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ اللّٰهَ رَبَّكُمْ

باب ہے اس بیان میں کہ بیشک الیاس البتہ مرسلون سے ہے جبکہ کہا اس نے اپنی قوم سے کہ کیا تم نہیں ڈرتے اس قول تک و ترکنا علیه فی الاخرین۔

وَرَبَّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ فَکَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ﴾.

فائدہ: اور شاید کہ بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک راجح یہ بات ہے کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے دادوں سے نہیں پس اس واسطے ذکر کیا ہے اس کو بعد اس کے اور اس کا بیان آئندہ باب میں آئے گا۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُذْکَرُ بِخَیْرٍ ﴿سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ اِنَّا کَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ یُذْکَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اِلْیَاسَ هُوَ اِدْرِیْسُ.

کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا جائے ساتھ خیر کے سلام ہے الیاس پر ہم اس طرح دیتے ہیں بدلا نیکوکاروں کو تحقیق وہ ہمارے ایماندر بندوں سے ہے۔ اور ذکر کیا جاتا ہے ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہ الیاس وہ ادریس ہیں۔

فائدہ: اور ابن عربی نے اس سے لیا ہے کہ ادریس نوح علیہ السلام کے جد نہیں بلکہ وہ بنی اسرائیل سے ایک پیغمبر ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس پر ساتھ قول اس کے کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح اور اگر اس کے جد میں سے ہوتا تو البتہ کہتا واسطے اس کے جیسے کہ آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام نے آپ کو کہا والابن الصالح اور یہ استدلال کھرا ہے لیکن اس سے جواب دیا جاتا ہے کہ یہ اس نے بطور تواضع کے کہا پس نہیں یہ نص اس چیز میں کہ گمان کے واسطے اور ادریس علیہ السلام کو ادریس علیہ السلام اس واسطے کہتے کہ وہ صحیفوں کو بہت پڑھتے تھے اور وہ اسم عربی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سریانی ہیں۔

بَابُ ذِکْرِ اِدْرِیْسَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ جَدُّ اَبِیْ نُوْحٍ وَّیُقَالُ جَدُّ نُوْحٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَکَانًا عَلِیًّا﴾.

باب ہے بیان میں ادریس علیہ السلام کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اٹھایا لیا ہم نے اس کو ایک اونچے مکان پر۔

فائدہ: ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے باپ کے جد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کی جد میں میں کہتا ہوں کہ اول وجہ اولیٰ ہے ثانی سے اور شاید ثانی باعتبار مجاز کے ہے اور بعضوں نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ وہ نوح علیہ السلام کے جد ہیں اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ اگر ابن عباس کا قول ثابت ہو کہ الیاس علیہ السلام وہ ادریس علیہ السلام ہیں تو لازم آئے گا کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے نہ یہ کہ نوح علیہ السلام اس کی اولاد سے پس معلوم ہوا کہ الیاس علیہ السلام نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ الیاس علیہ السلام کو بھی خضر علیہ السلام کی طرح دراز عمر دی گئی ہے اور وہ یہ کہ

وہ قیامت تک زندہ رہے گا اور ایک روایت میں ہے کہ الیاس علیہ السلام حضرت ﷺ کے ساتھ جمع ہوئے اور دونوں نے مل کر کھایا اور اس کا قد تین سو ہاتھ کا ہے اور یہ کہ الیاس تمام برس میں ایک بار کھاتا ہے ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور نہیں ثابت ہوا ہے زندہ اٹھایا جانا ادریس علیہ السلام کا آسمان پر طریق مرفوع قوی سے اور طبری نے روایت کیا ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ ایک فرشتہ ادریس علیہ السلام کا یار تھا تو ادریس علیہ السلام نے اس سے سوال کیا تو وہ اس کو اٹھا کر آسمان پر لے چڑھا پس جب چوتھے آسمان پر پہنچے تو اس کو ملک الموت ملا تو اس نے ملک الموت سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو بتلا دے کہ ادریس علیہ السلام کی عمر کتنی باقی ہے اس نے کہا کہ ادریس علیہ السلام کہاں ہے اس نے کہا کہ میرے ساتھ ہے تو ملک الموت نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں چوتھے آسمان میں اس کی جان قبض کروں میں نے کہا کہ یہ کس طرح ہوگا اور حالانکہ وہ زمین میں ہے پس قبض کی اس نے روح اس کی اور یہ اسرائیلات سے ہے اور اس کی صحت اللہ کو معلوم ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ادریس علیہ السلام پیغمبر رسول تھے اور پہلے پہل اس نے قلم سے لکھا صحیح کہا ہے اس کو ابن حبان نے اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے پہل اس نے کپڑا سیا ہے۔ (فتح)

٣٠٩٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جَآءَ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا

٣٠٩٤۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکے میں تھا تو جبرائیل علیہ السلام اترا تو اس نے میرا سینہ چیرا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا لایا تو اس کو میرے سینے میں ڈالا پھر اس کو جوڑا پھر جبرائیل علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو آسمان تک لے چڑھا سو جب پہلے آسمان کے پاس پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے چوکیدار سے کہا کہ دروازہ کھول چوکیدار فرشتے نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد ﷺ ہے کہا کیا بلایا گیا ہے کہا ہاں تو دروازہ کھولا گیا سو جب ہم آسمان پر چڑھے تو ناگہاں میں نے ایک مرد دیکھا کہ کچھ لوگ اس کے داہنے طرف ہیں اور کچھ بائیں طرف ہیں سو جب اپنے داہنے طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب اپنے بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے تو اس نے کہا کہ کیا اچھا نیک پیغمبر

السَّمَآءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ أَسْوِدَةٌ
وَّعَنْ يَسَارِهٖ أَسْوِدَةٌ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ
ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ
قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا آدَمُ
وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ
نَسَمُ بَنِيْهِ فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ
وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا
نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ
شِمَالِهٖ بَكٰى ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى أَتَى
السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ
خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ
فَذَكَرَ أَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ إِدْرِيْسَ
وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِيْ
كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهٗ وَجَدَ
آدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي
السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ
بِإِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ
الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ
ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ
هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ
مَنْ هٰذَا قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيْمَ
فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ

اور نیک بیٹا آیا میں نے کہا یہ کون ہے اے جبرائیل علیہ السلام اس
نے کہا کہ آدم علیہ السلام ہے اور یہ لوگ جو اس کے دائیں بائیں ہیں
یہ اس کی اولاد کی روحیں ہیں سو ان میں سے داہنے طرف
والے بہشتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی ہیں سو جب وہ
اپنے داہنے طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں طرف
دیکھتا ہے تو روتا ہے پھر جبرائیل علیہ السلام مجھ کو لے چڑھا یہاں تک
کہ دوسرے آسمان کے پاس پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے اس کے
چوکیدار فرشتوں سے کہا کہ دروازہ کھول تو چوکیدار نے اس کو
کہا جیسے پہلے نے کہا تھا تو اس نے دروازہ کھولا تو انس رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ حضرت ﷺ نے ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے پایا
آسمانوں میں ادریس علیہ السلام کو اور موسیٰ علیہ السلام کو اور عیسیٰ علیہ السلام کو
اور ابراہیم علیہ السلام کو اور نہیں ثابت ہوا واسطے میرے کہ کس طرح
ہیں جگہیں ان کی یعنی حضرت ﷺ نے کسی پیغمبر کے واسطے
کوئی آسمان معین نہیں کیا لیکن حضرت ﷺ نے ذکر کیا کہ
آپ ﷺ نے آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان میں پایا اور ابراہیم کو
چھٹے آسمان میں پایا اور کہا انس رضی اللہ عنہ سو جب جبرائیل علیہ السلام
ادریس علیہ السلام پر گزرا تو اس نے کہا کہ کیا اچھا نیک پیغمبر اور نیک
بھائی آیا میں نے کہا یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ
موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں عیسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو اس نے کہا کیا نیک
پیغمبر اور نیک بھائی آیا سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے
جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں ابراہیم علیہ السلام پر
گزرا تو اس نے کہا کہ کیا نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا میں نے
کہا کہ یہ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں
حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھ کو لے کر چڑھا
یہاں تک کہ میں ایک بلند صاف مکان پر جا نکلا میں نے کہا

الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِيْ فَرَضَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى بِي السِّدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَّا أَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

کہ میں اس میں قلموں کی آوازیں سنتا تھا سو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں پھر میں وہاں سے اس کے ساتھ پلٹ آیا یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے تیری امت پر کیا چیز فرض کی میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پچاس نمازیں فرض کیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس کہ بیشک تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہ ہو سکے گی تو میں پلٹ گیا اپنے رب کے پاس تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں اتار ڈالیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ آیا تو اس نے کہا کہ پلٹ جا اپنے رب کے پاس پس ذکر کیا مثل اس کی تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں اور اتار ڈالیں پھر موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ آیا تو اس نے یہی کہا تو میں نے یہ کام کیا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں اور اتار ڈالیں پھر موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ آئے اور اس کو خبر دی تو اس نے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ جا بیشک تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی پھر میں اپنے رب کے پاس پلٹ گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازیں ہیں اور ان میں پچاس نمازوں کا ثواب ہے بدلتی نہیں بات میرے پاس پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ جا تو میں نے کہا کہ میں اپنے رب سے شرما گیا پھر جبرائیل علیہ السلام چلا یہاں تک کہ مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ یعنی پلے سرے کی بیری کے درخت کے پاس لایا تو چھپایا اس کو کئی رنگوں نے میں نہیں جانتا وہ کیا تھی پھر میں بہشت میں داخل کیا گیا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے گمبد ہیں اور ناگہاں اس کی مٹی مشک ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اول نماز میں گزر چکی ہے اور شاید اشارہ کیا ہے اس نے ساتھ ترجمہ کے طرف اس چیز

کے کہ واقع ہوا ہے اس میں کہ حضرت ﷺ نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان میں پایا اور وہ بلند جگہ ہے بغیر شک کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ بھیجا ہم نے طرف قوم عاد کے ان کا بھائی ھود

فائدہ: اور ھود نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور اس کا نام بھائی اس واسطے رکھا کہ وہ ان کے قبیلے میں سے تھے نہ یہ کہ ان کے دینی بھائی تھے۔

وَقَوْلِهٖ ﴿إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْأَحْقَافِ إِلٰى قَوْلِهٖ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ﴾

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ڈرایا اس نے اپنی قوم کو زمین احقاف میں اس قول تک کہ اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم قوم گنہگاروں کو۔

فائدہ: مراد احقاف سے قوم عاد کے رہنے کی جگہ ہے جہاں وہ رہتے تھے اور ان کے شہروں میں سب شہروں سے زیادہ ترارزانی رہتے تھے اور وہاں باغ بہت تھے سو جب اللہ تعالیٰ نے ان پر غصہ کیا تو ان کو بیابان کر دیا۔

فِيْهِ عَنْ عَطَاءٍ وَّسُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ﴾ شَدِيْدَةٍ ﴿عَاتِيَةٍ﴾ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ ﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُوْمًا﴾ مُتَتَابِعَةً ﴿فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ﴾ أُصُوْلُهَا ﴿فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ﴾ بَقِيَّةٍ.

اس باب میں عطا اور سلیمان نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت ﷺ سے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رہی قوم عاد کی پس ہلاک ہوئی ساتھ ہوا سخت کے اور ابن عیینہ نے کہا کہ عاتیہ کے معنی ہیں حد سے گزری خزان پر یعنی اور نہیں نکلے تھے اس سے مگر بقدر انگشتری کے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں اتاری اللہ نے کچھ چیز ہوا سے مگر ساتھ وزن کے فرشتے کے ہاتھ پر مگر دن عاد کے کہ پس تحقیق اجازت دی واسطے اس کے بلا واسطہ خزاں کے پس سرکشی کی اس نے خزاں پر۔ (فتح) مسخر کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اوپر ان کے سات رات اور آٹھ دن حسوما کے معنی ہیں پے در پے پھر تو دیکھے اے دیکھنے والے اس قوم کو زمین پر گرے ہوئے جیسے وہ ٹنڈ ہیں کھجور کی کھوکھلی یعنی کھجوروں کے تنے ہیں پھر کیا تو دیکھتا ہے کوئی ان کا بقیہ یعنی بچ رہا۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ ان کے قد بڑے بڑے تھے وہب بن منبہ نے کہا کہ ایک کا سر قبے کی طرح تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی لمبائی بارہ ہاتھ کی تھی اور ابن قلبی نے کہا کہ ان میں سب سے چھوٹا ساٹھ ہاتھ کا تھا اور زیادہ تر دراز سو ہاتھ کا تھا اور تفسیر میں ہے کہ ہوا مرد کو اٹھاتی تھی اور اس کو اوپر لے چڑھتی تھی پھر اس کو پھینک دیتی تھی پس توڑ دیتی تھی سر اس کا پس باقی رہتا تھا بدن بغیر سر کے پس یہ مراد ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے کانهم اعجاز نخل خاوية۔ (فتح)

٣٠٩٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نُعْمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوْا يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِيْ اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُوْنِيْ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ

٣٠٩٥۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا یمن سے بھیجا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چار آدمیوں میں تقسیم کیا یعنی اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کے تو غصے ہوئے قریش اور انصار سو کہنے لگے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ والوں کے رئیسوں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو ان سے محبت کرتا ہوں تو آگے بڑھا ایک مرد گہری آنکھوں والا موٹے رخساروں والا بلند پیشانی والا گھنی داڑھی والا سر منڈے والا سو اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈر یعنی عدل کر تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زمین والوں میں کیا ہے پس تم مجھ کو امین نہیں بناتے تو ایک آدمی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مار ڈالنے کا سوال کیا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ خالد بن ولید تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع کیا پھر جب وہ مرد پیٹھ دے کر چلا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اس کی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھیں گے اور ان کے گلوں

أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

سے نیچے نہ اترے گا یعنی دل میں قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان سے پڑھیں گے اس پر عمل نہ کریں گے وہی لوگ نکل جائیں گے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کو پایا تو بیشک ان کو قتل کروں گا قوم عاد کا سا قتل کرنا۔

فائدہ: اور وارد ہوئی بیچ صفت ہلاک کرنے ان کے ساتھ ہوا کے وہ حدیث جو طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت کی ہے کہ نہیں کھولا اللہ نے عاد پر ہوا سے مگر جگہ انگوٹھی کی سو گزری وہ جنگل والوں پر سو اٹھایا اس نے ان کو اور ان کے مواشی کو اور مالوں کو درمیاں آسمان اور زمین کے پھر دیکھا ان کو شہر والوں نے تو انہوں نے کہا کہ یہ ابر ہم پر مینہ برسانے والا ہے پس ڈالا ہوا نے ان کو اوپر ان کے پس ہلاک ہوئے تمام۔ (فتح)

فائدہ: اس کی شرح مغازی میں آئے گی اور غرض اس سے یہی اخیر کا قول ہے اگر میں نے ان کو پایا تو ان کو قتل کروں گا قوم عاد کا سا قتل کہ نہ باقی رہے ان میں سے کوئی واسطے اشارت کی طرف اس آیت کی فهل ترى لهم من باقية اور یہی مراد آپ کی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں گے ان کو اس آلے سے جس کے ساتھ قوم عاد کی قتل ہوئی۔ (فتح)

٣٠٩٦ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾.

٣٠٩٦۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پڑھتے تھے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِر۔

فائدہ: اس کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

بَابُ قِصَّةِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿قَالُوْا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ﴾ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوْ عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا.

باب ہے بیان میں قصے یاجوج اور ماجوج کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں زمین میں بیان میں قول اللہ تعالیٰ کے کہ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کو۔۔۔الخ۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے ذوالقرنین کا ترجمہ ابراہیم علیہ السلام سے پہلے بیان کیا ہے تو اس میں اشارہ ہے طرف ضعیف

کرنے والے قول اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ وہی ہے سکندر یونانی اس واسطے کہ سکندر تھا قریب زمانے عیسیٰ علیہ السلام کے سے اور ابراہیم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے درمیان دو ہزار برس سے زیادہ کا فاصلہ ہے اور حق یہ ہے کہ جس کا قصہ اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے وہ پہلا ہے یعنی ذوالقرنین ہے نہ اسکندر یونانی اور ان کے درمیان فرق کئی وجہ سے ہے ایک وجہ وہ ہے جو پہلے بیان ہوئی کہ ذوالقرنین ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں تھا اور اسکندر یونانی اس کے دو ہزار برس پیچھے پیدا ہوا ہے اور اس پر دلالت کرتی ہے وہ چیز جو عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ذوالقرنین نے پیادہ حج کیا تو ابراہیم نے اس کو سنا تو اس کی پیشوائی کو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ذوالقرنین نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میرے واسطے دعا کیجئے تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں کس طرح دعا کروں اور حالانکہ تم نے میرا کنواں خراب کر ڈالا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ذوالقرنین مکے میں آیا اور ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو خانہ کعبہ بناتے پایا ہے تو اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہم بندے حکم کے تابع ہیں تو ذوالقرنین نے کہا کہ تمہارا کون گواہ ہے کہ تمہارے واسطے گواہی دے تو پانچ پتھروں یا بکریوں نے ان کے واسطے گواہی دی پس یہ اثار ایک دوسرے کو قوی کرتے اور دلالت کرتے ہیں اس پر کہ ذوالقرنین اسکندر سے پہلے ہو چکا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جو امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے کہ ذوالقرنین پیغمبر تھا اور اسکندر کافر تھا اور اس کا معلم ارسطا طالیس ہے اور وہ بیشک کافروں سے ہے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین وہی اسکندر ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر تھا یا نہیں سو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص سے روایت ہے کہ وہ پیغمبر تھا اور حاکم نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھا یا نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذوالقرنین ایک مرد تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں اس کو قرن پر ایسا مارا کہ وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا پھر انہوں نے اس کو اس کے قرن پر مارا پھر اللہ نے اس کو زندہ کیا اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ بادشاہ تھا اور یہی قول ہے اکثر کا اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ اس کا نام ذوالقرنین کیوں رکھا گیا ایک وجہ اس کی وہ ہے جو علی رضی اللہ عنہ سے گزری اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ مشرق اور مغرب میں پہنچا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ حقیقۃ اس کے سر پر دو سینگ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے سر پر دو زلفیں تھیں اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ اس کے سر کے دونوں کنارے تانبے کے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے تاج کے دو سینگ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ روشنی اور اندھیرے میں داخل ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے وقت لوگوں کی دو قرن یعنی دو زمانے فنا ہوئے اور بعض کچھ اور وجوہیں بیان کرتے ہیں اور اس کا نام صعب ہے اور بعض اس کا کچھ اور نام رکھتے ہیں اور سہیلی نے کہا کہ ظاہر روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو ہیں ایک ابراہیم کے وقت میں تھا اور دوسرا قریب زمانے عیسیٰ علیہ السلام کے تھا اور جو قرآن میں مذکور ہے

وہ پہلا ہے ساتھ دلیل اس چیز کے کہ خضر علیہ السلام کے ترجمہ میں مذکور ہے جس جگہ کہ جاری ہوا ہے ذکر اس کا بیچ قصے موسیٰ علیہ السلام کے اور یہ یقیناً معلوم ہے کہ موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ہرمس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ افریدون ہے جو فارس میں بادشاہ ہو چکا ہے۔ (فتح)

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاتَّبَعَ سَبَبًا إِلَى قَوْلِهِ ﴿ائْتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ﴾ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ ﴿حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ﴾ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ وَ ﴿السُّدَّيْنِ﴾ الْجَبَلَيْنِ ﴿خَرْجًا﴾ أَجْرًا.

سببا کے معنی ہیں راہ مطلوب اس باب میں یہ آیت ہے ساتھ اس قول کے کہ لاؤ میرے پاس تختے لوہے کے اور زبر کا واحد زبرۃ ہے اور اس کے معنی ہیں ٹکڑے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صدفین کے معنی ہیں دو پہاڑ یعنی یہاں تک کہ جب برابر کر دیا درمیان دو پہاڑوں کے اور سدین کے معنی ہیں دو پہاڑ خرجا یعنی خرجا کا معنی ہیں مزدوری۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فهل نجعل لك خرجا۔

﴿قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا﴾ أَصْبُبْ عَلَيْهِ رَصَاصًا وَيُقَالُ الْحَدِيدُ وَيُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ ﴿فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ﴾ يَعْلُوهُ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ أَطَعْتُ لَهُ فَلِذَلِكَ فُتِحَ أَسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ ﴿وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًّا﴾ أَلْزَقَهُ بِالْأَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ حَتَّى صَلُبَ وَتَلَبَّدَ ﴿وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ﴾ ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ

کہا ذوالقرنین نے کہ دھونکو یہاں تک کہ جب کر دیا اس کو آگ کہا لاؤ میرے پاس کہ ڈالوں اس پر پگھلا تانبا افرغ کے معنی ہیں ڈالوں اور قطرا کے معنی ہیں سیسہ اور بعض کہتے ہیں کہ لوہا اور بعض کہتے ہیں کہ پیتل اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تانبا۔ یظهروا کے معنی ہیں یاجوج ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے۔ اسطاع یسطیع باب استفعال سے ہے مشتق ہے طعت سے یعنی جوا جوف وادی ہے مانند قلت کے پھر جب اس کو باب استفعال میں نقل کیا تو استطاع ہوا پھر تخفیف کے واسطے ت کو حذف کیا اور اس کی حرکت نقل کر کے ہمزے کو دی پس اسی واسطے فتح دی گئی اسطاع کے ہمزے کو اور یسطاع کی یا کو۔ اور کہا بعضوں نے استطاع یستطیع ساتھ کے ماضی اور مضارع میں ہے۔ کہا انہوں نے یہ ایک نعمت ہے میرے رب کی پھر جب آئے گا وعدہ میرے رب کا

وَمَأْجُوْجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنسِلُوْنَ﴾ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ أَكَمَةٌ.

تو گرا دے گا اس کو ڈھا کر یعنی برابر کرے گا اس کو ساتھ زمین کے اور کہتے ہیں کہ اونٹنی دکاء ہے یعنی اس کو کوہان نہیں اور دكداك من الارض کے بھی یہی معنی ہیں یعنی برابر زمین یہاں تک کہ ہموار اور برابر ہو اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا اور چھوڑ دیں گے ہم اس دن خلق کو ایک دوسرے میں ہنستے یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر اونچی زمین سے دوڑتے ہوں گے اور کہا قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ حدب کے معنی ہیں ٹیلہ ریت کا۔

فائدہ: قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ یاجوج اور ماجوج ہر ٹیلے ریت کے سے دوڑتے ہوں گے اور یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں یافث بن نوح کی اولاد سے اور حاکم وغیرہ نے حذیفہ سے مرفوع روایت کی ہے کہ یاجوج ایک امت اور ماجوج ایک امت ہے ہر امت چار چار لاکھ مرد ہے نہیں مرتا ان میں سے کوئی یہاں تک کہ دیکھتا ہے ہزار مرد کو اپنی پشت سے سب ہتھیار اٹھائے ہوئے جب نکلتے ہیں تو کسی چیز پر نہیں گزرتے مگر کہ اس کو کھا جاتے ہیں اور جو ان میں مرتا ہے اس کو کھا لیتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بعض ان میں سے اللہ کے ساتھ ایمان لائے تو چھوڑ دیا ان کو ذوالقرنین نے جبکہ بنا کی اس نے دیوار بینہ میں پس اس واسطے ان کا نام ترک رکھا گیا۔ (فتح)

قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَأَيْتَهُ.

اور ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ دیکھا ہے میں نے دیوار ذوالقرنین کو مانند چادر چارخانہ کی ایک دھاری سرخ اور ایک سیاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تو نے اسی کو دیکھا ہے۔

٣٠٩٧ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ أَنَّ النَّبِيَّ

٣٠٩٧۔ زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس حال میں کہ آپ گھبرائے تھے فرماتے تھے کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے اللہ کے خرابی ہے عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اس کے برابر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَّقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

کلمے کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر دس دیوار میں سوراخ ہو گیا ہے تو زینب نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا ہم مٹ جائیں گے اور حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہوں گے حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں جب کہ بدکاری غالب ہو جائے گی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں کثرت سے ہوئی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الفتن میں آئے گی۔

۳۰۹۸ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ.

۳۰۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کھول دیا اللہ نے یاجوج ماجوج کی دیوار سے اس کے برابر اپنے ہاتھ سے نوے کی گرہ کی

فائدہ: اس کی شرح بھی اسی جگہ آئے گی۔

۳۰۹۹ ـ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ

۳۰۹۹۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! تو وہ کہے گا کہ حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھ میں ہے سو اللہ فرمائے گا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ میں ڈالے جائیں گے ان کو جدا کر آدم علیہ السلام کہیں گے الٰہی کس قدر ہے دوزخ کا حصہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور ننانوے یعنی ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو اس وقت ہو گا جبکہ بڈھا ہو جائے گا لڑکا اور ہر ایک حمل والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دے گی اور تو دیکھے گا لوگوں کو بیہوش ور دیوانے اور حالانکہ وہ دیوانے نہیں لیکن اللہ کا عذاب سخت ہو گا اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم سے

اللّٰهِ وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَّمِنْ يَّأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَآءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ.

ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار میں سے ایک ہی بہشتی ٹھہرا تو ہم کو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت ﷺ نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو خوش رہے اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہوں گے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہو گا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے کیا یاجوج ماجوج کم ہیں جو تم گھبراتے ہو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قسم ہے جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ یعنی امت محمدیہ ﷺ بہشتیوں کی چوتھائی ہو گی راوی کہتا ہے تو ہم اصحاب نے اللہ اکبر کہا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں کی تھائی ہو گی تو ہم نے اللہ اکبر کہا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم تمام بہشتیوں کے آدھے ہو گے تو ہم نے اللہ اکبر کہا فرمایا کہ نہیں تم لوگوں میں مگر جیسے کالا بال سفید بیل کی کھال میں یا جیسے سفید بال سیاہ بیل کی کھال میں۔

فائدہ: اس کی شرح رقاق میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ ذکر یاجوج ماجوج کا ہے اور اشارہ ہے طرف کثرت ان کے کی اور یہ کہ یہ امت بہ نسبت ان کے عشر کے عشر کا عشر ہے اور یہ کہ یاجوج ماجوج آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں واسطے رد کرنے کے ان کے مخالف پر۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ وَقَوْلِهٖ ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ﴾ وَقَوْلِهٖ ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيْمٌ﴾ وَقَالَ أَبُوْ مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

باب ہے بیان قول اللہ تعالیٰ کے کہ پکڑا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک است تھا فرمانبردار واسطے اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم علیہ السلام البتہ اواہ حلیم ہے ابومیسرہ نے کہا کہ اواہ کے معنی ہیں نہایت رحم والا حبشہ کی زبان میں۔

فائدہ: اور شاید اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ ان آیتوں کی طرف ثناء اللہ تعالیٰ کی اوپر ابراہیم علیہ السلام کے اور خلیل خلت سے مشتق اور وہ صداقت اور محبت ہے جو دل میں داخل ہوتی ہے پس ہوتی ہے درمیان اس کے اور یہ صحیح

ہے بہ نسبت اس چیز کے کہ ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ہے اللہ تعالیٰ کی محبت سے اور اوپر اطلاق اس کا بیچ حق اللہ کے پس بطور مقابلے کے ہے اور ابراہیم علیہ السلام آزر کے بیٹے ہیں۔ (فتح)

۳۱۰۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِّنْ أَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ أَصْحَابِيْ أَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ إِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾.

۳۱۰۰ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تم حشر کیے جاؤ گے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہونے پھر پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت جیسے پیدا کیا ہم نے پہلی بار پھر اس کو دوہرائیں گے وعدہ لازم ہو چکا ہم پر تحقیق ہم ہیں کرنے والے یہ کام اور قیامت کے دن اول اول ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور بیشک کچھ لوگوں کو میرے یاروں سے بائیں طرف کھینچا جائے گا یعنی دوزخ کی طرف کہ وہ بائیں ہے میں کہوں گا کہ یہ میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ہیں تو وہ کھینچنے والا کہے گا کہ ہمیشہ رہے یہ مرتد اپنی ایڑیوں پر جب سے تو نے ان کو چھوڑا تو میں کہوں گا جیسے نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ان پر نگہبان تھا جب تک ان میں رہا العزیز الحکیم تک۔

فائدہ: اور مقصود اس سے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور کہتے ہیں کہ حکمت بیچ خصوصیت ابراہیم علیہ السلام کے یہ ہے کہ وہ آگ میں ننگے ڈالے گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس واسطے کہ اول اس نے پاجامہ پہنا اور نہیں لازم آتا خصوصیت ابراہیم علیہ السلام سے ساتھ اس کی فضیلت دینی اس کی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس واسطے کہ مفضول کبھی ممتاز ہوتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ خاص ہوتی ہے ساتھ اس کے اور نہیں لازم آتی اس سے فضیلت مطلق اور ممکن ہے کہ کہا جائے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل نہیں ہوتے بنا بر اس کے کہ متکلم اپنے خطاب کے عموم میں داخل نہیں ہوتا اور ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور بھی کئی چیزیں ہیں جو پہلے پہل انہوں نے کی ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ پہلے انہوں نے مہمانداری کی اور لبوں کے بال کترائے اور ختنہ کیا اور سفید بال دیکھے اور سوائے اس کے۔ (فتح)

۳۱۰۱ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

۳۱۰۱ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَخْبَرَنِیْ أَخِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ عَنِ ابْنِ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلْقٰی إِبْرَاهِیْمُ أَبَاهُ آزَرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَیَقُوْلُ لَهٗ إِبْرَاهِیْمُ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ أَبُوْهُ فَالْیَوْمَ لَا أَعْصِیْكَ فَیَقُوْلُ إِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِیْ أَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَأَیُّ خِزْیٍ أَخْزٰی مِنَ أَبِی الْأَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی إِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا إِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ فَیَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّلْتَطِخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَآئِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ.

فرمایا کہ قیامت نے ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر سے ملیں گے اس حال میں کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد غبار پڑی ہے تو کہیں گے کہ میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ میرا کہا مان یعنی بت پرستی نہ کر تو نے نہ مانا تو ان کا باپ کہے گا کہ میں آج تمہارا کہنا مانوں گا تو ابراہیم علیہ السلام جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھ کو قیامت کے دن رسوا نہ کروں گا اور اس سے زیادہ کون سی رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے جو رحمت سے دور ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بہشت کو کافروں پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہیں کہ دوزخ سے نکلے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤں کے نیچے دیکھو تو دیکھیں گے کہ آواز خاکی آلودہ کنفار ہوگا پھر فرشتے اس کے پاؤں کو پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوئی۔

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

۳۱۰۲ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو أَنَّ بُکَیْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ کُرَیْبٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَوَجَدَ فِیْهِ صُوْرَةَ إِبْرَاهِیْمَ وَصُوْرَةَ مَرْیَمَ فَقَالَ أَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا أَنَّ الْمَلَائِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا إِبْرَاهِیْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ یَسْتَقْسِمُ.

۳۱۰۲ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانے کعبے میں داخل ہوئے سو اس میں ابراہیم علیہ السلام اور مریم کی صورت پائی سو فرمایا کہ اپر فرشتے پس وہ سن چکے ہیں کہ بیشک فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں جاندار کی تصویر ہو یہ صورت ابراہیم علیہ السلام کی ہے پس کیا ہے واسطے اس کے کہ تیروں سے فال لیتا ہے یعنی فال کا تیر اس کے ہاتھ میں دیا ہے باوجود یہ کہ قائل ہیں ساتھ پیغمبری اس کی کے اور معصوم ہونے اس کے اس فعل بد سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی آئندہ آئے گی۔

۳۱۰۳ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی أَخْبَرَنَا

۳۱۰۳ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ وَرَأٰى إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَام بِأَيْدِيْهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ إِنْ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ.

جب خانے کعبے میں صورتیں دیکھیں تو اس کے اندر داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے مٹانے کا حکم کیا پس مٹائی گئیں اور دیکھا ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کی صورت کو کہ ان کے ہاتھ میں فال کے تیر تھے سو فرمایا کہ اللہ لعنت کرے ان کو قسم ہے اللہ کی کہ انہوں نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی کبھی قسمت طلب نہیں کی۔

٣١٠٤ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣١٠٤ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے بزرگ تر لوگوں سے فرمایا ان میں زیادہ ڈرنے والا اللہ تعالیٰ سے تو اصحاب نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس یوسف علیہ السلام اللہ کے پیغمبر پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل پیغمبر کے پڑوتے یعنی یہ نسبی شرافت اور خاندانی بزرگی ان کے سوا اور کسی کو حاصل نہی ہوئی کہ ان کی چار پشت تک برابر پیغمبر ہوتے آئے ہیں اصحاب نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے عرب کانوں کا حال پوچھتے ہو کہ ان میں بہتر خاندان کون ہے فرمایا جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں بہتر تھا وہ لوگ اسلام کی حالت میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ دین میں ہشیار ہو جائیں یعنی شرافت ذاتی اور بزرگی خاندانی کی بدون دینداری کے اللہ کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں۔

فائدہ: اس کی شرح بھی آئندہ آئے گی۔

٣١٠٥ ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ

٣١٠٥ ـ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس آج رات کو دو آنے والے سو آئے ہم ایک مرد دراز قد پر نہ قریب تھا کہ دیکھوں میں سر اس کا اور ان کے سبب سے اور بیشک وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ طُوْلًا وَّإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۰۶ ۔ حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوْا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ أَوْ كَ فَ رَ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوْا إِلٰى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُكَبِّرُ.

۳۱۰۶ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور لوگوں نے اس کے واسطے دجال کا ذکر کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہے کافر یا ک ف ر ابن عباس نے کہا کہ میں نے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیکن صورت ابراہیم کی پس دیکھو طرف اپنے ساتھی کے یعنی ابراہیم علیہ السلام کی صورت میری صورت سے مشابہ تر ہے اور لیکن موسیٰ علیہ السلام گندم گون گھنگرالے بال والا ہے سوار ہے سرخ اونٹ پر جو نکیل ڈالا گیا ہے کھجور کی کھال سے جیسے میں اس کو دیکھتا ہوں کہ نالے میں اترا تکبیر کہتا ہوا۔

فائدہ: اس کی پوری شرح آئندہ آئے گی اور غرض اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ لیکن ابراہیم علیہ السلام پس طرف دیکھو طرف ساتھی اپنے کی اور اشارہ کیا ساتھ اس کے طرف ذات اپنی کے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام سے بہت مشابہ ہیں۔

۳۱۰۷ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهُ عَجْلَانُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.

۳۱۰۷ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے ساتھ قدوم کے حالانکہ وہ اسی برس کے تھے اور ابوالزناد نے کہا کہ لفظ قدوم تخفیف کے ساتھ ہے یعنی دال پر تشدید نہیں۔

فائدہ: اس میں اختلاف ہے کہ قدوم سے کیا مراد ہے پس بعض تو کہتے ہیں کہ مکان کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قدوم سے مراد بسولا ہے لوہے کا یعنی تیشہ اور یہی اخیر بات راجح ہے پس تحقیق ابویعلی نے روایت کی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی ختنے کا حکم ہوا تو انہوں نے بسولی سے اپنا ختنہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا کہ تو نے جلدی کی پہلے اس سے کہ میں تجھ کو حکم کروں اس کی آلے سے تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب میں نے یہ برا جانا کہ تیرے حکم میں دیر کروں۔ (فتح)

٣١٠٨ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ إِلَّا ثَلَاثًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَام إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ ﴿إِنِّيْ سَقِيْمٌ﴾ وَقَوْلُهُ ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّسَارَةُ إِذْ أَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَأَةٌ مِّنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ أُخْتِيْ فَأَتٰى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرَكِ وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِيْ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِيْ فَلَا تُكَذِّبِيْنِيْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ

٣١٠٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر نے کبھی ایسی بات نہیں بولی جو حقیقت میں سچی ہو اور ظاہر میں جھوٹی ہو سوائے تین بار کے دو باتیں ان میں سے اللہ کے مقدمے ایک ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ بلکہ ان کے بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق میں اور وہ یہ ہے کہ جس حالت میں کہ ایک روز سارہ ان کے ساتھ تھیں یعنی جب کہ اپنی قوم کی تکلیف سے اپنے ملک سے ہجرت کر کے شام کو چلے تو ناگہاں ایک گاؤں میں پہنچے جس میں ایک بادشاہ ظالم تھا تو کسی نے اس کو کہا کہ اس جگہ ایک مرد ہے کہ اس کے ساتھ ایک عورت ہے جو نہایت خوبصورت لوگوں میں ہے تو اس نے ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور اس نے سارہ کا حال پوچھا کہ یہ کون عورت ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میری بہن ہے پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے پس کہا کہ اے سارہ زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی ایمان دار نہیں اور بیشک اس ظالم نے مجھ سے پوچھا تھا تو میں نے اس کو خبر دی کہ تو میری بہن ہے سو مجھ کو نہ جھٹلانا پھر اس ظالم نے سارہ کو بلا بھیجا سو جب وہ اس پر داخل ہوئیں تو ان کو اپنے ہاتھ سے پکڑنے لگا تو وہ پکڑا گیا یعنی دیوانہ ہو گیا یا گلا گھونٹا گیا یہاں تک کہ مرگی والے کی طرح ہاتھ پاؤں مارنے لگا تو اس نے سارہ کو کہا کہ دعا کر اللہ مجھ کو

لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُوْنِيْ بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُوْنِيْ بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَآءِ السَّمَآءِ.

صحت دے اور میں تجھ کو ضرر نہ پہنچاؤں گا تو سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ سے دعا کی تو چھوڑا گیا پھر دوسری بار اس کو پکڑنے لگا پھر اسی طرح پکڑا گیا اس سے سخت تر تو اس نے کہا کہ اللہ سے دعا کر کہ مجھ کو صحت دے اور میں تجھ کو ضرر نہ پہنچاؤں گا تو سارہ نے دعا کی تو چھوڑا گیا پھر اس نے اپنے بعض دربانوں کو بلایا سو کہا کہ تو میرے پاس آدمی نہیں لایا تو میرے پاس شیطان لایا تو اس نے اس کو خدمت کے لیے ہاجرہ دی تو سارہ رضی اللہ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کیا حال ہے سارہ نے کہا کہ رد کیا اللہ نے مکر کافر کا اس کے سینے میں اور اس نے خدمت کے واسطے ہاجرہ دی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پس یہ ہے تمہاری ماں اسے آسمان کے پانی کی اولاد یعنی اے عرب۔

فائدہ: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تین باتوں کو جھوٹ کہنا پس واسطے ہونے اس کے کہ کہا اس نے ایک قول کہ اس کو سامع جھوٹ اعتقاد کرتا تھا لیکن جب تحقیق کیا جائے تو نہ تھا جھوٹ واسطے اس کے کہ تھا وہ باب معاریض کے سے جو دونوں امروں کے احتمال رکھتے ہیں پس یہ محض کذب نہیں پس اوپر قول اس کا کہ میں بیمار ہوں پس احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ میں عنقریب بیمار ہو جاؤں گا یا میں بیمار ہوں ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی گئی ہے مجھ پر موت سے اور مراد میری بہن سے یہ ہے کہ میری دینی بہن ہے اور ابن عقیل نے کہا کہ دلالت عقل کی پھیرتی ہے ظاہر اطلاق کذب کو اوپر ابراہیم علیہ السلام کے اور یہ اس واسطے کہ عقل یقین کرتی ہے ساتھ اس کے رسول لائق ہے کہ موثوق نہ ہونا کہ معلوم ہو صدق اس چیز کا کہ لایا ہے اس کو اللہ سے اور نہیں اعتماد ہے باوجود تجویز جھوٹ کے اوپر اس کے پس کس طرح ہے باوجود کذب کے اس سے اور سوائے اس کے نہیں کہ اطلاق کیا گیا ہے اوپر اس کے واسطے ہونے اس کے کے صورت جھوٹ کی نزدیک سامع کے اور برتقدیر اس کے پس یہ نہیں صادر ہوا ابراہیم علیہ السلام سے یعنی اطلاق کذب کا اوپر اس کے مگر بیچ حالت شدت خوف کے واسطے بلند ہونے درجے اس کے نہیں تو پس کذب ایسی جگہوں میں جائز ہے اور کبھی واجب ہوتا واسطے اٹھانے اخف دو ضرروں کے واسطے دفع کرنے بڑے ضرر کے اور اوپر نام رکھنا اس کا جھوٹ پس یہ مراد نہیں کہ وہ مذمت کیے جاتے ہیں پس تحقیق کذب اگرچہ قبیح ہے لیکن کئی جگہوں میں اچھا

ہوتا ہے اور یہ جگہ ان میں سے ہے اور یہ جو کہا کہ دو اللہ کے مقدمے تو خاص کیا ان کو ساتھ اس کے واسطے کہ قصہ سارہ کا اگرچہ وہ بھی اللہ کے مقدمے میں تھا لیکن وہ بغل گیر ہے اپنی جان کے حظ کو اور اپنے نفس کو بخلاف باقی دونوں کے کہ وہ محض اللہ کے مقدمے میں تھیں اور نام اس ظالم کا عمرو تھا اور وہ مصر کا بادشاہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ضحاک کا بھائی ہے جو ملکوں مالک ہوا تھا اور کتاب تیجان میں ہے کہ جس نے کہا تھا کہ یہاں ایک مرد آیا ہے اس کے ساتھ ایک نہایت خوبصورت عورت ہے وہ ایک مرد تھا جس سے ابراہیم علیہ السلام گندم خریدا کرتے تھے تو اس نے بادشاہ کے نزدیک اس کی چغلی کھائی اور یہ بھی اس نے بادشاہ سے کہا تھا کہ میں نے سارہ کو چکی پیستے دیکھا ہے اور یہی سبب ہے کہ بادشاہ اس کو خدمت کے واسطے ہاجرہ دی اخیر امر میں اور کہا کہ یہ اس کے لائق نہیں کہ اپنی خدمت آپ کرے اور کہتے ہیں کہ سارہ کے والد کا نام ہاران تھا اور ہو حران کا بادشاہ تھا اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اس سے نکاح کیا تھا تو اپنے وطن سے ہجرت کی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ان کے چچا کی بیٹی تھی اور یہ جو ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تم کہنا کہ میں اس کی بہن ہوں تو اس واسطے کہ کہتے ہیں کہ اس ظالم کا یہ دستور تھا کہ خاوند کو مار ڈالتا تھا اور بھائی کو نہ مارتا تھا اور یہ جو کہا کہ میرے اور تیرے سوا زمین پر کوئی ایماندار نہیں تو اس پر یہ اعتراض آتا ہے لوط علیہ السلام اس وقت موجود تھے اور وہ بھی ایماندار تھے تو جواب یہ ہے کہ مراد ان کی وہ زمین ہے جس میں ان کے ساتھ یہ قصہ واقع ہوا اور اس وقت لوط علیہ السلام اس کے ساتھ نہ تھے اور یہ جو کہا کہ تم میرے پاس شیطان لائے ہو تو یہ اس واسطے کہ اسلام سے پہلے لوگ جنوں کے امر کو برا جانتے تھے اور اعتقاد کرتے تھے خوارق عادت واقع ہوتے ہیں ان کے تصرف سے ہوتے ہیں اور یہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اولاد آسمان کے پانی کی تو مرا اس سے عرب ہیں کہ وہ اکثر بیابانوں میں رہتے تھے جہاں پانی برستا ہے واسطے چرانے مواشی اپنے کے اور اس میں دلیل ہے واسطے اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ عرب کے سب لوگ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے زمزم کا پانی ہے کہ وہ آسمان کے پانی سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے عامر ہیں اور وہ دادا ہے اوس اور خزرج کا اور اس کا نام آسمان کا پانی اس واسطے رکھا گیا کہ وہ قحط کے وقت ان کے واسطے پانی کے کے قائم مقام ہوتا تھا اور اس حدیث میں مشروعیت اخوت اسلامی کی ہے اور مباح ہونا معاریض کا اور رخصت بیچ فرمانبردار ہونے کے واسطے ظالم کے اور غاصب کے اور قبول کرنا تحفہ بادشاہ ظالم کا اور قبول کرنا ہدیہ مشرک کا اور قبول ہونا دعا کا ساتھ اخلاص کے نیت کے اور کافی ہونا اللہ کا واسطے اس شخص کے جو اخلاص سے دعا کرے ساتھ نیک عمل اپنے کے اس واسطے کہ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ میں ایمان لائی ہوں ساتھ تیرے اور تیرے رسول کے تو اس کافر کو مجھ پر قدرت نہ دے اور اس میں مبتلا ہونا نیکو کاروں کا ہے واسطے بلند کرنے درجوں ان کے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے واسطے درمیان سے پردہ اٹھایا دیا تھا

یہاں تک کہ جو حال بادشاہ کا سارہ کے ساتھ گزرا وہ سب ابراہیم علیہ السلام نے سامنے دیکھ لیا اور یہ کہ وہ بادشاہ سارہ تک نہ پہنچ سکا اور کہتے ہیں کہ جس محل میں بادشاہ سارہ کے ساتھ تھا اس محل کو اللہ تعالیٰ نے شیشے کی طرح صاف کر دیا تھا یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام باہر سے دونوں کو دیکھتے تھے اور ان کا کلام سنتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب سارہ بادشاہ کے پاس گئیں تو وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو مشکل پیش آئے تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور یہ کہ وضو پہلی امتوں کے واسطے بھی تھا اور اس امت کے ساتھ خاص نہیں اور نہ ساتھ پیغمبروں کے واسطے ثبوت اس کے کے سارہ سے اور جمہور اس پر ہیں کہ سارہ پیغمبر نہ تھیں۔

۳۱۰۹ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى أَوْ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۳۱۰۹ ـ ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مارنے گرگٹ کے اور تھا وہ پھونکتا ابراہیم علیہ السلام پر۔

فائدہ: بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ گرگٹ بہرہ ہے اور نہیں داخل ہوتا اس مکان میں جس میں زعفران ہو اور وہ حاملہ ہوتا ہے اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو زمین کوئی جانور نہ تھا مگر کہ آگ کو بجھاتا تھا مگر گرگٹ کہ وہ اس کو پھونکتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مارنے کا حکم کیا۔ (فتح)

۳۱۱۰ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُوْلُوْنَ ﴿لَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ بِشِرْكٍ أَوَلَمْ تَسْمَعُوْا إِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾.

۳۱۱۰ ـ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا ان کو قیامت کے دن امن امان ہے تو اصحاب نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم نہیں کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا مطلب یوں نہیں جیسا تم کہتے ہو یعنی بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم یعنی شرک کو نہ ملایا کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک کرنا بڑا ظلم ہے۔

فائدہ: اسماعیلی نے کہا کہ یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں اس واسطے کہ اس میں ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے کچھ چیز نہیں اور پوشیدہ رہی اس پر یہ بات کہ وہ حکایت ہے قول ابراہیم علیہ السلام کے سے یعنی یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکایت کیا ہے اس واسطے کہ جب فارغ ہوا اللہ تعالیٰ نے حکایت قول ابراہیم علیہ السلام کے سے بیچ ستاروں اور سورج اور چاند کے تو ذکر کیا جھگڑا قوم اس کی کا واسطے اس کے پھر اس کے بعد کہا و تلك حجتنا آتيناها ابراهيم على قومه اور علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ یہ آیت ابراہیم علیہ السلام اور اس کی قوم کے حق میں اتری۔ (فتح)

بَابٌ ﴿يَزِفُّونَ﴾ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ

باب ہے اس بیان میں کہ یزفون کا معنی ہے جلد چلنا

۳۱۱۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْأٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهُ مِنَ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلٰى مُوْسٰى تَابَعَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ جمع کرے گا قیامت کے دن پہلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں پس سنایا گا ان کو بلانے والا اور پہنچے گی ان کو آنکھ یعنی ہر ایک کی کلام کو تمام خلقت سنے گی اور ہر ایک آدمی تمام خلقت کو دیکھے گا اور قریب ہو گا ان سے آفتاب پس ذکر کی حدیث شفاعت کی تو سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے پس کہیں گے کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اس کا جانی دوست ہے زمین سے اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے جھوٹ ذکر کریں گے اور کہیں گے نفسی نفسی تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

فائدہ: اور غرض اس سے قول اہل موقف کا ہے واسطے ابراہیم علیہ السلام کے کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اس کا دوست جانی ہے زمین سے۔

تنبیہ: بعض روایتوں میں یہ بات بغیر ترجمہ کے ہے پس یہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اس کا پہلے باب سے واضح ہے اس واسطے کہ یہ قصہ ابراہیم علیہ السلام کے ترجمہ سے ہے اور لیکن تفسیر یَزِفُّوْنَ کی قرآن سے پس تحقیق وہ جملے قصے ابراہیم علیہ السلام کے سے ہے ساتھ قوم اپنی کے جب کہ اس نے بت توڑ ڈالے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس آگے بڑے جلدی کرتے ہوئے طرف اس کے اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ان کے بتوں کی طرف پھرے تو

دیکھا کہ وہ بت ایک بڑے بت خانے میں ہیں اور دروازوں کے سامنے ایک بڑا بت ہے تو ناگہاں ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ کافروں نے بتوں کے آگے کھانا رکھا اور کہا کہ جب ہم پلٹ کر آئیں گے تو ہم پائیں گے کہ بتوں نے اس میں برکت کی ہوگی پھر ہم اس کو کھائیں گے سو ابراہیم علیہ السلام نے جب ان کی طرف نظر کی تو کہا کہ کیا ہے واسطے تمہارے کہ تم نہیں کھاتے تو ابراہیم علیہ السلام نے لوہا لے کر ہر بت کو چیر ڈالا پھر کلہاڑی کو بڑے بت کے گلے میں لٹکایا پھر وہاں سے نکل آئے پھر جب وہ پلٹ کر آئے تو ابراہیم علیہ السلام کے جلانے کے واسطے لکڑیاں جمع کرنے لگے یہاں تک کہ بیمار عورت بھی کہتی تھی کہ اگر اللہ نے مجھ کو صحت دی تو میں بھی ابراہیم علیہ السلام کے واسطے لکڑیاں جمع کروں گی پھر جب انہوں نے اس کی لکڑیاں جمع کیں اور بہت لکڑیاں جمع کیں اور اس کے جلانے کا ارادہ کیا تو کہا آسمان اور زمین اور پہاڑوں اور فرشتوں نے کہ اے ہمارے رب تیرا دوست جلایا جاتا ہے اللہ نے فرمایا کہ مجھ کو معلوم ہے اور اگر تم کو بلائے تو تم اس کی مدد کرنا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے الٰہی تو اکیلا ہے آسمان میں اور میں اکیلا ہوں زمین میں نہیں زمین میں کوئی سوا میرے جو تیرا عبادت کرتا ہو کافی ہے مجھ کو اللہ اور اچھا ہے کارساز اور میں گمان کرتا ہوں اگر ترجمہ محفوظ ہو تو اشارہ کیا ہے بخاری رحمہ اللہ نے طرف اس قدر کے پس یہ مناسب ہے ان کے قول کو کہ تو اللہ کا دوست ہے زمین میں۔ (فتح)

۳۱۱۲ ۔ حَدَّثَنِیْ أَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمَاعِیْلَ لَوْلَا أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَیْنًا مَّعِیْنًا قَالَ الْأَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ أَمَّا كَثِیْرُ بْنُ كَثِیْرٍ فَحَدَّثَنِیْ قَالَ إِنِّیْ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِیْ سُلَیْمَانَ جُلُوْسٌ مَّعَ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فَقَالَ مَا هٰكَذَا حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلٰكِنَّهٗ قَالَ أَقْبَلَ إِبْرَاهِیْمُ بِإِسْمَاعِیْلَ وَأُمِّهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَام وَهِیَ تُرْضِعُهٗ مَعَهَا شَنَّةٌ لَّمْ یَرْفَعْهُ

۳۱۱۲ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ رحم کرے اسمٰعیل کی ماں پر یعنی ہاجرہ پر اگر وہ جلدی نہ کرتی تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ آیا ہے کہ متوجہ ہوئے ابراہیم علیہ السلام ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام اور ماں اس کی کے اور وہ اس کو دودھ پلاتی تھی اور اس کے ساتھ ایک مشک تھی لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو مرفوع نہیں کیا۔

ثُمَّ جَآءَ بِهَا إِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيْلَ.

٣١١٣ - وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَآءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيْلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلٰى سَارَةَ ثُمَّ جَآءَ بِهَا إِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَّلَيْسَ بِهَا مَآءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَّسِقَاءً فِيْهِ مَآءٌ ثُمَّ قَفّٰى إِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيْمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ أَللّٰهُ الَّذِيْ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذَنْ لَّا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ ﴿إِنِّيْ أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ

۳۱۱۳۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پہلے پہل عورتوں نے کمر بند پکڑا تو اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں کی طرف سے پکڑا ہے کہ اس نے کمر بند پکڑا تا کہ مٹائے نشان اپنے پاؤں کا سارہ پر پھر ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ کو اور اس کے بیٹے کو لائے اور وہ اس کو دودھ پلاتی تھی یہاں تک کہ اتار واپس خانے کعبے کے نزدیک درخت کے جو زمزم کے اوپر تھا مسجد حرام کی جگہ میں اور مکے میں اس دن کوئی آدمی نہ تھا اور نہ وہاں پانی تھا دونوں کو اس جگہ اتارا تو رکھی ان کے پاس ایک تھیلی جس میں کھجوریں تھیں اور ایک مشک جس میں پانی تھا پھر ابراہیم علیہ السلام پیٹھ دے کر چلے تو اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں ان کے پیچھے چلی پس کہا اس نے کہ اے ابراہیم علیہ السلام تو کہاں جاتا ہے اور ہم کو اس میدان میں چھوڑے جاتا ہے جس میں نہ کوئی غمخوار ہے اور نہ کچھ چیز سو ہاجرہ نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ بات کئی بار کہی پر انہوں اس کو مڑ کر نہ دیکھا پھر ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم کیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہاں ہاجرہ نے کہا کہ اب اللہ تعالیٰ ہم کو ضائع نہ کرے گا پھر پھر آئے اور ابراہیم علیہ السلام چلے یہاں تک کہ جب ٹیلے کے پاس پہنچے جس جگہ کہ وہ ان کو نہ دیکھتی تھیں تو اپنے منہ کو قبلے کے سامنے کیا پھر دعا کی ساتھ ان کلموں کے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ اے رب میں نے بسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان میں جہاں کھیتی نہیں تیرے ادب والے گھر کے پاس یہاں تک کہ لشکروں کو پہنچے اور اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ دینے لگی اور اس پانی سے پانی پینے لگی یہاں تک کہ مشک کا پانی تمام ہو گیا اور اس کو اور اسکے بیٹے کو پیاس لگی اور اس کو

عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُوْنَ﴾
وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيْلَ
وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا
فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ
تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوّٰى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ
كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا
أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيْهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ
ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى أَحَدًا
فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى إِذَا
بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ
سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى
جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ
عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ
أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ
عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ
تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا
فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ
فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ
بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَآءُ
فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا
وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَآءِ فِيْ سِقَائِهَا وَهُوَ
يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ

دیکھنے لگی کہ پیاس کے مارے زمین پر لیٹتے ہیں تو ہاجرہ چلی
واسطے برا جاننے اسباب کے کہ اسمٰعیل علیہ السلام کو امتحان میں
دیکھے تو پایا اس نے صفا کو قریب تر پہاڑ زمین میں جو اس کے
پاس تھا تو اس پر کھڑی ہوئیں پھر میدان کی طرف منہ کر کے
دیکھنے لگی کہ کیا کسی کو دیکھتی ہے یعنی تا کہ کوئی آدمی نظر آئے سو
اس نے کسی کو نہ دیکھا تو صفا سے اتری یہاں تک کہ جب
میدان میں پہنچی تو اپنے کرتے کا کنارہ اٹھایا پھر دوڑی جیسے
مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ میدان سے آگے
بڑی پھر مروہ پہاڑ پر آئی اور اس پر کھڑے ہو کر نظر کی کہ کیا
کسی کو دیکھتی ہے سو اس نے کسی کو نہ دیکھا تو اس نے سات
بار اسی طرح کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پس اس واسطے لوگ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے
ہیں پھر جب وہ مروہ پر چڑھی تو اس نے ایک آواز سنی تو کہا کہ
چپ رہ ارادہ کرتی تھی اپنے تئیں پس تکلف کیا سننے میں پھر
دوسری بار بھی آواز سنی تو کہنے لگی کہ تحقیق تو نے اپنی آواز سنائی
اگر تیرے پاس فریاد رسی ہے تو فریاد سن تو ہاجرہ نے ناگہاں
فرشتہ دیکھا نزدیک جگہ زمزم کے سو فرشتے نے اپنا ٹخنہ یا پر
زمین پر مارا یہاں تک کہ پانی ظاہر ہوا تو اس کو حوض کی طرح
بنانے لگی اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کرنے لگی یعنی پانی کے
گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تا کہ پانی بہہ نہ جائے اور پانی سے
چلو بھر بھر مشک میں ڈالنا شروع کیا اور وہ جوش مارتا تھا بعد چلو
بھرنے کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ رحم کرے اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں پر کہ اگر چھوڑتی زمزم
کو یا یوں فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری
چشمہ ہو جاتا تو ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ دیا پھر

إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ
تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا
قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا
الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ
اللّٰهِ يَبْنِيْ هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوْهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا
يُضِيْعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ
الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَأْخُذُ عَنْ
يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ
بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ
جُرْهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَآءٍ فَنَزَلُوْا فِيْ
أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَآئِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا إِنَّ
هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَآءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا
الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَآءٌ فَأَرْسَلُوْا جَرِيًّا أَوْ
جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَآءِ فَرَجَعُوْا
فَأَخْبَرُوْهُمْ بِالْمَآءِ فَأَقْبَلُوْا قَالَ وَأُمُّ
إِسْمَاعِيْلَ عِنْدَ الْمَآءِ فَقَالُوْا أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا أَنْ
نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَا حَقَّ
لَكُمْ فِي الْمَآءِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى
ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْإِنْسَ
فَنَزَلُوْا وَأَرْسَلُوْا إِلٰى أَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ
حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ
الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ
وَأَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ
امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ فَجَآءَ

فرشتے نے اس سے کہا کہ تو ہلاک ہونے کا خوف نہ کر اس
واسطے کہ بیشک اس جگہ اللہ کا گھر ہے اس کو یہ لڑکا اور اس کا
باپ بنائے گا اور بیشک اللہ نہ ضائع کرے گا اس کے رہنے
والوں کو اور تھا خانہ کعبہ اونچا زمین سے مانند ٹیلے کے آتی تھی
اس کو لہر پانی کی پس گزرتی تھی اس کے دائیں اور بائیں سے
یعنی جب برسات میں پانی زور سے بہتا تھا تو پانی خانہ کعبہ
کے اوپر نہ چڑھتا تھا دائیں بائیں بہ جاتا تو ہاجرہ مدت تک
رہی کہ پانی پیتی تھی اور اپنے لڑکے کو دودھ دیتی تھی یہاں تک
کہ جرہم کا ایک گروہ ان پر گزرا اس حال میں کہ متوجہ ہونے
والے تھے کداء کی راہ سے تو وہ مکے کی نوان میں اترے تو
انہوں نے دیکھا کہ ایک پرندہ گھومتا ہے سو انہوں نے کہا کہ
بیشک یہ جانور البتہ پانی پر گھومتا ہے ہمارا اترنا اس میدان میں
ہے اور اس میں پانی نہیں سو انہوں نے ایک یا دو ایلچی بھیجے تو
ناگہاں انہوں نے پانی دیکھا سو وہ پلٹ آئے اور ان کو پانی
کی خبر دی تو وہ آگے بڑھے اور اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں پانی کے
پاس تھی تو انہوں نے کہا کہ کیا تو ہم کو اجازت دیتی ہے کہ ہم
تیرے پاس اتریں اس نے کہا ہاں لیکن پانی میں تمہارا کچھ حق
نہیں انہوں نے کہا اچھا تو پائی یہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں نے عین
مراد اپنی اور وہ رفیق چاہتی تھی تو وہ اس کے پاس اترے اور
اپنے گھر والوں کو بلا بھیجا تو وہ بھی ان کے ساتھ آ اترے
یہاں تک کہ جب مکے میں چند گھر والے ہوئے اور
اسمٰعیل علیہ السلام جوان ہوئے اور ان سے عربی زبان سیکھی اور تھا وہ
عمدہ تر ان میں محبوب تر جبکہ جوان ہوا سو جب وہ بالغ ہوا تو
انہوں نے اس کو اپنی قوم سے ایک عورت بیاہ دی اور
اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں یعنی ہاجرہ مر گئیں تو آئے ابراہیم علیہ السلام

إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُو

بعد اس کے کہ نکاح کیا اسمٰعیل علیہ السلام نے اس حال میں کہ اپنی چھوڑی چیز کو ڈھونڈتے تھے یعنی اپنی بیوی اور بیٹے کو تو انہوں نے اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ پایا تو اس کی عورت سے اس کا حال پوچھا تو عورت نے کہا کہ وہ ہمارے واسطے روزی کی تلاش میں نکلا ہے پھر ابراہیم علیہ السلام نے اس عورت سے ان کی معاش اور گزران کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ ہم برے حال میں ہیں ہم تنگی اور سختی میں ہیں اور اس نے ان کے پاس شکایت کی ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تیرا خاوند آئے تو اس کو میری طرف سے سلام کرنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈال پھر جب اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو گویا انہوں نے کسی چیز کے نشان کو پایا یعنی اپنے باپ کی خوشبو پائی تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا ان کی عورت نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسا ایسا یعنی ایسی ایسی شکل صورت کا ہمارے پاس آیا تھا سو اس نے ہم سے تیرا حال پوچھا تو میں نے اس کو خبر دی تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہاری گزران کا تو میں نے اس کو خبر دی کہ ہم تنگی اور سختی میں ہیں اور اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ اس نے تجھ کو کچھ وصیت بھی کی تھی عورت نے کہا ہاں اس نے مجھ کو حکم کیا تھا کہ اس پر سلام پڑھنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈال اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ میرا باپ تھا اور بیشک اس نے مجھ کو حکم کیا کہ میں تجھ کو چھوڑ دوں جا اپنے لوگوں میں جا مل تو اسمٰعیل علیہ السلام نے اس کو طلاق دی اور ان میں سے اور عورت سے نکاح کیا پھر توقف کیا اس نے ابراہیم علیہ السلام نے جب تک کہ اللہ نے چاہا پھر اس کے بعد ان کے پاس آئے اور اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ پایا اور ان کی بیوی کے پاس گئے تو اس سے

عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ فَإِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهٗ أَنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلٰى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَآءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا

اس کا حال پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارا اور پوچھا ان سے حال ان کی معاش اور گزران کا تو اس نے کہا کہ ہم خیر اور فراخی میں ہیں یعنی ہم آسودہ ہیں اور اس نے اللہ کی تعریف کی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا ہے کھانا تمہارا اس نے کہا گوشت فرمایا اور کیا ہے پینا تمہارا اس نے کہا کہ پانی کہا الٰہی برکت کر واسطے ان کے گوشت اور پانی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت وہاں اناج نہ تھا اور اگر ان کے واسطے ہوتا تو اس میں بھی برکت کی دعا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس نہیں کفایت کرتا ساتھ گوشت اور پانی کے کوئی بغیر مکے کے مگر کہ وہ اس کو موافق نہیں یعنی اگر کوئی کچھ مدت فقط گوشت اور پانی پر گزارہ کرے اور ان کے سوا اور کچھ اناج نہ کھائے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے یا طبیعت کو ان سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے لیکن جو لوگ مکے میں رہتے ہیں وہ اگر فقط ان دونوں کے ساتھ گزارہ کریں اور کچھ نہ کھائیں تو نہ وہ بیمار ہوتے ہیں اور نہ ان کو ان سے نفرت ہوتی ہے اگرچہ ساری عمر انہیں دونوں کو کھا کھا کر گزاریں اور کچھ نہ کھائیں اور یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا اثر ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا پس جب تیرا خاوند آئے تو اس کو سلام کرنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھ پھر اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو کہا کہ کیا کوئی تمہارے پاس آیا تھا ان کی عورت نے کہا ہاں آیا ہمارے پاس ایک بوڑھا خوبصورت اور اس نے ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی سو اس نے مجھ سے تیرا حال پوچھا تو میں نے اس کو خبر دی پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہاری معاش کا تو میں نے اس کو خبر دی کہ ہم خیر میں ہیں اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ اس نے تجھ کو کچھ وصیت بھی کی تھی اس نے کہا کہ ہاں وہ تجھ کو سلام کہتا تھا اور حکم کرتا تھا کہ

يَقُوْلَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾.

اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھ اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ میرا باپ تھا اور تو چوکھٹ ہے اس نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تجھ کو اپنے پاس نگرانی میں رکھوں پھر دیر کی اس نے ابراہیم علیہ السلام نے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر اس کے بعد آئے اور اسمٰعیل علیہ السلام اپنا تیر درست کرتے تھے تلے ایک درخت کے نزدیک زمزم کے سو جب اسمٰعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان کی طرف کھڑے ہوئے تو دونوں نے کیا جیسے باپ بیٹے کے ساتھ کرتا ہے اور بیٹا باپ کے ساتھ یعنی معانقہ اور مصافحہ وغیرہ پھر کہا اے اسمٰعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایک کام کا حکم کیا ہے پس اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا پس کرو جو تمہارے رب نے تم کو حکم کیا ہے کہا اور تو میری مدد کر اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا اور میں تیری مدد کروں گا کہا پس اللہ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ اس جگہ ایک گھر بناؤں اور اشارہ کیا طرف ایک ٹیلے اونچے کے بنا کر دن میں اس کے گرد پس نزدیک اس کے اٹھائیں دونوں نے بنیادیں گھر کی سو اسمٰعیل علیہ السلام نے پتھر لانا شروع کیا اور ابراہیم علیہ السلام بنانے لگے یہاں تک کہ جب بنا بلند ہوئی تو اسمٰعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور اس کو ابراہیم علیہ السلام کے واسطے رکھا تو ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہوئے اور وہ بناتے تھے اور اسمٰعیل علیہ السلام ان کو پتھر دیتے تھے اور دونوں کہتے تھے کہ اے رب ہمارے قبول کر ہم سے تو ہی ہے اصل سنتا جانتا سو وہ دونوں بنانے لگے یہاں تک کہ بیت اللہ کے گرد گھومتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ اے ہمارے رب قبول کر ہم سے تو ہی اصل سنتا جانتا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ سب سے پہلے اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں نے کمر بند بنایا تو اس کا سبب یہ تھا کہ سارہ نے ہاجرہ کو ابراہیم علیہ السلام کے واسطے بخش دیا تھا پس حاملہ ہوئیں ہاجرہ ابراہیم علیہ السلام سے ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام کے پھر جب ہاجرہ نے

اسمٰعیل علیہ السلام کو جنا تو سارہ کو اس سے غیرت آئی تو اس نے قسم کھائی کہ البتہ میں اس کے تین اعضاء کاٹ ڈالوں گی تو ہاجرہ نے کمر بند پکڑا اور اس کو اپنی کمر میں باندھ کر بھاگی اور اپنے تہبند کا دامن ڈھیلا چھوڑا تا کہ اس کے قدم کا نشان سارہ پر مٹ جائے اور کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی سفارش کی اور کہا کہ کھول دے اپنی قسم کو بایں طور کہ اس کے کانوں میں سوراخ کر اور کہتے ہیں کہ سارہ کو نہایت غیرت آئی پس نکلے ابراہیم علیہ السلام ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام کے اور ماں اس کی کے طرف کے کے واسطے اس کے اور اسمٰعیل علیہ السلام اس وقت دو برس کے تھے اور یہ جو کہا کہ تھا خانہ کعبہ مانند ٹیلے کے اور ایک روایت میں ہے کہ جب نوح علیہ السلام کا طوفان آیا تو کعبہ اٹھایا گیا یعنی کسی کو اس کا اٹھانا معلوم نہ رہا کہ کہاں ہے پس تھے پیغمبر علیہ السلام حج کرتے اس کا اور نہ جانتے اس کو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی جگہ معلوم کرائی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس کو کعبے کے بنانے کا حکم کیا پس بنا کیا آدم علیہ السلام نے پھر حکم کیا اس کو ساتھ طواف کے اور کہا کہ تو اول آدمیوں کا ہے اور یہ اول گھر ہے جو رکھا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے اس کو فرشتوں نے بنایا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے اس کو شیث علیہ السلام نے بنایا تھا اور یہ جو کہا کہ پس تھی ہاجرہ اسی حال پر تو اس میں اشارہ ہے کہ وہ صرف زمزم کے پانی پر گزران کرتی تھی پس کفایت کرتا تھا وہ اس کو کھانے اور پینے سے اور یہ جو کہا کہ اسمٰعیل علیہ السلام نے ان سے عربی زبان سیکھی تو اس میں اشارہ ہے کہ اس کی اور اس کی ماں کی زبان عربی نہ تھی اور جرہم کی زبان عربی تھی اور ابن تین نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ ذبیح اللہ اسحاق ہے اس واسطے کہ مامور بالذبح ذبح کے وقت بالغ نہ ہوا تھا اور اس حدیث میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کو چھوڑا تو اس وقت وہ شیر خوار تھے اور جب اس کے پاس پھر آئے تو اس وقت اسمٰعیل علیہ السلام نے نکاح کیا ہوا تھا اور اگر ذبح کا حکم ان کے حق میں ہوتا تو البتہ حدیث میں مذکور ہوتا اور شیر خوارگی اور نکاح کے زمانے کے درمیان حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے پاس کے میں نہیں آئے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ حدیث میں اس کی نفی نہیں کہ وہ اس کے درمیان کبھی نہیں آئی پس احتمال ہے کہ اس کے درمیان بھی کبھی آئے ہوں اور اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کے ساتھ حکم کیے گئے ہوں اور یہ بات حدیث میں مذکور نہ ہوئی ہو میں کہتا ہوں کہ اور حدیث میں آچکا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام دونوں زمانوں کے درمیان بھی اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس آتے رہے ہیں چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ہر مہینے میں ہاجرہ کے پاس آیا کرتے تھے ایک براق پر صبح کو سوار ہو کر کے میں آتے تھے اور پھر دو پہر کو شام میں اپنے گھر میں جاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے اور یہ جو کہا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈال تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح ہے یہ کہ ہو یہ لفظ طلاق کے کنایات سے پس اگر کوئی کہے کہ میں نے اپنی چوکھٹ کو بدل ڈالا اور نیت کرے ساتھ اس کے طلاق کی تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام کے دوسری بیوی کے پاس آئے تو اس نے ان کا سر دھویا اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنا قدم

مقام پر رکھا سو اس وقت سے اس میں ان کی ایڑھی کا نشان پڑ گیا اور یہ جو کہا کہ دونوں نے خانے کعبے کی بنیادیں اٹھائیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہی تھیں بنیادیں گھر کی پہلے اس کے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے بنیاد اٹھائی اور ایک روایت میں ہے کہ خانے کعبے کی بنیادیں ساتویں زمین میں تھیں اور یہ جو کہا کہ اسمعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اتارا گیا اس پر حجر اسود اور مقام پس ابراہیم علیہ السلام مکان پر کھڑے ہو کر بنانے لگے اور اس کو اونچا کرنے لگے پھر اس جگہ میں پہنچے جس جگہ کہ حجر اسود ہے تو حجر اسود کو یہاں رکھا اور مقام کو اٹھا کر خانے کعبے کے ساتھ ملا کر رکھا پھر جب ابراہیم علیہ السلام خانے کی بنا سے فارغ ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے ان کو حج کا طریقہ سکھایا اور ایک روایت میں ہے کہ حجر اسود ہند میں تھا اور تھا موتی سفید۔ (فتح)

٣١١٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيْمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمَاعِيْلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيْلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيْهَا مَآءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيْمُ إِلٰى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَّرَائِهِ يَا إِبْرَاهِيْمُ إِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ إِلَى اللّٰهِ قَالَتْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الْمَآءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ أُحِسُّ أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا فَلَمَّا

٣١١٤۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب واقع ہوا درمیان ابراہیم علیہ السلام کے اور ان کے بیوی سارہ کے جو کچھ کہ تھا یعنی جھگڑا تو ابراہیم علیہ السلام اسمعیل علیہ السلام اور اس کی ماں کو لے نکلے اور ان ساتھ ایک مشک تھی جس میں پانی تھا تو اسمعیل علیہ السلام کی ماں نے اس مشک سے پانی پینا شروع کیا تو اس کا دودھ اس کے لڑکے پر اترتا تھا یہاں تک کہ مکے میں آئے اور اس کو ایک درخت کے پاس اتارا پھر ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ گئے یعنی ملک شام میں تو پیچھے لگی اس کے ماں اسمعیل علیہ السلام کی یہاں تک کہ جب کداء میں پہنچے تو اس نے ابراہیم علیہ السلام کو پیچھے سے پکارا کہ اے ابراہیم علیہ السلام ہم کو کس کے پاس چھوڑے جاتے ہو کہا اللہ کے پاس ہاجر علیہا السلام نے کہا کہ میں اللہ کے ساتھ راضی ہوں پھر پلٹ آئیں اور مشک سے پانی پینے لگیں اور اترتا تھا ان کا دودھ ان کے لڑکے پر یہاں تک کہ جب پانی تمام ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نالے میں جا کر نظر کروں تو شاید کسی کو دیکھوں سو جا کر صفا پہاڑ پر چڑھیں سو نظر کی اور مکرر نظر کی کہ کسی کو دیکھے سو انہوں نے کسی کو نہ دیکھا پھر جب میدان میں پہنچیں تو دوڑ کر مروہ پر آئیں تو انہوں نے اسی طرح کیا پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں جاؤں

بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ تَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهٖ كَأَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ أُحِسُّ أَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتْ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا حَتّٰى أَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهٖ هٰكَذَا وَغَمَزَ عَقِبَهٗ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَآءُ فَدَهَشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِزُ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَآءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَآءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا قَالَ فَمَرَّ نَاسٌ مِّنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الْوَادِيْ فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوْا ذَاكَ وَقَالُوْا مَا يَكُوْنُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلٰى مَآءٍ فَبَعَثُوْا رَسُوْلَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَآءِ فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوْا يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا أَنْ نَّكُوْنَ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيْهِمْ امْرَأَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهٗ بَدَا لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِأَهْلِهٖ إِنِّيْ مُطَّلِعٌ تَرِكَتِيْ قَالَ فَجَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ

اور دیکھوں کہ لڑکے کا کیا حال ہے تو بہتر ہوگا پس گئیں اور دیکھا پس ناگہاں وہ اپنے حال پر ہے جیسے وہ فریاد کرتا ہے واسطے موت کے پس ان کے نفس نے ان کو ٹھہرنے نہ دیا کہ اس کو موت کی حالت میں دیکھیں پھر کہا انہوں نے کہ اگر میں جا کر نظر کروں تو بہتر ہوگا شاید کہ کسی کو دیکھوں سو جا کر صفا پر چڑھیں سو نظر کی اور مکرر نظر کی سو انہوں نے کسی کو نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام کیے سات پھیرے پھر اس نے کہا کہ اگر میں جا کر لڑکے کا حال دیکھوں تو خوب ہو تو ناگہاں اس نے ایک آواز سنی تو اس نے کہا کہ اگر تیرے پاس خیر ہے تو فریاد سن تو اچانک انہوں نے دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تو اس نے اپنی ایڑی اس طرح زمین پر ماری اور اشارہ کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ایڑی سے زمین پر پس پھوٹ نکلا پانی پس خوف ہوا اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں کو مبادا پانی بہ جائے تو زمین کھودنے لگیں تا کہ پانی جمع رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہاجرہ اس کو چھوڑتی تو زمزم ایک چشمہ جاری ہو جاتا سو ہاجرہ اس پانی سے پینے لگیں اور ان کا دودھ ان کے لڑکے پر اترتا تھا پس گزرے چند لوگ قوم جرہم کے نالے میں تو ناگہاں انہوں نے ایک جانور دیکھا تو گویا کہ انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ نہیں ہوتا ہے جانور مگر پانی پر تو انہوں نے اپنے ایلچی کو بھیجا سو اس نے نظر کی تو ناگہاں اس نے دیکھا کہ پانی ہے تو اس نے آ کر ان کو خبر دی سو وہ اس کے پاس آئے اور کہا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں کیا ہمکو اجازت دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس بسیں سو اس کا بیٹا بالغ ہوا تو ان میں ایک عورت سے نکاح کیا پھر ظاہر ہوا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا واسطے گھر والوں کے کہ میں جانے والا ہوں

فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ إِذَا جَآءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جَآءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ أَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَآءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَآءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَآءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ وَّرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَّهُ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَآءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَنْ نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾.

طرف اپنے چھوڑے ہوؤں کی تا کہ ان کا حال معلوم کروں تو ابراہیم علیہ السلام آئے اور سلام کیا پھر کہا کہ اسمعیل علیہ السلام کہاں ہیں تو ان کی عورت نے کہا کہ شکار کو گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب آئے تو اس کو کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈال پھر جب اسمعیل علیہ السلام آئے تو اس نے ان کو خبر دی تو اسمعیل علیہ السلام نے کہا کہ چوکھٹ تو ہے پس جا اپنے گھر والوں کے پاس پھر ابراہیم علیہ السلام کے واسطے ظاہر ہوا تو اپنے اہل سے کہا کہ میں معلوم کرنے والا ہوں اپنے چھوڑے ہوؤں کو سو آئے اور کہا کہ اسمعیل علیہ السلام کہاں ہے تو ان کی عورت نے کہا کہ شکار کو گئے ہیں پھر اس عورت نے کہا کہ کیا تم نہیں اترتے پس کھاؤ اور پیو سو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیا ہے کھانا تمہارا اور پینا تمہارا اس نے کہا کہ کھانا ہمارا گوشت ہے اور پینا ہمارا پانی ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے الٰہی برکت کر ان کے کھانے میں اور پینے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو برکت مکے والوں کے کھانے پینے میں ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی تاثیر ہے پھر تحقیق ظاہر ہوا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا اپنے گھر والوں سے کہ میں معلوم کرنے والا ہوں حال اپنے چھوڑے ہوؤں کا پس آئے پس پایا اسمعیل علیہ السلام کو پاس زمزم کے کہ اپنے تیر کو درست کرتے تھے پس کہا کہ اے اسمعیل علیہ السلام بیشک تیرے رب نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں اس کا گھر بناؤں انہوں نے کہا کہ کہا مانیں اپنے رب کا کہا کہ حکم کیا ہے مجھ کو اس نے یہ کہ تم مجھ کو اس پر مدد کرو اسمعیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اب کروں گا یا اس مطلب کا کوئی اور لفظ کہا سو دونوں کھڑے ہوئے تو ابراہیم علیہ السلام نے بنانا شروع کیا اور اسمعیل علیہ السلام ان کو پتھر دینے لگے اور کہتے تھے کہ اے رب ہمارے قبول کر ہم سے بیشک

تو ہے سنتا جانتا یہاں تک کہ بنیاد بلند ہوئی اور ابراہیم علیہ السلام ضعیف ہوئے اوپر اٹھانے پتھروں کے پس کھڑے ہوئے ابراہیم علیہ السلام مقام کے پتھر پر اور اسمعیل علیہ السلام ان کو پتھر دینے لگے اور کہنے لگے اے رب ہمارے قبول کر ہم سے بیشک تو ہے اصل سنتا جانتا۔

٣١١٥ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ.

٣١١٥ ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون مسجد ہے جو زمین میں پہلے بنائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانے کعبے کی مسجد میں نے کہا کہ پھر کون فرمایا کہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد میں نے کہا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا کہ چالیس برس کا پھر جس جگہ تجھ کو نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ پس تحقیق ثواب اس میں ہے یعنی نماز پڑھنے میں جب کہ اس کا وقت ہو۔

فائدہ: ابن جوزی نے کہا کہ اس میں اشکال ہے اس واسطے کہ خانے کعبے کو ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ہے اور بیت المقدس کو سلیمان علیہ السلام نے بنایا ہے اور ان دونوں کے درمیان ہزار برس سے زیادہ کا فاصلہ ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اول بنا کے اور رکھنے بنیاد مسجد کے اور نہیں ہے ابراہیم علیہ السلام جس نے پہلے کعبہ بنایا ہو اور نہ سلیمان علیہ السلام جس نے پہلے بیت المقدس بنایا ہو پس تحقیق روایت کی ہم نے کہ پہلے کعبے کو آدم علیہ السلام نے بنایا تھا پھر اس کی اولاد زمین میں پھیل گئی پس جائز ہے کہ بعضوں نے بیت المقدس کی وضع رکھی ہو پھر بنایا کعبے کو ابرہیم علیہ السلام نے ساتھ نص قرآن کے اور اسی طرح کہا قرطبی نے کہ حدیث نہیں دلالت کرتی ہے اس پر کہ ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے پہلے پہل ان کی بنیاد رکھی بلکہ یہ تجدید ہے واسطے اس چیز کے کہ بنیاد رکھی تھی ان کے غیر نے اور بیت المقدس کو مسجد اقصی اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ دور ہے خانے کعبے سے اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ نہ تھی سوائے اس کے کوئی جگہ عبادت کی اور بعض کہتے ہیں کہ واسطے دور ہونے اس کے کے گندیوں اور پلیدیوں سے۔ (فتح)

٣١١٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى

٣١١٦ ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑ احد نمود ہوا سو فرمایا کہ یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم سے محبت رکھتا ہے

الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں الٰہی بیشک ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرام کیا ہے اور میں حرام کرتا ہوں جو کچھ کہ مدینے کے دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر ہے۔

فائدہ: اور غرض اس سے ذکر ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور یہ کہ اس نے مکے کو حرام کیا اور اس کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

۳۱۱۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ.

۳۱۱۷ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جبکہ کعبہ بنایا تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پھر نہیں بناتے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں یوں ہی کرتا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نہیں گمان کرتا کہ چھوڑا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دونوں رکنوں کا جو حجر اسود کے پاس ہیں مگر یہ کہ نہیں تمام ہوا کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ بوسہ دینا دونوں رکنوں کو اسی وجہ سے ہے کہ وہ دونوں رکن اپنی اصلی بنیاد پر نہیں رہے۔

فائدہ: یہ حدیث حج میں گزر چکی ہے۔

۳۱۱۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۳۱۱۸ ۔ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ انہوں کہا کہ یاحضرت ﷺ ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود پڑھیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہو الٰہی رحم کر محمد پر اور اس کی بیویوں پر اور اس کی اولاد پر جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت کر محمد ﷺ پر اور اس کی بیویوں پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر بیشک تو تعریف کیا ہوا، بڑائی والا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح دعوات میں آئے گی اور غرض اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔

۳۱۱۹ ۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ

۳۱۱۹ ۔عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ مجھ کو ملا تو اس نے کہا کہ کیا میں تجھ کو ایک تحفہ نہ دوں جس کو میں نے حضرت ﷺ سے سنا ہے میں نے کہا کیوں نہیں تحفہ دے مجھ کو وہ چیز تو اس نے کہا کہ ہم نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ ہم کس طرح آپ ﷺ پر درود پڑھا کریں اے اہل بیت پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سکھایا ہے کہ تم آپ ﷺ کو کس طرح سلام کریں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ درود یوں کہا کرو الٰہی رحم کر محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا ہوا ، بڑائی والا ہے الٰہی برکت کر محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا ہوا

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اور بڑائی والا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح بھی دعوات میں آئے گی۔

۳۱۲۰ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

۳۱۲۰ ۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے تعویز کرتے تھے اور فرماتے تھے بیشک تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے واسطے ان کلموں کے ساتھ تعویز کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہوں میں وسیلے اللہ کی کلام کے جس کی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ کلمات سے مراد کلام اس کا ہے مطلق اور بعض کہتے ہیں کہ جو وعدہ کیا ہے اس نے ساتھ اس کے اور مراد ساتھ تامہ کے کامل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نافع اور بعض کہتے ہیں کہ شافعیہ اور بعض کہتے ہیں کہ مبارکہ اور بعض کہتے ہیں کہ قاضیہ جو جاری رہتی ہے اور بدستور رہتے ہیں اور نہیں رد کرتی ان کو کوئی چیز اور نہیں داخل ہوتا ان میں کوئی نقص اور عیب خطابی نے کہا کہ امام احمد نے اس سے استدلال کیا ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اور حجت پکڑتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پناہ پکڑتے تھے ساتھ مخلوق کے اور شیطان سے مراد عام ہے خواہ شیطان جن ہو انس اور عین لامہ سے مراد ہر بیماری اور آفت ہے جو آدمی کو لگتی ہے جنوں وغیرہ سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ﴾ الْآيَةَ ﴿لَا تَوْجَلْ﴾ لَا تَخَفْ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ اور احوال سنا ان کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا جب داخل ہوئے اس کے گھروں میں بولے سلام آخر آیت تک لا توجل لا تخف یعنی لا توجل کے معنی ہیں نہ خوف کر۔

فائدہ: اور ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا قصہ ابو حاتم نے مفصل بیان کیا ہے اور اس میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے تلا

ہوا بچھڑا ان کے آگے رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم کھانا نہیں کھاتے مگر قیمت سے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اس کے واسطے قیمت ہے انہوں نے کہا کہ اس کی کیا قیمت ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اس کے اول میں بسم اللہ اور اس کے آخر میں الحمد للہ کہنا تو جبرائیل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام کی طرف نظر کی پس کہا کہ لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا جانی دوست ٹھہرائے پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ کھاتے نہیں تو ان سے گھبرایا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے چار تھے جبرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام اور رفائیل علیہ السلام اور ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے بچھڑے پر اپنا پر مارا تو وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی ماں کے ساتھ جا ملا۔ (فتح)

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى﴾ الْآيَةَ.

اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے رب دکھا مجھ کو کیسے زندہ کرے گا تو مردے

۳۱۲۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ.

۳۱۲۱ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر شک کرنے کے لائق ہیں ابراہیم علیہ السلام سے جبکہ کہا کہ اے رب مجھ کو دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھ اس کا یقین نہیں ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیوں نہیں لیکن یہ تمنا اس واسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے اور اللہ رحم کرے لوط علیہ السلام پر کہ اس نے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑے اور اگر مجھ کو قید خانے میں دیر لگتی بقدر یوسف علیہ السلام کے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی اپنی براءت نہ چاہتا اس کے ساتھ چلا جاتا۔

فائدہ: اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ مراد کے ساتھ شک کے اس جگہ سو بعضوں نے تو اس کو ظاہر پر حمل کیا ہے اور کہا کہ یہ پیغمبر ہونے سے پہلے تھا اور طبری نے کہا کہ سبب حصول اس کے کا وسوسہ شیطان کا ہے لیکن اس نے قرار نہیں پکڑا اور انہیں ہلایا اس نے ایمان ثابت کو اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ایک گدھے کے مراد پر آئے جس کو درندے اور پرندے کھاتے تھے پس تعجب کیا انہوں نے اور کہا کہ اے رب ہم کو یقین ہے کہ تو ہم کو جمع کرے گا لیکن مجھ کو دکھلا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے اور بعض لوگ اس کی تاویل کرتے ہیں پس روایت کی طبری وغیرہ نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل یعنی دوست بنایا تو ملک الموت نے اجازت چاہی اللہ تعالیٰ سے کہ

ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری سنا دے پس اجازت دی واسطے اس کے اللہ نے پس ذکر کیا قصہ اس کا ساتھ اس کے بیچ کیفیت قبض کرے روح مومن اور کافر کے تو ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کرنے لگے کہ اے میرے رب دکھا مجھ کو کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے تا کہ مجھ کو یقین ہو کہ میں تیرا دوست ہوں یعنی یقین سے مراد خلیل ہونے کا یقین ہے تا کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے کہ میں تیرا خلیل ہوں اور عکرمہ سے روایت ہے کہ مراد یہ ہے کہ تا کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے اس کا کہ کافر جانتے ہیں کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ قدرت دی مجھ کو مردوں کے زندہ کرنے پر پس ادب کیا سوال میں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ زندہ کر مردے کو میرے ہاتھ پر اور بعض کہتے ہیں کہ مراد قلب سے ایک مرد صالح ہے جو اس کے ساتھ رہتا تھا اور یہ تاویل کسی بے علم نے کی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد مردوں سے دلوں کا زندہ کرنا ہے اور یہ تاویل بھی نہایت بعید تر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اطمینان نفس کا ہے ساتھ کثرت دلیلوں کے اور بعض کہتے ہیں کہ محبت مراجعت کے سوال ہیں پھر اختلاف ہے بیچ معنی قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ تر شک کرنے کے لائق ہیں سو بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم اشتیاق میں زیادہ تر ہیں طرف دیکھنے اس کے ابراہیم علیہ السلام سے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم کو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ شک نہیں تو ابراہیم علیہ السلام کو بطریق اولی نہ تھا یعنی اگر شک پیغمبروں کی طرف راہ پاتی تو البتہ تھا میں لائق تر ساتھ اس کے ان سے لیکن تم جانتے ہو کہ مجھ کو تو کچھ شک نہیں پر جان رکھو کہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی شک نہیں کیا اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع کی رو سے کہا یا پہلے اس سے کہ معلوم کرائے آپ کو اللہ کہ آپ ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ سبب اس حدیث کا یہ ہے کہ بعض لوگوں نے کہا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے شک کیا اور بعضوں نے کہا کہ شک نہیں کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض کہتے ہیں کہ مراد آپ کے اپنی قول نحن سے اپنی امت جس پر شک جائز ہے اور نکالنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے ساتھ دلالت عصمت کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ یہ چیز جس کو تم دیکھتے ہو کہ اس نے شک کیا میں اولی ہوں ساتھ اس کے اس واسطے کہ وہ شک نہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ طلب ہے واسطے زیادہ بیان کے اور ابن عطیہ نے کہا کہ لیکن یہ حدیث پس مبنی ہے اوپر نفی شک کے اور مراد ساتھ شک کے اس میں خطرات ہیں جو دل میں آتے ہیں اور ثابت نہیں رہتے اور اوپر شک اصطلاحی اور وہ توقف ہے درمیان دو امروں کے بغیر زیادتی ایک کے دوسرے پر تو وہ نفی کیا گیا ہے ابراہیم علیہ السلام سے قطعاً اس واسطے کہ بعید ہے وقوع اس کا اس شخص سے جس کے دل میں ایمان پکا ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے اس شخص سے جو پیغمبر ہوا اور نیز پس سوال جب واقع ہوا ساتھ کیف کے تو دلالت کرتا ہے اوپر حال شے موجود کے جو مقرر ہے نزدیک سائل اور مسئول کے جیسے کہ تو کہتا ہے کیف علم فلان پس کیف آیت میں سوال ہے ہیئت زندہ کرنے کے سے نہ نفس احیاء سے پس تحقیق وہ ثابت مقرر ہے اور ابن جوزی نے کہا کہ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ابراہیم علیہ السلام سے واسطے اس چیز کے کہ مشقت

پائی حضرت ﷺ نے اپنی قوم کی تکذیب سے اور ردان کے سے اوپر اس کے تعجب کرنے ان کے سے امر جی اٹھنے کے سے پس فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ یہ سوال کرو جو ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا واسطے عظیم ہونے اس چیز کے کہ جاری ہوتی ہے واسطے میرے ساتھ قوم اپنی کے جو قیامت اور زندہ کرنے مردوں کے منکر ہیں لیکن میں اس کا سوال نہیں کرتا اور عیاض نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے شک نہیں کیا اس میں کہ اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے لیکن ارادہ کیا اس نے اطمینان دل کا اور ترک جھگڑے کو واسطے مشاہدے احیاء کے پس حاصل ہوا واسطے اس کے علم الیقین سے طرف عین الیقین کے اور یہ جو کہا کہ میں قید خانے سے نکلنے میں جلدی کرتا تو یہ آپ نے بطور تواضع کے کہا اور تواضع کے بڑے درجے کو پست نہیں کرتی بلکہ زیادہ کرتی ہے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰي ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيْلَ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ﴾.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ یاد کر کتاب میں اسمٰعیل علیہ السلام کو کہ وہ وعدے کے پکے اور سچے تھے۔

۳۱۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَأَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

۳۱۲۲۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گزرے حضرت ﷺ بنی اسلم کی ایک قوم پر جو آپس میں تیر اندازی کرتے تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کروائے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد! یعنی اے عرب پس تحقیق باپ تمہارے یعنی اسمٰعیل علیہ السلام تھے تیرانداز اور میں فلانے کی اولاد کے ساتھ ہوں یعنی تم دونوں فریق سے میں ایک کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ بند کیے یعنی جن کے ساتھ حضرت ﷺ تھے ان کے مقابل میں جو تھے وہ تیر اندازی سے رک گئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تمہارے کہ تیر اندازی نہیں کرتے تو انہوں کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم کس طرح تیر اندازی کریں اور حالانکہ آپ ﷺ ان کے ساتھ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس کے بخاری رحمہ اللہ نے اس پر میں اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں کماسیاتی۔ (فتح)

بَابُ قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے بیان میں قصے اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کے باب میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

فائدہ: ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ جب ہاجرہ رضی اللہ عنہا اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ حاملہ ہوئیں تو سارہ کو غیرت آئی پس حاملہ ہوئیں ساتھ اسحاق کے تو دونوں نے ان کو ایک وقت میں جنا پس جوان ہوئے دونوں لڑکے اور بعض اہل کتاب سے اس کا خلاف منقول ہے اور یہ کہ ان کی پیدائش کے درمیان تیرہ برس کا فاصلہ ہے اور پہلی بات اولیٰ ہے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ﴾ الْآيَةَ.

یہ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کیا تم تھے حاضر جس وقت پہنچی یعقوب کو موت جب کہا اس نے اپنے بیٹوں کو آخر آیت تک۔

۳۱۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا.

۳۱۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے بزرگ تر لوگوں میں فرمایا ان میں زیادہ تر ڈرنے والا اللہ سے ان میں بزرگ تر ہے تو لوگوں نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس بزرگ تر لوگوں میں یوسف پیغمبر علیہ السلام پیغمبر کا بیٹا پیغمبر کا پوتا خلیل کا پڑوتا لوگوں نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو مجھ سے عرب کے خاندانوں کا حال پوچھتے ہو اصحاب نے کہا ہاں فرمایا جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں بہتر اور افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ دین میں ہشیار ہو جائیں اور اس میں سمجھ حاصل کریں۔

فائدہ: اور مناسبت اس حدیث کی واسطے ترجمہ کے جہت موافق ہونے حدیث کے سے آیت کو ہے بیچ سیاق نسب یوسف علیہ السلام کے پس تحقیق آیت بغل گیر ہے اس بات کو کہ خطاب کیا یعقوب نے اپنی اولاد کو نزدیک مرنے اپنے کے واسطے رغبت دلانے ان کے کے اوپر ثابت رہنے کے اسلام پر یعنی اسلام پر ثابت رہنا اور اس کی اولاد نے کہا کہ وہ عبادت کریں گے اس کے معبود کی اور اس کے باپ دادوں کے معبود کی اور یعقوب کی اولاد سے ایک یوسف علیہ السلام بھی

ہیں پس نص کی حدیث نے اوپر نسب یوسف علیہ السلام کے اور یہ کہ وہ یعقوب کا بیٹا اور اسحاق کا پوتا اور ابراہیم علیہ السلام کا پڑوتا ہے اور یہ کہ یہ چاروں پیغمبر ہیں اور پہلا جواب جہت شرافت کے سے ہے ساتھ نیک عملوں کے اور دوسرا جہت شرافت نسب صالح کے سے ہے اور کہا نون عرب کے سے یعنی ان کے اصلون سے جن کی طرف وہ منسوب ہے اور جن کے ساتھ فخر کرتے ہیں اور تشبیہ دی ان کو ساتھ خاندانوں کے واسطے ہونے ان کے کے ظرف شرافت کے جیسے کہ کانیں ظرف ہیں واسطے جواہر کے پھر یہ نسبت چار قسم ہے پس تحقیق افضل وہ ہے جس میں جاہلیت اور اسلام دونوں کی شرافت جمع ہو اور تھی شرافت ان کی جاہلیت میں ساتھ خصال محمودہ کے جہت ملائمت طبع کے سے اور نفرت اس کی سے خاص کر ساتھ منسوب ہونے کے طرف دادوں کی جو موصوف ہیں ساتھ اس کے پھر شرافت اسلام ہیں ساتھ خصال محمودہ کے شرعا پھر بلند تر مرتبے میں وہ شخص ہے جو اس کے ساتھ تفقه في الدين کو جوڑے اور اس کے مقابل وہ شخص ہے جو جاہلیت میں مشروف ادنی ہو اور بدستور رہا مشروف اسلام میں پس یہ ادنی مرتبہ ہے اور تیسرے قسم وہ ہے جو اسلام میں شریف ہیں اور دین میں بوجہ حاصل کے اور نہ تھا شریف جاہلیت میں اور اس سے کم ہے جو اس طرح ہو لیکن دین میں ہوشیار نہ ہو اور چوتھی قسم وہ ہے جو جاہلیت میں شریف ہو پھر اسلام میں مشروف ہو اپس یہ قسم اپنے پہلے قسم سے کم ہے پھر اگر دین میں ہوشیار ہو تو وہ اعلی رتبہ ہے شریف جاہل سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَآءِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے اور بھیجا ہم نے لوط علیہ السلام کو جب کہا اس نے اپنی قوم کو کیا تم کرتے ہو بے حیائی فساء مطر المنذرين تک۔

فائدہ: حضرت علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں اور تحقیق بیان کیا ہے اللہ نے قصہ اس کا ساتھ قوم اپنی کے سورۂ اعراف میں اور ہود میں اور شعراء میں اور نمل وغیرہ میں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے اغلام یعنی لونڈے بازی نکالی تھی لڑکوں سے بدفعلی کرتے تھے پس بلایا ان کو لوط علیہ السلام نے صرف توحید کے اور باز رہنے کے بے حیائی سے پس اصرار کیا انہوں نے اوپر اس کے اور ان میں سے کوئی اس کے ساتھ ایمان نہ لایا اور ان کے شہر کا نام سدوم تھا شام

کے ملک میں پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو بھیجا جبرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کو طرف ابراہیم علیہ السلام کے اور اس کے مہمان بنے پس ہوا جو بیان کیا ہے سورۂ ہود میں پھر متوجہ ہوئے طرف لوط علیہ السلام کے تو خوف کیا لوط علیہ السلام نے ان پر اپنی قوم سے اور چاہا کہ ان کی خبر ان سے پوشیدہ کرے تو چغلی کھائی ان پر اس کی بیوی نے تو اس کی قوم کے لوگ آئے اور اس کو جھڑکا ان کے خبر کے چھپانے پر اور گمان کیا انہوں نے کہ وہ اس پر ظفر یاب ہوئے پس ہلاک کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھ سے تو الٹ دیا جبرائیل علیہ السلام نے ان کے شہر کو بعد اس کے کہ نکلا ان میں سے لوط علیہ السلام ساتھ اپنے گھر والوں کے مگر عورت اس کی پس تحقیق وہ پیچھے رہی ساتھ قوم اپنی کے پس الٹ دیا جبرائیل علیہ السلام نے ان کے شہر کو ساتھ کنارے اپنے بازو کے پس ہو گئے وہ شہر اوپر نیچے اور ہو گئے ان کے مکان دریا کر بودار کہ نہ فائدہ اٹھایا جائے ساتھ پانی اس کے اور نہ ساتھ اس چیز کے کہ اس کے گرد ہے۔ (فتح)

٣١٢٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ.

٣١٢٤ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ مغفرت کرے لوط علیہ السلام کو کہ تحقیق وہ البتہ پناہ پکڑتا تھا مضبوط مکان میں۔

فائدہ: یعنی طرف اللہ کے یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے ﴿لو ان لی بکم قوة اذ آوی الی رکن شدید﴾ اور کہتے ہیں کہ لوط علیہ السلام کی قوم میں کوئی اس کا قریبی نہ تھا اور نسب میں کوئی ان میں سے اس کے ساتھ نہ ملتا تھا اس واسطے کہ وہ سدوم سے تھے اور ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی اصل عراق سے تھی پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو لوط علیہ السلام نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی پھر پیغمبر کر کے بھیجا اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کو طرف اہل سدوم کی پس کہا لوط علیہ السلام نے کہ اگر میرے واسطے برادری ہوتی تو میں ان سے مدد لیتا تا کہ دفع کرتے میرے مہمانوں سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿فَلَمَّا جَآءَ آلَ لُوْطِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ﴾ فَأَنْكَرَهُمْ وَ ﴿نَكِرَهُمْ﴾ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ ﴿يُهْرَعُوْنَ﴾ يُسْرِعُوْنَ دَابِرٌ آخِرٌ.

باب ہے اس بیان میں کہ پس جب آئے لوط علیہ السلام کے پاس وہ بھیجے ہوئے کہا اس نے کہ بیشک تم لوگ اوپرے ہو یعنی لوط علیہ السلام نے ان کو اجنبی پایا انکرهم ونکرهم واستنکرهم تینوں لفظوں کے معنی ایک ہیں يُهْرَعُوْنَ کے معنی ہیں دوڑتے دابر کے معنی ہیں آخر۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان دابر ہو لاء، یعنی آخر ان کا۔

صَيْحَةٌ هَلَكَةٌ ﴿لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ لِلنَّاظِرِيْنَ — صَيْحَةٌ کے معنی ہلاک کے ہیں۔ مُتَوَسِّمِيْنَ کے معنی ہیں دیکھنے والے

فائدہ: وہ تفسیر اس آیت کی ہے ان كانت الا صيحة واحدة اور میں نہیں پہچانتا وجہ داخل ہونے اس کے کی اس جگہ لیکن شاید اس نے اشارہ کیا ہو طرف اس آیت کے فاخذتهم الصيحة مشرقين۔ متوسمین سے مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان في ذلك لايات للمتوسمين ای متفكرين یعنی واسطے فکر کرنے والوں کے۔

﴿لَبِسَبِيْلٍ﴾ لَبِطَرِيْقٍ. — لَبِسَبِيْلٍ کے معنی ہیں طریق یعنی راہ

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے وانها لبسبيل مقيم۔

﴿بِرُكْنِهِ﴾ بِمَنْ مَّعَهُ لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ — بر کنہ کے معنی وہ لوگ ہیں کہ اس کے ساتھ ہوں اس واسطے کہ وہ اس کی قوت تھے

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے فتولى بركنه۔ یہ آیت فرعون کے حق میں ہے اس کو لوط علیہ السلام کے قصے سے کچھ تعلق نہیں یا بطور استطراد کے اس کو ذکر کیا ہے پس تحقیق وہ متعلق ہے ساتھ قوم لوط علیہ السلام کے۔ کیا ہے واسطے قول اس کے لوط علیہ السلام کے قصے میں آوی الی رکن شدید۔ (فتح)

﴿تَرْكَنُوْا﴾ تَمِيْلُوْا — تَرْكَنُوْا کے معنی ہیں جھکو تم

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولا تركنوا الى الذين ظلموا۔

۳۱۲۵ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾.

۳۱۲۵۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

فائدہ: یہ کلمہ سورۂ قمر میں لوط علیہ السلام کے قصے میں واقع ہوا ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِلٰى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحًا﴾ ﴿كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ الْحِجْرُ مَوْضِعُ ثَمُوْدَ.

یعنی بیان میں اس آیت کے کہ بھیجا ہم نے طرف قوم ثمود کے ان کے بھائی صالح کو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حجر والوں نے مرسلوں کو۔

فائدہ: حجر ثمود کی جگہ کا نام ہے اور وہ تبوک اور شام کے درمیان واقع ہے۔

وَأَمَّا ﴿حَرْثٌ حِجْرٌ﴾ حَرَامٌ

حرث کے معنی حرام ہیں

فائدہ: یہ تفسیر ہے اس آیت کی وقالوا هذه انعام وحرث حجرای حرام۔ اور اسی قبیل سے ہے یہ آیت ویقولون حجرا محجورا یعنی یہاں بھی حجر محجور کے معنی منع کی گئی چیز میں۔

وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَّحْجُوْرٌ وَّالْحِجْرُ كُلُّ بِنَآءٍ بَنَيْتَهُ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَّمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَاَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِّنْ مَّحْطُوْمٍ مِّثْلُ قَتِيْلٍ مِّنْ مَّقْتُوْلٍ.

یعنی جو چیز کہ منع کی گئی ہو اس کو بھی حجر کہتے ہیں۔ اور حجر ہر بناء ہے کہ تو اس کو بنا کرے اور وہ چیز کہ احاطہ کرے تو اس کو زمین کے ساتھ بناء کے پس وہ حجر ہے اور اسی قبیل سے نام رکھا گیا ہے حطیم کعبے کا حجر یعنی اس واسطے کہ وہ احاطہ کیے گئے ہے یا منع کیے گئے ہے گویا کہ وہ مشتق ہے محطوم سے مثل قتیل اور مقتول کے یعنی فعل ساتھ مفعول کے ہے۔

فائدہ: یہ قول ابو عبیدہ کا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام حطیم اس واسطے رکھا گیا کہ وہ خانے کعبے سے نکالے گئے ہے۔

وَّيُقَالُ لِلْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ الْحِجْرُ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَّحِجًى

اور کہا جاتا ہے واسطے گھوڑی کے حجر ہے اور کہا جاتا ہے واسطے عقل کے حجر اور حجی

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے۔

وَاَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ

اور لیکن حجر یمامہ کا پس وہ نام ہے جگہ ثمود کا

فائدہ: اس کا ذکر بطور استطراد کے ہے نہیں تو وہ ایک شہر ہے مشہور درمیان حجاز اور یمن کے۔

٣١٢٦ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوْ عِزٍّ وَّمَنَعَةٍ فِيْ قَوْمِهٖ كَاَبِيْ زَمْعَةَ.

٣١٢٦ ۔ عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی سو فرمایا کہ قبول فرمایا مار ڈالنا اونٹنی کا ایک مرد نے جو اپنی قوم میں صاحب عزت کا اور قوت کا تھا مانند ابی زمعہ کے۔

فائدہ: اور اس کا نام قدار بن سالف تھا اور ابن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ سبب مارنے اس کے کا اونٹنی کو یہ تھا کہ جب انہوں نے درخواست کر کے اس کو صالح علیہ السلام سے لیا بعد اس کے کہ اس کی وصف میں زیادتی کی تو نکالی اللہ

نے واسطے ان کے اونٹنی پتھر سے ساتھ صفت مطلوب کے سو بعض ایمان لائے اور بعض کافر ہوئے اور اتفاق کیا سب نے اس پر کہ چھوڑیں اونٹنی کو چرے جس جگہ چاہے اور ایک دن پانی پر آتی تھی اور ایک دن نہ آتی تھی اور جس دن کنوئیں پر آتی تھی تو کنوئیں کا سارا پانی پی جاتی تھی اور اپنی بار کے دن آئندہ دن واسطے پانی بھر لیتی تھی پھر ان کو اس میں تنگی ہوئی تو مشورہ کیا نو آدمیوں نے جن میں قدار مذکور تھا تو اس نے اونٹنی کو مار ڈالا تھا سو یہ خبر صالح علیہ السلام کو پہنچی تو ان کو بتلا دیا کہ تین دن کے بعد تم پر عذاب اترے گا تو مطابق اس کے واقع ہوا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی باری کے دن اونٹنی پانی پر آتی تھی اور سب پانی پی جاتی تھی اور جتنا پانی پی تھی اتنا ہی اس کا دودھ دوہتے تھے لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ (فتح)

٣١٢٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُوْ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَّا يَشْرَبُوْا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّطْرَحُوْا ذٰلِكَ الْعَجِيْنَ وَيُهَرِيْقُوْا ذٰلِكَ الْمَآءَ وَيُرْوٰى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّأَبِي الشُّمُوْسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَآئِهِ.

٣١٢٧۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر یعنی قوم ثمود کی جگہ میں اترے تو اصحاب کو حکم کیا کہ حجر کے کنوئیں ک پانی نہ پینا اور نہ اس سے مشکوں میں اٹھانا تو اصحاب نے کہا کہ ہم نے اس سے آٹا گوندھا اور مشکوں میں پانی اٹھایا ہے تو حکم کیا ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آٹا پھینک دیں اور پانی بہادیں۔ اور سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ڈالنے کھانے کے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹا گوندھا ہو۔

فائدہ: بہر حال حدیث سبرہ کی پس وہ طبرانی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا جبکہ حجر سے نکلے کہ جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہو یا حیس بنایا ہو تو چاہیے کہ اس کو ڈال دے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت یہ ہے کہ جنگ تبوک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک میدان میں آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ تم میدان ملعون میں ہو پس جلد نکل چلو یہاں سے اور فرمایا کہ جس نے آٹا گوندھا ہو تو چاہیے کہ اس کو گرادے۔ (فتح)

٣١٢٨ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

٣١٢٨۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک لوگ اترے

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُوْدَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّهَرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَّعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِيْنَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهٗ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ.

ساتھ حضرت ﷺ کے ثمود کی زمین میں کہ حجر ہے اور لیا انہوں نے پانی اس کے کنوئیں سے اور آٹا گوندھا ساتھ اس کے اور حکم ان کو حضرت ﷺ نے یہ کہ گرا دیں جو پانی کہ لیا ہے انہوں نے اس کے کنوؤں سے اور کھلا دے آٹا اونٹوں کو اور حکم کیا ان کو یہ کہ لیں پانی اس کنوئیں سے جس سے اونٹنی پانی پیتی تھی۔

فائدہ: اور ظاہر یہ ہے کہ یہ کنواں اونٹنی والا حضرت ﷺ کو وحی سے معلوم ہوا تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہے پانی لینا ثمود کے کنوؤں سے اور ملحق ہیں ساتھ ان کے وہ کنوئیں اور نہریں جو تھیں واسطے ان لوگوں کے جو ہلاک ہوئے ساتھ عذاب کرنے اللہ کے اوپر کفران کے اور اس میں اختلاف ہے کہ کراہت مذکورہ واسطے تنزیہ کے ہے یا تحریم کے اور تحریم پر کیا منع ہے صحت پاک ہونے کی اس پانی سے یا نہیں اور اس حدیث کی بحث کتاب الصلوۃ میں گزر چکی ہے۔(فتح)

۳۱۲۹ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ أَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَآئِهٖ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ.

۳۱۲۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ حجر (ثمود کے ملک) میں گزرے تو فرمایا کہ نہ جاؤ ان کے مکان میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر عذاب نہ پڑے جیسا کہ ان پر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں پھر حضرت ﷺ نے اپنی چادر سے اپنا سر منہ ڈھانکا اور آپ اونٹ کے پلان پر تھے۔

فائدہ: اور یہ شامل ہے ثمود کی جگہوں کو اور ان کے سوا ان کی جگہوں کو جو ان کی طرح ہیں اگرچہ سبب ان میں وارد ہوا ہے۔

۳۱۳۰ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۳۱۳۰۔ سالم سے روایت ہے کہ بیشک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ أَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ.

فرمایا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ جاؤ ان کے مکان میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر عذاب نہ پڑے جیسا کہ ان پر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں۔

بَابُ قَوْلِهٖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ الْاٰيَةَ

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ کیا حاضر تھے تم اس وقت جب آئی موت یعقوب علیہ السلام کو

فائدہ: یہ باب عنقریب پہلے بھی گزر چکا ہے لیکن جو حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے اس جگہ بیان کی ہے اس کی سند دوسری ہے پس اتنی ہی اجنبیت کافی ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنَا عَبْدُالصَّمَدِ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اس کا باپ بھی بزرگ اس کا دادا بھی بزرگ پردادا بھی بزرگ ہو سو حضرت یوسف علیہ السلام ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑوتے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَإِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ البتہ یوسف علیہ السلام کے قصے میں اور اس کے بھائیوں کی نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کو۔

فائدہ: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے نام یہ ہیں روبیل اور شمعون اور لاوی اور یہودا اور دانی اور نفتالی وکاد واشیر والسیاجر ورایلون وبنیامین اور یہی ہیں اسباب جو قرآن میں مذکور ہیں اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے بیچ ان کے پس بعض کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر تھے اور کہا جاتا ہے کہ ان میں کوئی پیغمبر نہ تھا اور سوائے اس کے نہیں کہ مراد ساتھ اسباط کے قبائل ہیں بنی اسرائیل سے پس تحقیق ان میں بہت پیغمبر ہوئے ہیں۔ (فتح)

۳۱۳۱ - حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ

۳۱۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون ہے بزرگ لوگوں میں فرمایا ان میں زیادہ

سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

ڈرنے والا اللہ سے بزرگ تر ہے یعنی شرافت دین سب سے افضل ہے اور مقدم ہے اور اصحاب نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پس بزرگ تر لوگوں میں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں خود پیغمبر پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ کے پڑوتے اصحاب نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ سے عرب کے خاندانوں کا حال پوچھتے ہو آدمیوں کا حال کھانوں کا سا ہے جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں افضل تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہیں جبکہ دین میں ہوشیار ہو جائیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ابھی گزر چکی ہے۔

٣١٣٢ ـ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِيْ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيْفٌ مَّتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ.

٣١٣٢۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ کہہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہ لوگوں کو نماز پڑھا اے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل مرد ہے اگر حضرت ﷺ کے مقام پر نماز پڑھانے کھڑا ہوگا تو رونے لگے گا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا اور پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی کہا شعبہ کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تیسری بار یا چوتھی بار میں کہ تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف نماز کرتی ہو کہو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

فائدہ: یہ پوری حدیث ساتھ شرح اپنی کے امامت کے باب میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو اور تحقیق گزر چکا ہے ذکر مناسبت اس کی کا اس جگہ اور تحقیق بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے قصہ یوسف علیہ السلام کا دراز ایک سورت میں کہ اس میں اس کے سوا اور کوئی قصہ ذکر نہیں کیا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ رحم کرے یوسف علیہ السلام پر کہ اگر یہ کلمہ نہ کہتا کہ یاد کر مجھ کو اپنے رب کے پاس تو قید

خانے میں اتنا نہ ٹھہرتا۔(فتح)

۳۱۳۳ ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا فَقَالَ مِثْلَهٗ فَقَالَتْ مِثْلَهٗ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَأَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيْقٌ.

۳۱۳۳ ـ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ بیمار ہوئے یعنی مرض الموت سے فرمایا کہ کہو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسا مرد ہے یعنی نرم دل ہے تو فرمایا حضرت ﷺ نے مانند اس کے سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے مانند اس کے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سو بیشک تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو تو امامت کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کی زندگی میں۔

فائدہ: یہ حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے۔

۳۱۳٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

۳۱۳۴ ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا یعنی دعا کی الٰہی نجات دے عیاش بن ابی ربیعہ کو الٰہی نجات دے سلمہ بن ہشام کو الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو الٰہی نجات دے مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر الٰہی اپنا سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں قحط پڑا تھا

فائدہ: اس حدیث کی شرح نماز میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت قحط پڑا تھا اور مراد یوسف علیہ السلام کے قحط کے سالوں سے وہ سال ہے جن کو اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے کہ یوسف علیہ السلام کے زمانے میں سات سال قحط پڑا تھا اور کہتے ہیں نام اس بادشاہ کا جس نے خواب دیکھی تھی ریان تھا۔(فتح)

٣١٣٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَآءَ هُوَ ابْنُ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَآءَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَّقَدْ كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِيْ لَأَجَبْتُهُ.

۳۱۳۵۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے لوط علیہ السلام پر کہ اس نے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑے اور اگر مجھ کو قید خانے میں دیر لگتی بقدر درازی اوپر یوسف علیہ السلام کے تو میں بلانے والی کی بات مان لیتا۔

فائدہ: یہ حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے۔

٣١٣٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيْلَ فِيْهَا مَا قِيْلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُوْلُ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَّفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ إِنَّهُ نَمٰى ذِكْرَ الْحَدِيْثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّ حَدِيْثٍ فَأَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهٰذِهٖ قُلْتُ حُمّٰى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا

۳۱۳۶۔مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے ام رومان کو اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہے اس چیز سے کہ کہی گئی ام رومان نے کہا کہ جس حالت میں کہ میں اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں بیٹھی تھیں کہ اچانک ایک انصاری عورت ہمارے اندر آئی اور وہ دیکھتی کہ اللہ فلانے کو ہلاک کرے اور ہلاک کیا تو میں کہا کہ کیوں بدعا کرتی ہے اس نے کہا کہ اس نے بات زیادہ کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس نے کس بات کو زیادہ کیا ہے تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی ساتھ قول طوفان باندھنے والوں کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا اس بات کو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنا ہے اس نے کہا کہ ہاں تو عائشہ رضی اللہ عنہا بیہوش ہو کر گر پڑیں سو نہ ہوش میں آئیں مگر کہ ان پر لرزے کا بخار تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے میں نے کہا کہ اس کو بخار نے پکڑا ہے ایک بات کے سبب سے کہ بیان کی گئی ساتھ اس کے پس عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر میں قسم کھاؤں کہ

تُصَدِّقُونِيْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ فَمَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ فَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ.

میں اس سے پاک ہوں تو آپ مجھ پر سچا نہ جانیں گے اور اگر میں عذر کروں تو میرا عذر قبول نہ کرو گے سو مثل میری اور تمہاری حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں کی مثل ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ مدد گار ہے سو حضرت ﷺ پھرے پھر اتارا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کہ اتارا یعنی براءت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سو حضرت ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ نعمت مقرون ہے ساتھ حمد اللہ کے نہ ساتھ حمد کسی کے یعنی میں اللہ کا شکر کرتی ہوں نہ کسی اور کا۔

۳۱۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ ﴿حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا﴾ أَوْ ﴿كُذِبُوْا﴾ قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا أَوْ ﴿كُذِبُوْا﴾ قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَأَمَّا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوْا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ﴿اسْتَيْأَسُوْا﴾ اسْتَفْعَلُوْا

۳۱۳۷ - عروہ سے روایت ہے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ بھلا بتلاؤ تو اس آیت میں کہ جب ناامید ہوئے رسول اور گمان کیا ان کی قوم نے کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا کذبوا ہے ساتھ تخفیف ذال کے یا کذبوا ساتھ تشدید ذال کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بلکہ جھٹلایا ان کو ان کی قوم نے یعنی کذبوا تشدید ذال کے ساتھ ہے سو میں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ ان کو یقین تھا کہ ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا ہے اور نہیں وہ خیال اور گمان یعنی پس ان کی طرف گمان کو کیوں نسبت کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے عروہ البتہ ان کو یقین تھا یعنی ظن کے معنی یہاں یقین کے ہیں میں نے کہا کہ شاید کذبوا ہو ساتھ تخفیف ذال کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی پناہ کہ رسولوں کو اپنے رب کے ساتھ یہ گمان نہ تھا اور اوپر یہ آیت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہی کہ رسولوں تابعدار ہیں جو اپنے رب کے ساتھ ایمان لائے اور رسولوں کو سچا جانا اور لمبی ہوئی ان پر آزمائش الٰہی اور تاخیر ہوئی ان سے مدد یہاں تک کہ جب ناامید ہوئے پیغمبر اپنی قوم کے جھٹلانے والوں کے ایمان سے اور گمان کیا انہوں نے کہ ان کے تابعداروں نے ان کو جھٹلایا

مِنْ يَّئِسْتُ ﴿مِنْهُ﴾ مِنْ يُّوْسُفَ ﴿لَا تَيْأَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ﴾ مَعْنَاهُ الرَّجَآءُ.

تو پہنچی ان کو مدد اللہ کی۔ استیأسوا باب استفعال سے ہے۔ استیاسوا مشتق ہے مئسیت سے اور منہ ضمیر یوسف علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی ناامید ہوئے یوسف سے۔ آیت ولا تیاسوا من روح اللہ کے معنی ہیں امید سے یعنی روح کے معنی امید ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورۂ یوسف کی تفسیر میں آئے گی۔ مراد تفسیر اس آیت کی ہے فلما استیاسوا منه خلصوا نجیا۔ اور قتادہ سے روایت ہے کہ روح کے معنی رحمت ہیں اور مطابقت اس حدیث کی واسطے ترجمہ کے واقع ہونا اس آیت کا ہے بیچ سورۂ یوسف کے اور داخل ہونا یوسف کا بیچ عموم اس آیت کے وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحی الیهم اور تھا مکان ان کا قید خانے میں یہ مدت لمبی یہاں تک کہ پہنچی ان کو مدد اللہ کی نزدیک سے بعد ناامیدی کے اس واسطے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اس جوان کو جس کے حق میں ان کو گمان تھا کہ وہ نجات پانے والا ہے یہ کہ بیان کرے قصہ اس کا اور یہ کہ وہ ظلم سے قید ہوا ہے پس نہ ذکر کیا اس نے اس کو مگر بعد سات سال کے اور اس قدر میں حاصل ہوتے ہے ناامیدی عادت میں۔ (فتح)

۳۱۳۸ - أَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۳۱۳۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اس کا باپ بھی بزرگ اس کا دادا بھی بزرگ اس کا پڑدادا بھی بزرگ ہو وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہے حضرت یعقوب کا بیٹا حضرت اسحاق علیہ السلام کا پوتا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پڑوتا۔

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

۳۱۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ

۳۱۳۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اس کا باپ بھی بزرگ اس کا دادا بھی بزرگ پردادا بھی بزرگ ہو سو حضرت یوسف علیہ السلام ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑوتے۔

بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَأَيُّوْبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب ایوب علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا آخر تک

فائدہ: ابن اسحاق نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ ایوب علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے ہے اور نہیں ثابت ہوا اس کے نسب میں کچھ مگر یہ کہ اس کے باپ کا نام اموص ہے اور طبری نے کہا کہ شعیب علیہ السلام کے بعد تھا اور ابن ابی خیثمہ نے کہا کہ سلیمان کے بعد تھا۔

﴿ارْكُضْ﴾ اضْرِبْ ﴿يَرْكُضُوْنَ﴾ يَعْدُوْنَ.

ارکض کے معنی ہیں مار۔ یرکضون کے معنی ہیں یعدون یعنی دوڑتے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ارکض برجلك قتادہ نے کہا کہ مارا اس نے اپنا پاؤں زمین میں تو اچانک دو نہریں جاری ہوئیں تو اس نے ایک سے پانی پیا اور ایک سے غسل کیا۔ (فتح)

۳۱۴۰ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا أَيُّوْبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ.

۳۱۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہاتے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب علیہ السلام لپ بھر بھر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے تو ان سے ان کے رب نے کہا کہ اے ایوب علیہ السلام کیا میں تم کو مالدار اور اس سونے سے جس کو تو دیکھتا ہے بے پروہ نہیں کر چکا یعنی تو محتاج نہیں کیوں اس کو سمیٹتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کہ کیوں نہیں مجھ کو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجھ کو مال کی کچھ پروہ نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھ کو بے پرواہی نہیں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اللہ نے کہا تو احتمال ہے کہ ہو یہ ساتھ واسطہ کے یا الہام کے یا بغیر واسطہ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے حرص کرنی اوپر بہت جمع کرنے حلال مال کے اس کے حق میں جس کو اپنے نفس پر شکر کرنے کا یقین ہو اور اس میں ہے نام رکھنا اس مال کا جو اس جہت سے ہو برکت اور اس میں فضیلت ہے مالدار شاکر کی اور استنباط کیا ہے اس سے خطابی نے جواز اخذ نثار کا املاک میں اور تعاقب کیا ہے اس کا ابن تین نے پس کہا کہ وہ ایک چیز ہے کہ خاص کیا ہے اللہ نے ساتھ اس کے اپنے پیغمبر کو اور برخلاف ہے نثار کے پس تحقیق وہ آدمی کے فعل سے

ہے پس مکروہ ہوگا اس واسطے کہ اس میں اسراف ہے اور رد کیا گیا ہے ابن تین پر ساتھ اس کے کہ شارع کی طرف سے اس میں اجازت ہو چکی ہے اور اگر ثابت ہو اس میں حدیث اور استدلال کیا جاتا ہے اس پر ساتھ اس قصے کے اور اللہ خوب جانتا ہے۔

تنبیہ: نہیں ثابت ہوئی نزدیک بخاری کے ایوب علیہ السلام کے قصے میں کوئی چیز پس اکتفا کیا اس نے ساتھ اس حدیث کے جو اس کی شرط پر ہے اور زیادہ ترصحیح ایوب علیہ السلام کے قصے میں وہ چیز ہے جو ابن ابی حاتم وغیرہ نے روایت کی ہے انس سے کہ ایوب علیہ السلام مبتلا ہوئے تو تیرہ برس اپنی آزمائش میں گرفتار رہے پس چھوڑ دیا اس کو قریب اور بعید نے مگر دو مردوں نے اس کے بھائیوں سے کہ وہ صبح شام اس کے پاس آتے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ البتہ ایوب علیہ السلام نے بڑا گناہ کیا ہے نہیں تو یہ بیماری اس سے دور ہو جاتی تو دوسرے نے اس کو ایوب علیہ السلام سے ذکر کیا تو ایوب علیہ السلام کو نہایت رنج ہوا اور اس وقت اللہ سے دعا کی پس نکلا واسطے اپنی حاجت کے اور اس کی عورت نے اس کا ہاتھ پکڑا پھر جب فارغ ہوا تو اس پر اس کی عورت نے دیر کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ اپنا پاؤں مار تو اس نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو ایک نہر جاری ہوئی تو ایوب علیہ السلام نے اس سے غسل کیا سو پھر اسی حالت میں کہ تندرست تھے پھر ان کی بیوی آئی تو اس نے ایوب علیہ السلام کو نہ پہچانا تو اس نے اس سے ایوب علیہ السلام کا حال پوچھا تو ایوب علیہ السلام نے کہا بے شک وہ میں ہوں واسطے ان کے دو کھیت ایک واسطے گندم کے اور ایک جو کے واسطے تو اللہ تعالیٰ نے بدلی بھیجی تو ان سے گندم کی تھیلی کو سونے سے بھر دیا اور جو کی کھیت کو چاندی سے بھر دیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہشت کا لباس پہنایا تو ان کی عورت نے ان کو نہ پہچانا تو ایوب علیہ السلام نے کہا کہ میں ایوب علیہ السلام ہوں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بیوی کو پھر جوانی دی یہاں تک کہ اس نے چھبیس لڑکے جنے اور ابن اسحاق وغیرہ نے اس کا قصہ بہت لمبا بیان کیا ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ ایوب علیہ السلام حوران میں تھے اور ان کا مال اور اولاد بہت تھی تو ہوتے ہوتے ان کا سب مال برباد ہوا اور وہ صبر کرتے تھے اور ثواب چاہتے تھے پھر ان کے بدن میں کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوئیں یہاں تک کہ شہر سے باہر نکالا گیا پھر چھوڑ دیا ان کو لوگوں نے مگر ان کی عورت ان کے ساتھ رہی تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ وہ ان کو مزدوری کر کے کھلاتی تھی یہاں تک کہ اس نے اپنی ایک زلف ایک شریف عورت کے پاس بیچی اور اس کے ساتھ کھانا خرید لائی تو ایوب علیہ السلام نے اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے لائی ہے تو اس نے اپنا سر کھول کر دکھلایا تو ایوب علیہ السلام کو سخت رنج ہوا اور اس وقت یہ دعا کی کہ اے میرے رب مجھ کو دکھ پہنچا اور تو نہایت رحم کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی اور ایک روایت میں ہے کہ شیطان نے ان کی بیوی کو کہا کہ اگر ایوب علیہ السلام بے بسم اللہ کہے کھانا کھائے تو تندرست ہو جائے تو یہ بات اس نے ایوب علیہ السلام

سے کہی تو ایوب علیہ السلام نے قسم کھائی کہ میں اس کو سو چھڑی ماروں گا پھر جب تندرست ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم کیا کہ ایک شاخ لے جس کی سو ٹہنی ہو تو اس نے اس کو ایک بار وہ شاخ ماردی اور ایوب علیہ السلام کی عمر ترانویں برس کی ہے۔(فتح)

بَابُ ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى إِنَّهٗ كَانَ مُخْلِصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا وَّنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ كَلَّمَهٗ ﴿وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُوْنَ نَبِيًّا﴾ يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ وَّيُقَالُ ﴿خَلَصُوْا نَجِيًّا﴾ اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَّالْجَمِيْعُ أَنْجِيَةٌ يَّتَنَاجَوْنَ.

باب ہے اس بیان میں کہ یاد کر کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ تھا چنا ہوا اور تھا رسول نجیا تک یقال للواحد واثنین والجمیع نجی اور کہا جاتا ہے واسطے واحد اور تثنیہ اور جمع کے نجی یعنی نجی کے لفظ واحد اور تثنیہ اور جمع تینوں پر اطلاق کی جاتی ہے ویقال خلصوا نجیا اعتذلوا نجیا یعنی خلصوا کے معنی ہیں اکیلے ہوئے مشورے کو والجمیع انجیة یعنی اور نجی کی جمع انجیة ہے یتناجون یعنی مشورہ کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ اس واسطے لائے ہیں کہ تا تصریح ہوئے معنی جمعیت میں تلقف تنقم یعنی تلقف کے معنی ہیں نگل جاتا اور کھا جاتا۔ مراد تفسیر اس آیت کی ہے فاذا ھی تلقف ما یا فکون۔

٣١٤١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ إِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَّكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيْلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى وَإِنْ أَدْرَكَنِيْ يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا النَّامُوْسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ يُطْلِعُهٗ بِمَا يَسْتُرُهٗ عَنْ غَيْرِهٖ.

٣١٤١۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یعنی غار حرا کے قصے میں کہ پھر پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف خدیجہ کے اس حال میں کہ آپ کا دل بے قرار تھا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ کی طرف لے چلیں اور وہ مرد نصرانی ہو گیا تھا پڑھتا تھا انجیل کو عربی میں یعنی سرایانی زبان میں سے اس کا ترجمہ عربی میں کرتا تھا تو ورقہ نے کہا تو کیا دیکھتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خبر دی تو ورقہ نے کہا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا اور اگر میں نے تیری نبوت کا زمانہ پایا تو تیری نہایت مدد کروں گا اور ناموس کے معنی نمرار ہیں جو اطلاع دیتا ہے کسی کو ساتھ اس چیز کے کہ چھپاتا ہے اس کو غیر اس کے سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اول کتاب میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ یہ وہ فرشتہ جو موسیٰ علیہ السلام پر اترا

تھا اور موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام عمران بن لاہب بن عازر بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام ہے ان کے نسب میں اختلاف نہیں اور ذکر کیا ہے سدی نے اپنی تفسیر میں کہ ابتدا قصے موسیٰ علیہ السلام کی یہ ہے کہ فرعون نے خواب میں دیکھا کہ بیت المقدس سے آگ آئی تو اس نے مصر کے گھر اور قبطیوں کے گھر سب جلا دیے مگر بنی اسرائیل کے نہ جلائے پھر جب فرعون جاگا تو کاہنوں اور جادگروں کو جمع کیا تو انہوں کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ مصر اس کے ہاتھ سے خراب ہوگا پس حکم کیا فرعون نے ساتھ قتل کرنے لڑکوں کے پھر جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو اللہ نے ان کی ماں کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ دے پھر جب تو اس پر خوف کرے تو اس کو دریا میں ڈال دے پس وہ اس کو دودھ دیتی رہی پھر جب اس نے اس پر خوف کیا تو اس کو ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا پس بہایا اس کو نیل نے یہاں تک کہ اس کو فرعون کے دروازے پر لا ٹھہرایا تو لونڈیاں اس کو اٹھا کر فرعون کی عورت یعنی آسیہ کے پاس لائیں تو اس نے تابوت کھول کر دیکھا کہ اس میں ایک لڑکا ہے تو وہ اس کو خوش لگا تو اس نے اس کو فرعون سے بخشا لیا اور اس کی پرورش کی یہاں تک کہ ہوا امر اس کے سے جو کچھ کہ ہوا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى إِذْ رَاٰى نَارًا إِلٰى قَوْلِهٖ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى﴾ ﴿آنَسْتُ﴾ أَبْصَرْتُ ﴿نَارًا لَّعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ﴾ الْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ ﴿طُوًى﴾ اسْمُ الْوَادِيْ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ کیا پہنچی ہے تجھ کو خبر موسیٰ علیہ السلام کی جب اس نے دیکھی ایک آگ تو کہا اپنے گھر والوں کو کہ ٹھہرو میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے چنگاری یا پاؤں اس آگ پر راہ پھر جب پہنچا آگ پاس تو آواز آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام میں ہوں تیرا رب دانا اپنی جوتیاں اتار دو تو ہے پاک وادی طویٰ میں انست ابصرت نارا یعنی انست نارا کے معنی ہیں کہ میں نے آگ دیکھی لعلی اتیکم منها بقبس الاية تا کہ شاید لے آؤں تم پاس اس میں سے آگ سلگا کر آخر تک وقال ابن عباس المقدش المبارك یعنی اور ابن عباس نے کہا کہ مقدس کے معنی مبارک ہیں طوی اسم لوادی یعنی طوی ایک میدان کا نام ہے۔

فائدہ: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ طوی کا نام طوی اس واسطے رکھا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو رات کے وقت لپیٹا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ طوی کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو بار آواز کی۔ (فتح)

﴿سِيْرَتَهَا﴾ حَالَتَهَا — سیرت کے معنی حالت ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ یعنی پھیر لے گے ہم اس کو پہلی حالت پر۔

وَ ﴿النُّهٰى﴾ التُّقٰى — نھی کے معنی ہیں پرہیز گاری

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ان فی ذلک لایت لاولی النھی یعنی اس میں نشانیاں ہیں پرہیز گاروں کو۔

﴿بِمَلْكِنَا﴾ بِأَمْرِنَا — بِمَلْكِنَا کے معنی ہیں ساتھ امر ہمارے کے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ما اخلفنا موعدك بملکنا یعنی بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم نے خلاف نہیں کیا بغیر وعدہ اپنے اختیار سے۔

﴿هَوٰى﴾ شَقِيَ — هَوٰى کے معنی ہیں بد بخت ہوا

فائدہ: مراد یہ آیت ہے ومن یحلل عنه غضبی فقد هوی۔

﴿فَارِغًا﴾ إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوْسٰى — صبح کی موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل نے فارغ خالی ہر چیز سے مگر موسیٰ علیہ السلام کے ذکر سے

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے واصبح فئواد ام موسیٰ فارغا۔

﴿رِدْءًا﴾ كَيْ يُصَدِّقَنِيْ — ردأ کے معنی ہیں مدد یعنی کہا جاتا ہے قد اردأ یعنی مدد کی میں نے اس کو اوپر اس کے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فارسل معی ردا یصدقنی یعنی پس بھیج ہارون کو ساتھ میرے تا کہ مجھ کو سچا کرے یعنی ہارون میری تصدیق کرے۔

وَيُقَالُ مُغِيْثًا أَوْ مُعِيْنًا يَبْطُشُ وَ يَبْطِشُ ﴿يَأْتَمِرُوْنَ﴾ يَتَشَاوَرُوْنَ — اور کہا جاتا ہے کہ ردأ کے معنی ہیں فریاد سننے والا ہے یا مددگار یَبْطُشُ یہ کلمہ دونوں طرح سے آیا ہے ط کی پیش کے ساتھ بھی اور زیر کے ساتھ بھی لیکن مشہور قرات ساتھ زیر ط کے ہے۔ یاتمرون کے معنی ہیں مشورہ کرتے ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان الملا یائتمرون بك۔

رِدْأً عَوْنًا يُقَالُ قَدْ أَرْدَأْتُهٗ عَلٰى ...... أَيْ أَعَنْتُهٗ عَلَيْهَا — یعنی رداء کے معنی ہیں مدد یعنی کہا جاتا ہے اردأته میں نے اس کی مدد کی اس کے کام پر

وَالْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ — جذوع کے معنی میں ایک ٹکڑا موٹا لکڑی کا جس میں

لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ ﴿سَنَشُدُّ﴾ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا.

لپٹ نہ ہو یعنی انگارا سنشد کے معنی ہیں کہ ہم مدد کریں گے تجھ کو جب تو کسی چیز کو قوی کرے تو تو نے اس کے واسطے باز و گردانا۔

فائدہ: یہ تفسیریں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔

وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيْهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غیر نے کہا یعنی آیت واحلل عقدة من لسانی کی تفسیر میں کہ گرہ زبان میں یہ ہے کہ نہ بول سکے ساتھ حرف کے یا ہو اس میں تردد حرف ت میں یا ہو تردد حرف ف میں یعنی ت اور ف زبان سے نہ نکل سکیں پس یہ گرہ ہے۔

﴿أَزْرِيْ﴾ ظَهْرِيْ

یعنی ازری کے معنی ہیں پیٹھ میری

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے واشدد به ازری۔

﴿فَيُسْحِتَكُمْ﴾ فَيُهْلِكَكُمْ ﴿الْمُثْلَى﴾ تَأْنِيْثُ الْأَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ يُقَالُ خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ.

فیسحتکم کے معنی ہیں کہ پس ہلاک کرے تم کو کہ مثلی تانیث امثل کی ہے جو اسم تفصیل سے کہتا ہے کہ چاہتے ہیں کہ تمھارا عمدہ دین لے جائیں کہا جاتا ہے یعنی یہ صیغہ مذکر اور مؤنث کا ساتھ انہی معنی کے مستعمل ہے۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ویذھبا بطریقتکم المثلی۔

﴿ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا﴾ يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِيْ يُصَلَّى فِيْهِ ﴿فَأَوْجَسَ﴾ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ ﴿خِيْفَةً﴾ لِكَسْرَةِ الْخَاءِ ﴿فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ﴾ عَلَى جُذُوْعِ ﴿خَطْبُكَ﴾ بَالُكَ.

یعنی اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ آؤ قطار باندھ کر اور اس کے واسطے اور معنی ہیں فاوجس کے معنی ہیں کہ اپنے دل میں خوف پایا، پس دور ہوئی واؤ خیفة سے واسطے زیر ف کے یعنی اصل خیفة کی خوف ہے پس حذف ہوئی واؤ واسطے کسرہ ف کے پھر اس کی جگہ ی لائی گئی واسطے مناسب ہونے ی کے کسرہ کو، یعنی کلمہ فی کا اس آیت میں ساتھ معنی علی کے ہے خطبك کے معنی ہیں حال تیرا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فما خطبك یاسمری۔

﴿مِسَاسَ﴾ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا

فائدہ: اور مراد یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ان کو حکم کیا کہ نہ اس کے ساتھ کھائیں اور نہ اس سے ملیں جلیں اور نام سامری کا موسیٰ بن طفر ہے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو گائے کو پوجتے تھے۔

﴿لَنَنسِفَنَّهُ﴾ لَنُذْرِيَنَّهُ — لَنَنسِفَنَّهُ کے معنی ہیں لَنُذْرِيَنَّهُ یعنی پھر ڈال دیں گے ہم اس کو دریا میں

الضَّحَآءُ الْحَرُّ — یعنی الضحاء کے معنی ہیں گرمی

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی و انك لاتظما فيها ولاتضحى یعنی نہ تجھ کو اس میں پیاس لگے گی اور نہ دھوپ۔

﴿قُصِّيهِ﴾ اتَّبِعِي أَثَرَهُ — قصيه کے معنی ہیں کہ اس کے پیچھے جا

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وقالت لاخته قصيه۔

وَقَدْ يَكُوْنُ أَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ﴾ ﴿عَنْ جُنُبٍ﴾ عَنْ بُعْدٍ — کبھی قصیہ کے معنی ہوتے ہیں بیان کرنا کلام کا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر عن جنب عن بعد یعنی عن جنب کے معنی ہیں دور سے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فبصرت به عن جنب۔

وَّعَنْ جَنَابَةٍ وَّعَنِ اجْتِنَابٍ وَّاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿عَلٰى قَدَرٍ﴾ مَوْعِدٌ — ان تینوں کا ایک معنی ہے اور کہا مجاہد نے کہ علیٰ قدر کے معنی ہیں وعدے پر

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے علی قدر یاموسی۔

﴿لَا تَنِيَا﴾ لَا تَضْعُفَا — لاتینا کے معنی ہیں نہ سستی کرو میرے ذکر میں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولا تنيا فی ذکری۔

مَكَانًا سُوًى مَنْصَفَ بَيْنَهُمْ — یعنی مکانا سوی کے معنی ہیں درمیانی جگہ کہ ان کے درمیان

﴿يَبَسًا﴾ يَابِسًا — یعنی یبسا کے معنی خشک ہیں

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے فاضرب لهم طريقا فی البحر يبسا۔

﴿مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ﴾ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ — زينة القوم کے معنی ہیں جو زیور جو رعایت لیا تھا انہوں نے فرعون کی قوم سے

فائدہ: قتادہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے واسطے تیس راتیں مقرر کی تھیں پھر تمام کیا ان کو ساتھ دس

راتوں کے پھر جب تیس راتیں گزر چکیں تو سامری نے بنی اسرائیل سے کہا کہ سوائے اس کے نہیں جو مصیبت تم کو پہنچی ہے یہ عقوبت ہے اس زیور کی جو تمہارے ساتھ ہے اور انہوں نے شادی کے بہانے فرعون کی قوم سے زیور مانگا تھا تو انہوں نے یہ سب زیور سامری کو دے دیا اس نے اس کو پگھلا کر بچھڑے کی صورت بنائی اور اس نے جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کے قدم تلے سے ایک مٹھی مٹی لی ہوئی تھی اس کو ڈال دیا تو وہ آواز کرنے لگا۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولکنا حملنا اوزارھن زینة القوم۔

فَقَذَفْتُهَا أَلْقَيْتُهَا — قذفتها کے معنی ہیں کہ میں نے اس کو ڈالا

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فقبضت قبضة من اثر الرسول فقذفتها۔

﴿أَلْقَى﴾ صَنَعَ — القی کے معنی ہیں بنایا سامری نے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فکذلك القی السامری۔

﴿فَنَسِيَ﴾ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهٗ أَخْطَأَ الرَّبَّ أَنْ لَّا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ.

فنسی موسیٰ کے معنی ہیں کہ سامری اور اس کے تابعدار کہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ سے چوک کر اور جگہ چلا گیا۔ یہ آیت بچھڑے کے حق میں ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ بچھڑا ان کی طرف قول کو نہیں پھیرتا یعنی ان کی بات کا جواز نہیں دیتا۔

فائدہ: اشارہ کیا امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ ان تفسیروں کے طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئی واسطے موسیٰ علیہ السلام کے بیچ نکلنے اس کے طرف مدین کے پھر بیچ رجوع کرنے اس کے طرف مصر کے پھر بیچ اخبار اس کی کے ساتھ فرعون کے پھر بیچ غرق ہونے فرعون کے پھر بیچ جانے موسیٰ علیہ السلام کے طرف کوہ طور کے پھر بیچ عبادت کرنے بنی اسرائیل کے بچھڑے کو اور شاید ان میں سے کوئی چیز اس کی شرط پر ثابت نہیں ہوئی اور زیادہ ترجیح اس باب میں وہ حدیث ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیچ حدیث قنوت کے بقدر تین ورقوں کے اور وہ بیچ تفسیر طٰہٰ کے ہے نزدیک اس کے اور یہ سب تفسیریں موسیٰ علیہ السلام کے قصے سے متعلق ہیں پس یہی ہے وجہ مناسبت ان تفسیروں کی باب سے ہے۔ (فتح)

٣١٤٢ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ

٣١٤٢ ـ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات سے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے تو ناگہاں دیکھا کہ ہارون علیہ السلام

هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَّعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں سو اس کو سلام کرتو میں نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ہارون علیہ السلام کا ذکر ہے پس یہی وجہ ہے مطابقت حدیث کی ساتھ ترجمہ کے۔

بَابُ ﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيْمَانَهُ إِلٰى قَوْلِهِ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾.

باب ہے کہ یعنی کہا ایک مرد ایماندار نے فرعون کی قوم سے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کہ کیا قتل کرتے تم ایک مرد کو اس پر کہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور لایا تمہارے پاس کھلی نشانیاں تمہارے رب کی مُسْرِفٌ كَذَّابٌ تک۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ یوشع بن نون ہیں اور یہ بعید ہے اس واسطے کہ یوشع علیہ السلام یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایماندار مذکور فرعون کی قوم سے تھا اور استدلال کیا ہے طبری نے واسطے اس کے کہ اگر وہ بنی اسرائیل سے ہوتا تو فرعون اس کا کلام نہ سنتا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ فرعون کے چچا کا بیٹا تھا اور بعض کہتے ہیں نام اس کا شمعان تھا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى﴾ ﴿وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کیا نہیں پہنچی تجھ کو خبر موسیٰ علیہ السلام کی اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا۔

٣١٤٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رَأَيْتُ مُوْسٰى وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَّجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَّبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَّأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ

٣١٤٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو اچانک وہ دبلا پتلا مرد ہے سیدھے بال والا جیسے قوم شنوءة کے مرد تو میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو ناگہاں وہ مرد ہے میانہ قد سرخ رنگ والا جیسے وہ دیماس یعنی حمام سے نکلا ہے اور میں ابراہیم علیہ السلام سے اس کی اولاد میں زیادہ مشابہ ہوں اور میرے سامنے دو پیالے لائے گئے ایک پیالے میں دودھ تھا اور ایک پیالے میں شراب تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ پی لے جس کو چاہے دونوں میں سے تو میں نے دودھ لے کر پی لیا تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَائَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ. وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

کہا گیا یعنی حکم ہوا تو نے پیدائشی دین پایا خبردار ہوا گر تو شراب لیتا تو تیری امت گمراہ ہو جاتی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح معراج میں آئے گی۔

٣١٤٤ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيْهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوْسٰى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَقَالَ عِيْسٰى جَعْدٌ مَّرْبُوْعٌ وَّذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

۳۱۴۴۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندے کو لائق نہیں کہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے اور نسبت کیا ہے راوی نے یونس کو طرف باپ کی اور ذکر کیا حضرت ﷺ نے معراج کی رات کو سو فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گوں لمبا قد ہے جیسے شنوءہ کی قوم کے مرد اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام گھنگرالے بال والا میانہ قد ہے اور ذکر کیا حضرت ﷺ نے مالک دوزخ کے دربان کو اور دجال کو۔

فائدہ: اس کی شرح روزے کے بیان میں گزر چکی ہے۔

٣١٤٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ. وَجَدَهُمْ يَصُوْمُوْنَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُوْرَاءَ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ وَّهُوَ يَوْمٌ نَّجَّى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوْسٰى شُكْرًا

۳۱۴۵۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینے میں تشریف لائے تو پایا یہود کو کہ عاشورا کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دن بڑا ہے اور وہ دن ہے کہ نجات دی اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور غرق کیا فرعون کی قوم کو تو روزہ رکھا اس دن موسیٰ علیہ السلام نے واسطے ادا کرنے شکر اللہ تعالیٰ کے سو فرمایا کہ میں لائق تر ہوں ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے یہود سے پس حضرت ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور لوگوں کو

لِلّٰهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً وَّأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَّقَالَ مُوْسٰى لِأَخِيْهِ هَارُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ إِلٰى قَوْلِهِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾.

باب ہے اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وعدہ کیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتو کا کہ کوہ طور پر رہے اور تمام کیا ہم نے ان کو ساتھ دس روز کے اول المومنین تک

فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ وعدہ دو بار واقع ہوا۔

يُقَالُ دَكَّةٌ زَلْزَلَةٌ

دكة کے معنی ہیں زلزلہ

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے و حملت الارض والجبال دكتا دكة واحدة۔

﴿فَدُكَّتَا﴾ فَدُكِكْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿أَنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا﴾ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ

یعنی دکتا صیغہ تثنیہ کا ہے اور جبال صیغہ جمع کا ہے اور قیاس چاہتا ہے کہ دککن دكة کہا جاتا لیکن گردانا گیا جبال کو بیچ حکم صیغہ واحد کے اور اسی طرح ارض بھی صیغہ واحد کا ہے تو دونوں کو تثنیہ کے صیغے سے لایا گیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین دونوں منہ بند تھے یہاں بھی تثنیہ کا صیغہ لایا گیا اگرچہ قیاس چاہتا تھا کہ جمع کا صیغہ ہو اور رتقا کے معنی ہیں جڑے ہوئے اور منہ بند اور اس میں ملے ہوئے۔

فائدہ: ذکر کیا ہے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے واسطے استطراد کے اس واسطے کہ اس کو موسیٰ علیہ السلام کے قصے سے کچھ تعلق نہیں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رتق اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس میں کوئی سوراخ نہ ہو پھر کھولا اللہ تعالیٰ نے آسمان کو ساتھ مینہ کے اور زمین کو ساتھ درختوں کے۔

﴿أُشْرِبُوْا﴾ ثَوْبٌ مُشْرَبٌ مَصْبُوْغٌ

اُشْرِبُوْا ثوب مشرب مصبوغ یہ اشارہ ہے طرف اس

کے کہ اشربوا شرب سے نہیں جس کے معنی پینے کے ہیں بلکہ وہ اس قبیل سے ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ثوب مشرب یعنی کپڑا رنگا ہوا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ معنی اس کے پینے کے ہیں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ ﴿وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ﴾ رَفَعْنَا

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ انْبَجَسَتْ کے معنی جاری ہونے کے ہیں وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ آیت کے معنی ہیں کہ ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

٣١٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَفَاقَ قَبْلِيْ أَمْ جُوْزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ.

٣١٤٦ - ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو اول میں ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو اس طرح دیکھوں گا کہ عرش کا ایک پایا پکڑے ہوئے ہیں اس کے پایوں سے سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا بے ہوش ہی نہ ہوں گے اس لیے کہ طور پر بے ہوش ہو چکے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح عنقریب آتی ہے۔

٣١٤٧ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ.

٣١٤٧ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو کبھی کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت اور بد خواہی نہ کرتی۔

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی۔

بَابٌ

یہ باب ہے

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور وہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اس کا ساتھ اس کے ظاہر ہے۔

بَابُ طُوْفَانٍ مِّنَ السَّيْلِ يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ طُوْفَانٌ

یعنی طوفان کے معنی پانی کا سیل یعنی غرقابو اور بہت مرے کو بھی طوفان کہا جاتا ہے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وارسلنا علیهم الطوفان۔

القُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ ﴿حَقِيْقٌ﴾ حَقٌّ ﴿سُقِطَ﴾ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ.

قُمَّلُ کے معنی ہیں چچڑی کہ مشابہ ہوتی ہے چھوٹی جون کو حَقِيْقٌ کے معنی ہیں حق۔ جو پچتا ہے اس کو حق میں کھا جاتا ہے۔

فائدہ: مراد ان دونوں آیتوں کی تفسیر ہے حقیق علی اور ولما سقط فی ایدیهم۔

بَابُ حَدِيْثِ الْخَضِرِ مَعَ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

باب ہے بیان میں حدیث خضر کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے۔

٣١٤٨ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّيْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِيْ سَأَلَ السَّبِيْلَ إِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ

۳۱۴۸ ۔عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حر بن قیس رضی اللہ عنہ دونوں جھگڑے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں کہ وہ کون ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ خضر ہیں اور حر نے کہا کہ کوئی اور ہے تو ابی بن کعب ان کے پاس سے گزرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بلایا سو ان کو کہا کہ جھگڑا کیا ہے میں نے اور میرے اس ساتھی نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے حق میں جس نے اس کی ملاقات کی طرف راہ پوچھی تھی کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس کا حال بیان کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس حالت میں کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگہاں ان کے پاس ایک مرد آیا تو اس نے کہا کہ کیا تو کسی کو اپنے آپ سے زیادہ عالم جانتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ کیوں نہیں ہمارا ایک بندہ خضر ہے جو تجھ سے زیادہ عالم ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کی راہ پوچھی

مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْحُوتُ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسٰى فَتَاهُ ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ﴾ فَقَالَ مُوسٰى ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ.

۳۱۴۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسٰى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسٰى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلٰى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ ثَمَّهْ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ

تو گردانی گئی واسطے اس کے کہ ایک مچھلی نشانی اور اس کو کہا گیا کہ جب تو مچھلی کو گم کرے تو پلٹ آ بیشک تو اس سے ملے گا تو موسیٰ علیہ السلام انتظار کرتے تھے کہ دریا میں مچھلی کہاں گم ہوتی ہے تو موسیٰ علیہ السلام سے ان کے خادم نے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ جب ہم آئے تھے پتھر کے پاس تو میں بھول گیا آپ سے مچھلی کا قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجھ کو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے پاؤں پلٹے تو دونوں نے خضر کو پایا پس تھا حال ان کے سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا۔

۳۱۴۹۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی گمان کرتا ہے کہ بیشک موسیٰ علیہ السلام ساتھی خضر علیہ السلام کا نہیں موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ اور موسیٰ علیہ السلام ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ کا دشمن جھوٹا ہے حدیث بیان کی ہم کو ابی بن کعب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے تو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو اللہ تعالیٰ نے ان پر غصہ کیا اس واسطے کہ موسیٰ علیہ السلام نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہ پھیرا یعنی یوں نہ کہا واللہ اعلم پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ بلکہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم کے پاس کہ وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے رب میرا اور اس کا کیوں کر ملاپ ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اپنے پاس ایک بھنی ہوئی مچھلی لی پھر اس کو ایک ٹوکری میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھ سے گم ہو جائے تو وہ اس مکان میں ہوگا موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے پھر اس کو ایک ٹوکری میں رکھا پھر روانہ

هُوَ وَفَتَاهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ حَتّٰى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُئُوْسَهُمَا فَرَقَدَ مُوْسٰى وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ ﴿فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَآءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ هٰكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ ﴿قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَائَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللّٰهُ قَالَ لَهٗ فَتَاهُ ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا أَنْسَانِيْهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا﴾ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوْسٰى فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ ﴿مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾ قَالَ يَا مُوْسٰى إِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهٗ وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهٗ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ

ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ جب سنگم کے پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں صاحب سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے ٹوکری میں پھڑکی اور اس سے نکل کر دریا میں گر پڑی اور اس نے دریا میں اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور اللہ تعالیٰ نے جہاں سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا تو وہ طاق سا ہو گیا پس کہا راوی نے اس طرح مانند طاق کے پھر دونوں چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہتا تھا جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم کو کہا کہ ہم کو ناشتہ دو البتہ ہم نے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک اس مکان سے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا آگے نہ بڑھے تھے نہ تھکے تھے کہا ان کو خادم نے بھلا یہ تو بتلایے کہ جب ہم آئے تھے پتھر کے پاس سو میں بھول گیا آپ سے مچھلی کا قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجھ کو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھے کو تعجب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو تعجب ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے پاؤں پلٹے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو دونوں پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہاں تک کہ پتھر کے پاس پہنچے تو اچانک وہاں دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اس کو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیوں کیا کہا کہ میں موسیٰ علیہ السلام ہوں خضر علیہ السلام نے کہا کہ کیا تو قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ علیہ السلام ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں کہ تو مجھ کو سکھلائے جو اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سکھلایا ہے خضر علیہ السلام نے کہا کہ

﴿قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا إِلٰى قَوْلِهٖ أَمْرًا﴾ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوْهُمْ أَنْ يَحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ الْبَحْرِ إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوْسٰى إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّوْمِ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا﴾ فَكَانَتِ الْأُوْلٰى مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوْا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهٖ فَقَلَعَهٗ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهٖ كَأَنَّهٗ يَقْطِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ

اے موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بے شمار علم سے مجھ کو ایک علم ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سکھایا ہے کہ تو اس علم کو نہیں جانتا اور تجھ کو اللہ تعالیٰ کے علم سے ایک علم ہے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سکھلایا ہے کہ میں اس کو نہیں جانتا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں تیرے ساتھ رہوں خضر علیہ السلام نے کہا کہ میرے ساتھ تو البتہ نہ ٹھہر سکے گا اور کیسے ٹھہرے تو دیکھ کر ایک چیز جو تیرے قابو میں نہیں یا سمجھ اس کے امر کو پھر دونوں روانہ ہوئے دریا کے کنارے کنارے چلے جاتے تھے تو ادھر سے ایک کشتی گزری تو کشتی والوں سے تینوں آدمیوں کے چڑھانے کے لیے بات چیت کی تو وہ پہچان گئے خضر علیہ السلام کو تو وہ بغیر کرایہ لیے چڑھائے گئے پھر جب کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ گئی سو اس نے ایک یا دو بار دریا میں چونچ ڈبوئی تو خضر علیہ السلام نے کہا کہ نہیں ہے میرا علم اور تیرا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے مگر اس کے برابر جتنا اس چڑیا نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی اللہ تعالیٰ کا علم مثل سمندر کے ہے اور ہمارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑیا نے اپنی چونچ میں اٹھایا ناگہاں خضر علیہ السلام نے تیشے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا سو نہ دیر کی موسیٰ علیہ السلام نے مگر کہ خضر علیہ السلام نے تیشے سے تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو نے کیا کیا یہ لوگ ہیں کہ انہوں نے ہم کو بغیر کرائے چڑھا لیا تو نے ان کی کشتی کو قصد کر کے پھاڑ ڈالا تا کہ تو اس کے لوگوں کو ڈبو دے البتہ عجیب بات تجھ سے ہوئی حضرت علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ بیشک تجھ کو میرے ساتھ نہ رہا جائے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھ کو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھ پر مشکل نہ ڈال یعنی میں نے بھول سے کہا معاف کیجئے راوی نے کہا کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ

شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ﴾ مَائِلًا أَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلَى فَوْقُ فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا إِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا عَمَدْتَ إِلَى حَائِطِهِمْ ﴿لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسٰى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ.

پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ علیہ السلام سے بھول سے ہوا پھر جب دونوں دریا سے نکلے تو ایک لڑکے پر گزرے کہ کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ سو خضر علیہ السلام نے اس کے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اس کا سر اپنے ہاتھ سے اکھاڑ ڈالا اس طرح اور اشارہ کیا سفیان راوی نے اپنی انگلیوں سے جیسے وہ ایک چیز اچک لیتا ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو یعنی اس نے کسی کا خون نہ کیا تھا جس کے بدلے تو اس کو مارتا البتہ تجھ سے برا کام ہوا خضر علیہ السلام نے کہا کہ بھلا میں نے تجھ سے نہ کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں تجھ سے کوئی بات پوچھوں اس کے بعد تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھنا تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو ان لوگوں سے کھانا مانگا ان لوگوں نے ان کی مہمانی نہ کی تو دونوں نے ایک دیوار کو پایا کہ گرنا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی تو خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا سو اس کو سیدھا کھڑا کر دیا اور اشارہ کیا سفیان نے جیسے ہاتھ پھیرتا ہے ایک چیز کو اوپر کی طرف راوی کہتا ہے کہ نہیں سنا میں نے سفیان سے ذکر مائلا کا مگر ایک بار موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے سو انہوں نے نہ ہم کو کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی تو نے ان کی دیوار کی طرف قصد کیا اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر علیہ السلام نے کہا کہ اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو اب میں بتلاؤں تجھ کو بیان ان تینوں باتوں کا جس پر تو صبر نہ کر سکا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو ان کا بہت قصہ ہم کو معلوم ہوتا

سفیان نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام پر اگر صبر کرتے تو ان کا بہت قصہ ہم کو معلوم ہوتا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آیت وكان وراء هم ملك ياخذ كل سفينة غصبا میں وراء هم کے بدلے امامهم پڑھا ہے اور لڑکا تو کافر تھا اور اس کے ماں باپ ایماندار تھے۔

فائدہ: اس کی شرح تفسیر سورۂ کہف میں آئے گی۔

٣١٥٠ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ.

٣١٥٠ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام کا نام اس واسطے خضر علیہ السلام رکھا گیا کہ صاف چٹی زمین ان کے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی۔

فائدہ: اور تعلق اس کا ساتھ باب کے ظاہر ہے جہت ذکر خضر علیہ السلام کے سے بیچ اس کے اور مجاہد سے روایت ہے کہ خضر علیہ السلام کو اس واسطے خضر علیہ السلام کہا گیا کہ جب وہ نماز پڑھتا تھا تو جو اس کے گرد ہوتا تھا وہ سرسبز ہو جاتا تھا اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے بیچ نام اس کے اور بیچ نسب اس کی کے اور پیغمبری اس کی کے اور عمر اس کی کے پس کہا وہب بن منبہ نے کہ اس کا نام بلیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نام اس کا الیاس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عابر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ خضرون ہے اور پہلی بات بہت ثابت ہے ابن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اس بنا پر کے پس پیدائش اس کی ابراہیم علیہ السلام سے پہلے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی پیدائش ابراہیم علیہ السلام سے پیچھے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے باپ کا نام ملکان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فرعون کا بیٹا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نواسہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سو برس مار کر پھر زندہ کیا تھا پس نہ مرے گا یہاں تک کہ صور پھونکا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ جو شخص دجال سے جھگڑا کرے گا وہ خضر علیہ السلام ہے اور جعفر صادق سے روایت ہے کہ ذوالقرنین کا ایک فرشتہ یار تھا تو ذوالقرنین نے اس سے کہا کہ مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا جس سے میری عمر دراز ہو جائے تو اس نے اس کو آب حیات کا چشمہ بتلایا اور وہ اندھیرے کے اندر تھا تو ذوالقرنین اس کی طرف چلا اور خضر علیہ السلام اس کے اگاڑی لشکر میں تھا تو آب حیات کو خضر علیہ السلام نے پایا اور ذوالقرنین کو ہاتھ نہ آیا اور کعب احبار سے روایت ہے کہ چار پیغمبر زندہ ہیں امان ہے

واسطے زمین والوں کے دو زمین میں ہیں خضر اور الیاس علیہ السلام اور دو آسمان میں ہیں ادریس علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور بغوی وغیرہ نے اکثر اہل علم سے حکایت کی ہے کہ وہ پیغمبر ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں اور ایک گروہ نے کہا کہ وہ ولی ہے اور طبری نے اپنی تاریخ میں کہا کہ خضر علیہ السلام تھا بیچ زمانے فریدون کے بیچ قول عام اہل کتاب کے اور تھا اوپر مقدمے ذوالقرنین اکبر کے اور نقاش نے بہت روایتیں نقل کی ہیں جو دلالت کرتی ہیں اوپر زندہ رہنے اس کے لیکن کوئی چیز ان میں سے لائق حجت کے نہیں اور ابن عطیہ نے کہا کہ اگر زندہ ہوتا تو البتہ ہوتا واسطے اس کے بیچ ابتدا اسلام کے ظہور اور کوئی چیز اس سے ثابت نہیں اور ثعلبی نے کہا کہ وہ زندہ ہے سب قولوں پر چھپا ہوا ہے آنکھوں سے اور تحقیق بعض کہتے ہیں کہ نہ مرے گا وہ مگر بیچ اخیر زمانے کے جبکہ اٹھایا جائے گا قرآن قرطبی نے کہا کہ وہ پیغمبر ہے نزدیک جمہور کے اور آیت گواہی دیتی ہے ساتھ اس کے اس واسطے کہ پیغمبر نہیں سیکھتا اپنے کم سے اور نیز باطن کی خبر سوائے پیغمبر کے کسی کو معلوم نہیں ہوتی ابن صلاح نے کہا کہ خضر زندہ ہے نزدیک جمہور علماء کے اور عام ساتھ ان کے ہیں بیچ اس کے اور انکار تو صرف بعض قلیل محدثین نے کیا ہے اور نووی کا بھی یہی قول ہے اور اس نے یہ بات زیادہ کی ہے کہ یہ بات متفق علیہ ہے درمیان صوفیوں کے اور اہل صلاح کے اور حکایتیں ان کی ساتھ دیکھنے ان کے اور جمع ہونے ساتھ اس کے اکثر ہیں اس سے کہ گنے جائیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خضر اب موجود نہیں ہیں یہ لوگ ہیں بخاری اور ابراہیم حربی اور ابو جعفر اور ابو طاہر اور ابو بکر بن عربی اور ایک گروہ اور عمدہ تمسک ان کا مشہور ہے جو ابن عمر اور جابر وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر زندگی میں فرمایا کہ جو لوگ آج زمین پر ہیں سو برس تک ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مراد ساتھ اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرمان کا گزر جانا ہے اور جو کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے اور یہ جواب دیتا ہے کہ وہ اس وقت دریا پر تھا یا مخصوص ہے حدیث سے جیسا کہ خاص کیا گیا ہے اس سے شیطان بالاتفاق اور جو لوگ کہ انکار کرتے ہیں ان کی ایک دلیل یہ آیت ہے وماجعلنا لبشر من قبلك الخلد یعنی تجھ سے پہلے ہم نے کسی بشر کے واسطے ہمیشگی نہیں کی اور ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ کوئی پیغمبر نہیں ہوا مگر کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے عہد لیا ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں تو ان کے ساتھ ایمان لائے اور اس کی مدد کرے اور کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا کہ خضر علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے ہمراہ جہاد کیا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ الہٰی اگر تو اس گروہ کو ہلاک کر دے گا تو پھر زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی پس اگر خضر موجود ہوتا تو یہ نفی صحیح نہ ہوتی اور نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے چاہا کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو ان کا بہت قصہ ہم کو معلوم ہوتا اور اگر خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو یہ آرزو اچھی نہ ہوتی اور البتہ حاضر ہوتا اور ان کو عجائبات دیکھاتا اور یہ بہت باعث تھا واسطے ایمان لانے کافروں کے خاص کر واسطے اہل کتاب کے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ خضر علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لیکن وہ حدیث ضعیف ہے اور ایک حدیث

میں ہے کہ ہر سال حج کے دنوں میں خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام جمع ہوتے اور ایک دوسرے کا سر مونڈھتے تھے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ زمزم کا پانی ایک بار پیتے ہیں اور آئندہ سال تک ان کو پیاس نہیں لگتی اور یہ بھی ضعیف ہے اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ بعض اصحاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی لیکن ان روایتوں کی اسناد وہی ہے اور یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں اور ابو عروبہ نے ریاح بن عبیدہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلتا تھا اس کے ہاتھ پر ٹیک لگا کر سو جب وہ پھرا تو میں نے کہا کہ وہ مرد کون تھا کہا کہ وہ میرا بھائی خضر علیہ السلام تھا اس نے مجھ کو بشارت دی کہ میں حاکم ہوں گا اور عدل کروں گا نہیں ڈر ہے ساتھ راویوں اس کے اور نہیں واقع ہوئی واسطے میرے کوئی حدیث اب تک اور نہ کوئی اثر ساتھ سند جید کے سوائے اس کے اور یہ سو برس کی حدیث کے معارض نہیں اس واسطے کہ سو برس سے پہلے کا ذکر ہے (فتح) مخلصاً۔

بَابٌ

یہ باب ہے

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور وہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اس کا ساتھ اس کے ظاہر ہے۔

٣١٥١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ﴾ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ.

٣١٥١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ داخل ہو جاؤ دروازے میں سجدہ کرتے اور کہو ہم مغفرت چاہتے ہیں سو انہوں نے حکم بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسیٹے ہوئے اور کہا دانہ بالی میں بہتر ہے۔

فائدہ: اس کی شرح سورۂ اعراف کی تفسیر میں آئے گی۔

٣١٥٢ - حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ

٣١٥٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک موسیٰ علیہ السلام تھے مرد شرمیلے اور بہت پردہ کرنے والے نہ دیکھی جاتی تھی ان کے بدن سے کوئی چیز واسطے شرم کرنے ان کے ان سے تو ایذا دی اس کو جس نے ایذا دی قوم بنی اسرائیل سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پردہ کرتا یہ پردہ کرنا مگر کسی عیب کے سبب سے کہ اس کے بدن میں ہے یا

اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾.

سفید داغ یا بادخائے یعنی خصیہ پھولا یا کوئی اور آفت اور اللہ نے چاہا کہ پاک کرے موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حق میں کہی تو موسیٰ علیہ السلام ایک دن نہانے کے واسطے تنہا ہوئے سو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے پھر غسل کیا پھر جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے کپڑے لینے کے واسطے آگے بڑھے تو لے بھاگا پتھر ان کے کپڑے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی لی اور پتھر کے پیچھے دوڑے سو کہنے لگے کہ میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ تک پہنچے تو انہوں نے ان کو ننگا دیکھا نہایت بہتر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اور پاک تر اس عیب سے کہ کہتے تھے اور کھڑا ہو گیا پتھر سو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے پھر اپنی لاٹھی سے پتھر کو مارنے لگے پس قسم ہے اللہ کی کہ بیشک پتھر پر البتہ نشان ہیں ان کے مارنے کے اثر سے تین یا چار یا پانچ پس یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے قول کا کہ اے ایمان والو تم نہ ہو ان لوگوں کی طرح جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی سو پاک کیا اور بے عیب دیکھا یا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے کہ کہی انہوں نے اور تھا نزدیک اللہ تعالیٰ کے آبرو رکھتا

فائدہ: یہ جو کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بدن سے کوئی چیز نہ دیکھی جاتی تھی تو یہ مشعر ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک دوسرے کے سامنے ننگا نہانا جائز تھا ان کے شرع میں اور موسیٰ علیہ السلام تو صرف حیا کے واسطے تنہا نہاتے تھے اور اس حدیث میں سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ننگے چلنا درست ہے اور یہ کہ جائز ہے دیکھنا طرف شرمگاہ کے وقت ضرورت کے جو داعی ہو واسطے اس کے مانند دوا کرنے کے یا بری ہونے کے عیب سے جیسے کہ میاں بیوی سے ایک دوسرے پر برص کا دعویٰ کرے کہ اس کو سفید داغ ہے تا کہ نکاح کو فسخ کرے اور وہ انکار کرے کہ مجھ کو یہ عیب نہیں اور یہ کہ پیغمبر لوگ اپنی خلق اور پیدائش میں نہایت کمال پر ہیں اور یہ کہ جو نسبت کرے کسی پیغمبر کو پیغمبروں سے طرف نقص کے پیدائش میں تو بیشک اس نے اس کو ایذا دی کہ اس کے فاعل پر کفر کا خوف ہے اور اس میں ظاہر ہے معجزہ

واسطے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور یہ کہ آدمی پر بشریت غالب ہوتی ہے اس واسطے کہ موسیٰ علیہ السلام نے معلوم کیا کہ نہیں لے بھاگا پتھر کپڑے اس کے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور باوجود اس کے معاملہ کیا اس سے معاملہ عاقل کا یہاں تک کہ اس کو مارا اور احتمال ہے کہ مراد ان کے بیان کرنا اور معجزے کا ہو واسطے اپنی قوم کے ساتھ تاثیر کرنے مارنے لاٹھی کے پتھر میں اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر انبیاء علیہم السلام صبر کرنے سے جاہلوں پر اور اٹھانے ایذا ان کی کے اور آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایذا دینے والوں پر غالب کیا اور طحاوی وغیرہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت مذکور نازل ہوئی بیچ طعن کرنے بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام پر بسبب ہارون علیہ السلام کے اس واسطے کہ متوجہ ہوا وہ ساتھ اس کے واسطے زیارت کے پس مر گئے ہارون علیہ السلام اور دفنایا ان کو موسیٰ علیہ السلام نے تو بعض بنی اسرائیل نے اس میں طعن کیا کہ تو نے خود اس کو مار ڈالا ہے پس پاک کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اس طرح کہ ہارون علیہ السلام کا بدن ان کے سامنے اٹھایا گیا اور حالانکہ وہ مردہ تھا تو اس نے بنی اسرائیل سے کلام کیا کہ وہ اپنی موت سے مرا ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے اور اگر ثابت ہو تو نہ ہوگی اس میں وہ چیز کہ منع کرے کہ دونوں فریق کے حق میں اتری ہو واسطے صادق آنے اس بات کے کہ دونوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی پس پاک کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اس چیز سے کہ انہوں نے کہی۔ (فتح)

۳۱۵۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

۳۱۵۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال بانٹا یعنی جنگ حنین کے دن تو ایک مرد نے یعنی منافق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کہ بیشک اس تقسیم سے کچھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نہیں تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں غصہ دیکھا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے موسیٰ علیہ السلام پر البتہ وہ اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیے گئے تھے پر اس نے صبر کیا۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے ذکر موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور اس کی شرح فرض خمس میں گزر چکی ہے۔

بَابُ ﴿يَعْكِفُوْنَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَّهُمْ﴾

باب ہے تفسیر میں اس آیت کے کہ وہ یعنی بنی اسرائیل پہنچی ایک لوگوں پر کہ پوجنے میں لگے رہے تھے اپنے بتوں کے۔

﴿مُتَبَّرٌ﴾ خُسْرَانٌ

متبر کا معنی ہے خسارہ پانے والے

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے متبر ماھم فیه اور نہیں تفسیر کی امام بخاری رحمہ اللہ نے آیت مذکورہ سے سوائے متبر کے پس کہا کہ متبو کے معنی ہیں خسران یعنی ٹوٹا پانے والے۔

﴿وَلِيُتَبِّرُوْا﴾ يُدَمِّرُوْا ﴿مَا عَلَوْا﴾ مَا غَلَبُوْا

یتبروا کے معنی ہیں خراب کریں ماعلوا کے معنی ہیں جس جگہ غالب ہوں

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولیتبروا ماعلوا تتبیرا اور ذکر کرنا اس کا اس جگہ بطور استطراد کے ہے۔ (فتح)

٣١٥٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوْا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا.

۳۱۵۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور عمدہ ہے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا آپ بکریاں چراتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور کیا کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں۔

فائدہ: اور لیکن مناسبت حدیث کی واسطے ترجمہ کے پس واسطے داخل ہونے موسیٰ علیہ السلام کے ہے اس حدیث کے عموم میں کہ کیا کوئی ایسا پیغمبر بھی ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں اور اوپر مناسبت ترجمہ کی واسطے حدیث کے پس نہیں ہے ظاہر اور جو میرے دل میں گزرتا ہے یہ ہے کہ تحقیق تھا درمیان تفسیر مذکور کے اور درمیان حدیث مذکور کے بیاض کہ خالی چھوڑا اس کو واسطے حدیث کے کہ داخل کرے ترجمہ میں اور ترجمہ صلاحیت رکھتا ہے واسطے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کے پھر ملایا گیا یہ بیاض جیسے کہ اس کی مثلوں میں اور مناسبت حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی واسطے قصے موسیٰ علیہ السلام کے آپ کے اس قول کے عموم کی جہت سے ہے کہ کیا کوئی ایسا پیغمبر بھی ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں پس داخل ہوئے اس میں موسیٰ علیہ السلام جیسے کہ اشارہ کیا ہے طرف اس کے ہمارے استاد نے بلکہ ایک حدیث میں واقع ہوا ہے کہ البتہ پیغمبر کر کے بھیجے گئے موسیٰ علیہ السلام اور حالانکہ وہ بکریاں چراتے تھے اور اماموں نے کہا کہ حکمت بیچ چرانے پیغمبروں کے بکریوں کو یہ ہے کہ تا اپنی جانوں کو تواضع سکھائیں اور عادت پکڑیں دل ان کے ساتھ گوشہ گیری کے اور ترقی کریں بکریوں کی سیاست سے طرف سیاست امتوں کی اور اس کی توضیح اجارے کے اول میں گزر چکی ہے اور نہیں ذکر کیا بخاری علیہ السلام نے آیتوں سے ساتھ عبارت کے اور اشارہ کیا مگر قول اللہ تعالیٰ کا متبر ماھم فیه اور نہیں شک ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا

وهو فضلكم على العالمين سوائے اس کے نہیں ذکر کیا گیا بعد اس کے پس کس طرح حمل کیا جائے گا کہ اس نے اشارہ کیا ہے طرف اس کے سوائے ماقبل کے پس معتبر وہ بات ہے جو میں نے ذکر کی اور نقل کیا ہے کرمانی نے خطابی سے کہ مراد اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھی ہے نبوت دنیاداروں اور مالداروں میں اور سوائے اس کے نہیں کہ گردانا ہے اس کو تواضع کرنے والوں میں جیسے بکریاں چرانے والے اور پیشہ ور لوگ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی متن کے واسطے مناسبت ہے نہ واسطے خاص ترجمہ کے۔ (فتح)

بَابُ ﴿وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً﴾ الْآيَةَ

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کو یہ کہ ذبح کرو ایک گائے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں سوائے ابو العالیہ کی تفسیر کے اور کچھ چیز بیان نہیں کی اور گائے کا قصہ ابوالعالیہ سے اس طرح مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک مرد مالدار تھا اور اس کی اولاد نہ تھی مگر ایک قریبی وارث تھا اس وارث نے اس کو مار ڈالا تاکہ اس کے مال کا وارث بنے پھر اس کو مار کر راہ میں ڈال دیا پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ میرا قریبی مارا گیا اور اس کے مارنے والا معلوم نہیں اور میں آپ کے سوا کسی کو نہیں پاتا کہ اس کا قاتل میرے واسطے بیان کرے تو موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں میں پکارا کہ جس کسی کو کچھ معلوم ہو تو چاہیے کہ اس کو بیان کرے تو کسی نے بیان نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ ان کو کہہ کہ گائے ذبح کریں تو لوگوں نے تعجب کیا اور کہنے لگے کہ کس طرح طلب تو کریں معرفت اس کے قاتل کی پس حکم ہوتا ہے ہم کو گائے ذبح کرنے کا اور تھا قصہ اس کا اس طور سے کہ کیا بیان کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی ہے اور نہ بن بیائی یعنی نہ بوڑھی اور نہ چھوٹی درمیانی ہے ان کے بیچ بولے کہ پکارے ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کر دے ہم کو کہ کیسا ہے رنگ اس کا کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے کہ بہت زرد ہے رنگ اس کا یعنی صاف ہے خوش لگتی ہے دیکھنے والوں کو بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کس قسم میں ہے وہ گائیوں میں کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے کہ محنت والی نہیں یعنی نہیں ذلیل کیا اس کو محنت نے کہ کھودتی ہو زمین کو یا پانی دیتی ہو کھیت کو یعنی نہیں محنت کرتی زمین میں سلامت ہے یعنی عیبوں سے نہیں اس میں کچھ داغ یعنی نہیں اس میں کچھ سفیدی بولے اب تو لایا ٹھیک بات ابوالعالیہ نے کہا کہ جب ان کو گائے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا تو اس وقت خواہ کوئی گائے ذبح کرتے ان کو کفایت کرتی لیکن انہوں نے سوال میں سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کی اور اگر وہ انشاء اللہ نہ کہتے تو کبھی اس کی طرف راہ نہ پاتے سو ہم کو خبر پہنچی کہ نہ پایا انہوں نے اس کو مگر نزدیک ایک بوڑھی عورت کے تو اس نے اس کی قیمت بہت زیادہ لگائی تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم نے اپنی جانوں پر بہت سختی کی

پس دواس کو جو مانگتی ہے تو انہوں نے اس کو لے کر ذبح کیا تو اس کی ایک ہڈی لے کے مقتول کے بدن پر ماری تو وہ زندہ ہوا اور اپنے قاتل کا بتلایا پھر اسی وقت مر گیا تو اس کا قاتل پکڑا گیا یعنی وہی اس کا قریبی جو اس کا وارث ہونا چاہتا تھا سو قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے برے کام پر۔ (فتح)

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ ﴿فَاقِعٌ﴾ صَافٍ ﴿لَا ذَلُوْلٌ﴾ لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ ﴿تُثِيْرُ الْأَرْضَ﴾ لَيْسَتْ بِذَلُوْلٍ تُثِيْرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ ﴿مُسَلَّمَةٌ﴾ مِنَ الْعُيُوْبِ ﴿لَا شِيَةَ﴾ بَيَاضٌ ﴿صَفْرَآءُ﴾ إِنْ شِئْتَ سَوْدَآءُ وَيُقَالُ صَفْرَآءُ كَقَوْلِهِ ﴿جِمَالَاتٌ صُفْرٌ﴾ ﴿فَادَّارَأْتُمْ﴾ اخْتَلَفْتُمْ.

ابوالعالیہ نے کہا کہ عوان کے معنی ہیں میانہ سال درمیان کم سن اور بوڑھے کے فَاقِعٌ کے معنی ہیں صاف لَا ذَلُوْلٌ کے معنی ہیں کہ کام نے اسے ذلیل نہیں کیا تُثِيْرُ الْأَرْضَ کی تفسیر ابوالعالیہ نے اس طرح کی ہے کہ وہ گائے محنتی نہیں کہ زمین میں ہل چلاتی ہوا اور نہ کھیتی کا اور کوئی کام کرتی ہو۔ مُسَلَّمَةٌ کی تفسیر اس طرح ہے کہ سب عیبوں سے بچی ہوئی ہے اور بے عیب ہے۔ لَا شِيَةَ کی تفسیر بیاض سے کی ہے کہ اس کے زرد رنگ میں کوئی سفیدی اور داغ نہیں صَفْرَاءُ کے معنی اگر تو چاہے تو زرد کرے اور اگر چاہے تو سیاہ کرے یعنی ممکن ہے حمل کرنا صفرت کا اوپر معنی مشہور یعنی زردی کے اوپر معنی سیاہی کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے جِمَالَاتٌ صُفْرٌ پس تحقیق وہ تفسیر کیا گیا ہے اس طرح کہ وہ زرد ہے مائل بسیاہی۔ فَادَّارَأْتُمْ کے معنی ہیں پھر تم نے جھگڑا کیا۔

بَابُ وَفَاةِ مُوْسٰى وَذِكْرِهٖ بَعْدُ

باب ہے بیان میں وفات موسیٰ علیہ السلام کے اور ذکر ان کے کا بعد وفات کے

٣١٥٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ إِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ

٣١٥٥۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا یعنی تو اس نے کہا کہ اپنے رب کا کہا مان یعنی موت کو قبول کر سو جب ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا یعنی تو اس کی آنکھ کو پھوڑ ڈالا اور ملک الموت لوگوں کے پاس ظاہر ہو کے آتا تھا تو فرشتہ اللہ کی طرف پلٹ گیا تو اس نے کہا کہ

قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ قَالَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

اے الٰہی تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ اس کو پھیر دی سو فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور اس کو کہہ کہ اگر تو زندگی چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹ پر رکھ سو تیرا ہاتھ جس قدر بالوں کو ڈھک لے گا تو جتنے بال ہوں گے اتنے برس تو زندہ رہے گا کہا اے میرے رب پھر کیا ہوگا کہا پھر آخر کو موت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر یہی حال ہے تو ابھی ہی سہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھ کو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینکنے کی مسافت کے برابر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس مکان کے پاس ہوتا تو تم کو دکھلا دیتا موسیٰ علیہ السلام کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہے سرخ ٹیلے کے تلے۔

فائدہ: وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ فرشتوں نے موسیٰ علیہ السلام کا جنازہ پڑھا اور ان کو دفنایا اور ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی ابن خزیمہ نے کہا کہ بعض بدعتیوں نے اس حدیث سے انکار کیا ہے اور کہا اگر موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پہچان لیا تھا تو اس کو ذلیل جانا اور اگر اس کو نہیں پہچانا تھا تو ان سے آنکھ کا بدلہ کیوں نہ لیا گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی جان قبض کرنے کو نہیں بھیجا تھا بلکہ صرف آزمائش کے واسطے بھیجا تھا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو طمانچہ اس واسطے مارا کہ اس کو آدمی دیکھا بغیر اجازت ان کے گھر میں داخل ہوا اور نہ معلوم کیا موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ ملک الموت ہے اور جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت دیکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھ پھوڑنی جائز رکھی ہے اور قرآن مجید میں ہے کہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو دونوں نے ان کو ابتداء میں نہ پہچانا اور اگر ابراہیم علیہ السلام ان کو پہچانتے تو ان کے آگے کھانا لا کر نہ رکھتے اور اگر لوط علیہ السلام ان کو پہچانتے تو اپنی قوم سے ان پر خوف نہ کرتے اور نووی نے کہا کہ نہیں منع ہے یہ کہ اجازت دی ہو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اس طمانچہ میں واسطے امتحان ملطوم کے یعنی جس کو طمانچہ مارا گیا یعنی فرشتے کو اور ابن قتیبہ نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے تو وہ آنکھ پھوڑی تھی جو تخییل اور تمثیل تھی اور وہ حقیقی آنکھ نہ تھی اور معنی آنکھ پھوڑ دینے کے یہ ہیں کہ پھیرا اس کو حقیقی پیدائش اس کے کے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ظاہر پر محمول ہے اور پھیر دی اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بشری

آنکھ تا کہ پھرے طرف موسیٰ علیہ السلام کے اور پر کمال صورت کے پس ہوگا یہ قوی ترنیج عبرت اپنی کے اور یہی بات معتمد ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتہ آدمی کی شکل بن جاتا ہے اور یہ بات کئی حدیثوں سے ثابت ہوتی ہے اور اس میں فضیلت ہے دفن ہونے کی پاک زمین میں اور اس کی شرح جنازے میں گزر چکی ہے اور یہ جو فرمایا کہ تجھ کو ہر بال کے بدلے ایک سال عمر ملے گی تو اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ جو دنیا باقی رہتی ہے وہ نہایت ہی بہت ہے اس واسطے کہ گنتی بالوں کی جن کو ہاتھ ڈھکے گا وہ مقدار ہے اس مدت کا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہمارے حضرت ﷺ کے پیغمبر ہونے کے درمیان ہے دوبار اور زیادہ اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر جواز زیادت عمر کے۔ (فتح)

٣١٥٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ فِيْ قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَدَهٗ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.

٣١٥٦ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان لڑائی ہوئی تو مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے محمد ﷺ کو سب عالم سے برگزیدہ کیا ایک قسم میں جس کے ساتھ قسم تھا یعنی محمد ﷺ سب جہان سے بہتر ہیں اور یہودی نے کہا قسم کھائی اور کہا قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا یعنی موسیٰ علیہ السلام سب عالم سے افضل ہیں تو مسلمان نے اس وقت ہاتھ اٹھا کر یہودی کو طمانچہ مارا تو یہودی حضرت ﷺ کے پاس گیا اور خبر دی آپ کو اپنی اور مسلمان کے واقعہ کی سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ لوگ صور کی آواز سے بیہوش ہو جائیں گے یعنی قیامت میں تو اول میں ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو اس طرح دیکھو گا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بیہوش ہونے والے لوگوں میں سے تھے سو مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کیا ہے یعنی اس آیت میں فصعق من فی السموات والارض الامن شاء اللّٰہ۔

فائدہ: اور محل افاقے یعنی ہوش میں آنے کا دوسرے نفخہ کے بعد ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں صریح آچکا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سب لوگ قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے اول میری قبر پھٹے گی اور ممکن ہے

تطبیق اس پر کہ اول نفخے کے بعد سب خلقت کو بیہوشی ہو جائے گی زندے کو بھی اور مردے کو بھی اور وہ گھبراہٹ ہے پھر اس کے بعد مردوں کو اور زیادہ گھبراہٹ ہو گی جس میں وہ ہیں اور واسطے زندوں کے موت پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا واسطے جی اٹھنے کے تو سب زندہ ہو جائیں گے سو جو قبر میں ہو گا اس کی قبر پھٹ جائے گی اور وہ قبر سے نکل آئے گا اور جو قبر میں نہ ہو گا اس کو اس کی کچھ حاجت نہ ہو گی اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دنیا میں قبر میں دفن کیے گئے تھے پس صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو سرخ ٹیلے کے پاس دیکھا کہ اپنی قبر میں نماز پڑھتے تھے روایت کیا ہے اس کو بعد حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور شاید یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے کہ میں نے تقریر کی اور اس پر یہ شبہ آتا ہے کہ تمام خلقت کس طرح بیہوش ہو گی اور حالانکہ مردوں کو کچھ حس حرکت نہیں پس جواب دیا جاتا ہے مراد یہ ہے کہ بیہوش وہی ہوں گے جو زندہ ہیں اور اپر جو مردے ہیں پس وہ مستثنیٰ ہیں بیچ قول اللہ تعالیٰ الا من شاء اللہ یعنی مگر وہ شخص کہ پہلے مر چکا ہے کہ وہ بیہوش نہ ہو گا اور اسی کی طرف میل کی ہے قرطبی نے اور نہیں معارض ہے اس کے جس اس حدیث میں وارد ہو چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام بھی مستثنیٰ ہیں اس واسطے کہ وہ پیغمبر زندہ ہیں نزدیک اللہ کے اگرچہ بہ نسبت اہل دنیا کے مردوں کی صورت میں ہیں اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے یہ بات واسطے شہیدوں کے اور نہیں شک ہے اس میں کہ پیغمبروں کا رتبہ شہیدوں سے بلند ہے تکمیل گمان کیا ہے ابن حزم نے کہ قیامت کے دن صور چار بار پھونکا جائے گا پہلا نفخہ مارنے کا ہے کہ جو دنیا میں زندہ باقی ہو گا وہ اس سے مر جائے گا اور دوسرا نفخہ زندہ کرنے کا ہے کہ ہر مردہ اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو گا اور پھیل پڑیں گے قبروں سے اور جمع کیے جائیں گے واسطے حساب کے اور تیسرا نفخہ گھبراہٹ کا ہو گا اور بیہوشی کا ہے ہوش میں آئیں گے اس سے مانند بیہوش کے نہیں مرے گا اس سے کوئی اور چوتھا نفخہ ہوش میں آنے کا ہے اس بیہوشی سے اور یہ بات ابن حزم کی واضح نہیں بلکہ وہ فقط دو ہی نفخے ہیں اور صرف دو ہی بار صور پھونکا جائے گا اور واقع ہوا ہے تغایر بیچ ہر ایک کے ان دونوں میں سے باعتبار سامع یعنی سننے والے اس کے پس پہلے نفخہ سے مر جائے گا ہر وہ شخص کہ زندہ ہو گا اور بیہوش ہو جائے گا وہ شخص کہ نہیں مرا جس کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے اور دوسرے نفخے سے جو مرا ہوا ہو گا وہ زندہ ہو جائے گا اور جو بیہوش ہو گا وہ ہوش میں آ جائے گا اور علماء نے کہا کہ پیغمبروں میں ایک دوسرے پر فضیلت دینے سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تو یہ صرف اس شخص کو منع کیا ہے جو اپنی رائے سے کہے نہ جو دلیل سے کہے یا فضیلت دے اس طرح سے کہ منضول کی تنقیص کی طرف پہنچائے یا جھگڑے یا عداوت کی طرف پہنچائے یا مراد یہ ہے کہ نہ فضیلت دو ساتھ ہر قسم فضیلت کے اس طور سے کہ مفضول کے واسطے کوئی فضیلت باقی نہ رہی پس امام مثلاً جب ہم کہیں کہ وہ افضل ہے مؤذن سے تو نہیں مستلزم ہے یہ تنقیص فضیلت مؤذن کو بہ نسبت اذان کے اور بعض کہتے ہیں کہ نہی فقط نفس نبوت کے حق میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں فرق کرتے ہم درمیان کسی کے اس کے رسولوں

سے اور منع کیا تفضیل بعض انبیاء سے بعض پر واسطے قول اللہ تعالیٰ کے کہ یہ رسول ہیں فضیلت دی ہم نے بعضوں کو بعضوں پر۔ (فتح)

٣١٥٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِيْ أَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ.

٣١٥٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحث کی آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے سو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو وہی آدم علیہ السلام ہے کہ تجھ کو تیرے گناہ نے تجھ کو بہشت سے نکالا آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تو وہی موسیٰ علیہ السلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اپنی رسالت اور کلام سے برگزیدہ کیا تو مجھ کو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے تو جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے دو بار فرمایا۔

فائدہ: اور غرض اس سے گواہی آدم علیہ السلام کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو برگزیدہ کیا۔

٣١٥٨ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهِ.

٣١٥٨۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے سو فرمایا کہ میرے سامنے کی گئیں اگلی امتیں سو میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی کہ اس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا سو کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہے اپنی قوم میں۔

فائدہ: یہ حدیث ساری ساتھ شرح کے رقاق میں آئے گی اور اس میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بعد سب امتوں سے بہت ہے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِلٰى

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بیان کی اللہ عزوجل نے ایک مثال ایمان والوں کو عورت فرعون کی۔ آخر

قَوْلِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ﴾. آیت تک۔

فائدہ: اورغرض اس ترجمہ سے ذکر آسیہ کا ہے اور وہ فرعون کی عورت تھی بعض کہتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل سے تھی اور بعض کہتے ہیں کہ عمالقہ سے اور بعض کہتے کہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی اور بعض کہتے کہ فرعون کے چچا کی بیٹی تھی اور مریم کا ذکر آئندہ آئے گا۔ (فتح)

٣١٥٩ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ.

٣١٥٩ ۔ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتوں سے آسیہ فرعون کی عورت اور مریم عمران کی بیٹی کے سوا کوئی عورت کمال کو نہیں پہنچی اور بیشک فضیلت عائشہ کی عورتوں پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

فائدہ: ثرید اس کھانے کو کہتے ہیں کہ روٹی کو شوربے میں بھگویا ہو۔ استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حصر کے کہ وہ دونوں عورتیں پیغمبر ہیں اس واسطے کہ اکمل قسم آدمی کے پیغمبر ہیں پھر ولی اور صدیق اور شہید سو اگر دونوں پیغمبر نہ ہوتیں تو البتہ لازم آتا کہ عورتوں میں نہ ولی ہوں اور نہ صدیق اور نہ شہید اور واقع یہ ہے کہ یہ صفتیں بہت عورتوں میں موجود ہیں پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں پیغمبر ہوئیں عورتوں سے مگر فلانی اور فلانی اور اگر فرماتے کہ نہیں ثابت ہوئی صفت ولایت یا صداقت یا شہادت کی مگر واسطے فلانے اور فلانے کے تو یہ کہنا صحیح نہ ہوتا واسطے موجود ہونے اس کے کے ان کے غیر میں بھی مگر یہ کہ ہو مراد حدیث میں کمال سوائے پیغمبروں کے پس نہ تمام ہوگی دلیل اوپر اس کے اس سبب سے اس بنا پر پس وہ عورتیں ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے گزر چکیں اور نہیں تعرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے عورتوں سے مگر واسطے عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور نہیں اس میں تصریح ساتھ فضیلت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے غیر پر اس واسطے کہ فضیلت ثرید کی اور کھانے پر سوائے اس کے نہیں کہ اس میں محنت کم ہوئی ہے اور جلد ہضم ہو جاتا اور اجل کھانا ان کا اس وقت یہی تھا اور کل یہ خصلتیں نہیں مستلزم ہیں ثبوت فضیلت کو واسطے اس کے ہر جہت سے پس کبھی ہوتا ہے مفضول فضیلت بہ نسبت اپنے غیر کے اور جہتوں سے اور اس حدیث میں اتنا اور لفظ زیادہ وارد ہوا ہے کہ مریم علیہا السلام اور خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سب عورتوں سے افضل ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بہشتی عورتوں میں افضل خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مریم اور آسیہ ہیں اور اس

مسئلے کی تفصیل مناقبت میں آئے گی اور قرطبی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ مریم نبیہ ہے اس واسطے کہ وحی کی طرف اس کے اللہ تعالیٰ نے ساتھ واسطہ فرشتے کے اور آسیہ پس نہیں ہے کوئی چیز جو دلالت کرے اس کے نبی ہونے پر اور کرمانی نے کہا کہ نہیں لازم آتا لفظ کمال سے ثبوت نبوت اس کی کا اس واسطے کہ وہ اطلاق کیا جاتا ہے واسطے تمام ہونے شے کے اور منتہی ہونے اس کے اپنے باب میں پس مراد پہنچنا اس کا نہایت کو ہے تمام فضائل میں جو عورتوں کے واسطے ہیں اور تحقیق نقل کیا گیا ہے اجماع اوپر عدم نبوت عورتوں کے اس طرح کہا ہے اس نے اور اشعری سے منقول ہے کہ چھ عورتیں نبی ہیں حوا سارہ اور ماں موسیٰ علیہ السلام کی اور ہاجرہ اور آسیہ اور مریم اور ضابطہ اس کے نزدیک یہ ہے کہ جس کے پاس فرشتہ آئے اللہ کی طرف سے ساتھ امر کے یا نہی کے یا اعلام کے تو وہ نبی ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے آنا فرشتے کا واسطے ان لوگوں کے ساتھ امروں مختلف کے اللہ کے نزدیک سے اور واقع ہوئی ہے تصریح ساتھ وحی کرنے کے طرف بعض عورتوں کے قرآن میں اور ذکر کیا ابن حزم نے ملل اور نحل میں کہ نہیں پیدا ہوئی نزاع اس مسئلے میں مگر بیچ زمانے اس کے کے قرطبہ میں اور تیسرا قول بھی ان سے محکی ہے اور مانعین کی حجت یہ آیت ہے وما ارسلنا من قبلك الا رجالا اور اس میں حجت نہیں اس واسطے کہ کسی نے ادن میں رسالت کا دعوی نہیں کیا اور کلام تو فقط نبوت میں ہے اور صریح تر اس میں قصہ مریم کا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے قصے میں وہ چیز وارد ہوئی ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر ثابت ہونے نبوت کے واسطے اس کے کہ جلدی کی اس نے ساتھ ڈال دینے بچے اپنے کے دریا میں مجرد وحی سے اور آسیہ فرعون کی عورت کے فضائل سے ہے کہ اختیار کیا اس نے قتل ہونے کو ملک پر اور دنیا کے عذاب کو ان نعمتوں پر کہ اس میں تھیں۔ (فتح)

بَابُ ﴿إِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى﴾ الْاٰيَةَ

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ البتہ قارون تھا موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے آخر تک

فائدہ: قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا کا بیٹا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ چچا تھا اور پہلا قول صحیح ہے اختلاف ہے قارون کی بغاوت میں بعض کہتے ہیں کہ حسد سے کہ موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کیوں ملی اس واسطے کہ وہ کہتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پیغمبری لے گئے اور میرے واسطے کوئی چیز باقی نہیں رہی اور بعض کہتے ہیں کہ اس نے ایک حرام کار عورت کو سکھایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ حرام کاری کی تہمت لگا تو اس عورت نے سچ سچ کہہ دیا کہ قارون نے مجھ کو سکھایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تکبر سے اس واسطے کہ سرکشی کی اس نے ساتھ زیادہ اپنے مال کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اول ہے جس نے کپڑا لمبا کیا یہاں تک کہ اس کے قد سے ایک بالشت بھر بڑھ گیا۔ (فتح)

﴿لَتَنُوْءُ﴾ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿أُولِى الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ

لتنوء کے معنی ہیں کہ بھاری ہوتی تھیں اس کی کنجیاں کئی مرد زور آور پر۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں

اٹھاتی تھی ان کو ایک جماعت مردوں کی یعنی مراد عصبہ سے مرد ہے۔

فائدہ: اور عصبہ میں اختلاف بعض کہتے ہیں کہ عصبہ دس مرد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ پندرہ اور بعض کہتے ہیں چالیس اور بعض کہتے ہیں دس سے چالیس تک۔ (فتح)

يُقَالُ ﴿الْفَرِحِيْنَ﴾ الْمَرِحِيْنَ ﴿وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ﴾ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ ﴿أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ﴾ وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ.

کہا جاتا ہے کہ فرحین کے معنی ہیں مرحین یعنی اتراتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہیں کرتے۔ ویکان اللہ کے معنی ہیں کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ کھولتا ہے روزی جس کو چاہے اور روکتا ہے یعنی فراخ کرتا ہے روزی کو اوپر اس کے اور تنگ کرتا ہے۔

تنبیہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قارون کے قصے میں ان اثروں کے سوا اور کچھ ذکر نہیں کیا اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل سے کہتے تھے کہ اللہ تم کو اس طرح فرماتا ہے یہاں تک کہ داخل ہوا ان پر ان کے مالوں میں تو یہ قارون پر دشوار گزرا تو قارون نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کہتا ہے کہ جو حرام کاری کرے وہ سنگسار کیا جائے تو آؤ ہم ایک حرام کار عورت کے واسطے کچھ مقرر کریں تا کہ وہ کہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ساتھ حرام کاری کی ہے پس سنگسار کیا جائے گا اور ہم اس سے آرام پائیں گے تو انہوں نے یہ کام کیا سو جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کو وعظ کیا تو قارون نے کہا اگرچہ تو ہی ایسا ہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگرچہ میں ہوں تو انہوں نے کہا کہ تو نے حرام کیا ہے تو موسیٰ علیہ السلام غمناک ہوئے پھر انہوں نے عورت کو بلا بھیجا سو جب وہ تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بڑی قسم دی اور کہا کہ قسم ہے تجھ کو اس کی جس نے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو پھاڑ دیا کہ سچ سچ کہہ تو اس عورت نے سچ کہا تو موسیٰ علیہ السلام روتے ہوئے سجدے میں گر پڑے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں نے زمین تیرے حکم میں دی سو حکم کر اس کو جو چاہے تو موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم کیا سو دھنسایا گیا زمین میں قارون کو اور اس کے ساتھیوں کو اور کہتے ہیں کہ قارون نے بہت بیشمار مال جمع کیا ہوا تھا یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ اس کے خزانوں کی کنجیاں چمڑے کی تھیں ان کو چالیس خچریں اٹھاتی تھیں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ بھیجا ہم نے طرف مدین کے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو

فائدہ: شعیب علیہ السلام کے باپ کا نام میکیل تھا اور مدین ان کا بڑا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایمان لایا تھا جب کہ جلائے گئے آگ میں۔

إِلٰى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَّمِثْلُهُ ﴿وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ﴾ وَاسْأَلِ الْعِيْرَ يَعْنِيْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيْرِ ﴿وَرَآئَكُمْ ظِهْرِيًّا﴾ لَمْ يَلْتَفِتُوْا إِلَيْهِ يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ حَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا قَالَ الظِّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَآءً تَسْتَظْهِرُ بِهٖ مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ.

یعنی آیت مذکور میں مدین سے مراد رہنے والے مدین کے ہیں اس واسطے کہ مدین شہر کا نام ہے اور مثل اس کے ہے یہ آیت وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْئَلِ الْعِيْرَ میں پوچھ گاؤں والوں سے اور قافلے والوں سے۔ وَرَآءَ كُمْ ظِهْرِيًّا کے معنی ہیں کہ تم اس کو مڑ کر نہیں دیکھتے۔ اور کہا جاتا ہے جب تو اس کے حاجت ادا نہ کرے کہ تو نے میری حاجت پس پشت ڈال دی اور تو نے مجھ کو پس پشت ڈالا۔ ظهری کے معنی یہ ہیں کہ لے تو ساتھ اپنے چوپایہ یا برتن کہ قوت پکڑے تو ساتھ اس کے۔ مکانتکم اور مکانکم ان دونوں لفظوں کے معنی ایک ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُم۔

﴿يَغْنَوْا﴾ يَعِيْشُوْا — يَغْنَوْا کے معنی ہیں زندہ رہے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا یعنی جیسے نہ اترے تھے اس میں۔

﴿تَأْسَ﴾ تَحْزَنْ — تاس کے معنی ہیں کہ غم نہ کھا

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ یعنی تو غم نہ کھا بے حکم لوگوں پر۔

﴿آسٰى﴾ أَحْزَنُ — یعنی اسی کے معنی ہیں احزن

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فکیف اسی یعنی پس کس طرح غم کھاؤں میں۔

وَقَالَ الْحَسَنُ ﴿إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ﴾ يَسْتَهْزِئُوْنَ بِهٖ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَّيْكَةُ الْأَيْكَةُ ﴿يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ إِظْلَالُ الْغَمَامِ الْعَذَابَ عَلَيْهِمْ.

اور کہا حسن نے کہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ اس کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ اور کہا مجاہد نے لیکه سے مراد ایکه ہے یعنی دوزخیوں کا بن۔ مراد یوم الظلة سے اتارنا عذاب کا اوپر ان کے۔

فائدہ: مراد ان دونوں آیتوں کی تفسیر ہے كَذَّبَ اَصْحَابُ الْاَيْكَةِ اور عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ۔

تنبیہ: امام بخاری رحمہ اللہ شعیب علیہ السلام کے قصے میں سوائے ان اثروں کے اور کچھ ذکر نہیں کیا اور تحقیق ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے قصہ اس کا سورۂ اعراف اور ہود اور شعرا وغیرہ میں اور قتادہ سے روایت ہے کہ شعیب علیہ السلام دو امتوں کی طرف پیغمبر کر کے بھیجے گئے مدین والوں کی طرف اور اصحاب ایکہ کی طرف اور ترجیح دی گئی ہے اس قول کو اس طرح

کہ وصف کیا گیا ہے وہ بیچ اصحاب مدین کے ساتھ اس کے کہ وہ ان کا بھائی ہے بخلاف اصحاب ایکہ کے یعنی بن والوں کے اور کہا بیچ حق اصحاب مدین کے کہ پکڑا ان کو رجفہ اور صیحہ نے اور اصحاب ایکہ کے کہ پکڑا ان کو عذاب یوم ظلہ کے نے اور جمہور اس پر ہیں کہ مدین والے وہی ایکہ والے ہیں اور جواب دیا ہے انہوں نے اس طرح کہ جب ایکہ کی عبادت کرتے تھے تو مناسب ہوا یہ کہ اخوت کو ذکر نہ کیا جائے اور ثانی وجہ سے یہ جواب ہے کہ کہ مغایرت انواع عذاب میں اگر معذبین کی مغایرت کو چاہتی ہے تو چاہیے کہ جو رجفہ کے ساتھ عذاب کیے گئے تھے وہ غیر ہوں ان لوگوں کے جو صیحہ کے ساتھ عذاب کے گئے اور حق یہ ہے کہ تمام قسم کا عذاب ان کو پہنچا تھا پس تحقیق پہنچی ان کو گرمی سخت تو گھروں سے نکلے پھر سایہ کیا ان کو ایک بدلی نے تو سب اس کے نیچے جمع ہوئے پھر کانپی ساتھ ان کے زمین تلے ان کے سے اور پکڑا ان کو سخت آواز نے اوپر سے اور اس کا بیان آئندہ آئے گا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَهُوَ مُلِيْمٌ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ مُّذْنِبٌ الْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ ﴿فَلَوْلَا أَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ﴾ الْآيَةَ ﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَآءِ﴾ بِوَجْهِ الْأَرْضِ ﴿وَهُوَ سَقِيْمٌ وَّأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ﴾ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهٖ ﴿وَأَرْسَلْنَاهُ إِلٰى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ فَآمَنُوْا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلٰى حِيْنٍ﴾ ﴿وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ إِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ﴾ ﴿كَظِيْمٌ﴾ وَهُوَ مَغْمُوْمٌ.

یعنی باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بیشک یونس علیہ السلام ہے رسولوں میں سے مُلِیْمٌ تک اور کہا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہ مُلِیْمٌ کے معنی ہیں گنہگار مَشْحُوْنُ کے معنی ہیں بوجھ دار فلولا الایۃ یعنی پس اگر نہ ہوتا یونس علیہ السلام تسبیح کہنے والوں سے آخر آیت تک ڈال دیا ہم نے اس کو عرا پر یعنی روئے زمین پر اور اگایا ہم نے اس پر درخت یَّقْطِیْنٍ سے جس کی نالی نہیں ہوتی جیسے کہ کدو اور مانند اس کے جیسے ککڑی وغیرہ یعنی اور بھیجا ہم نے اس کو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ کے سو ایمان لائے وہ ساتھ اس کے تو فائدہ دیا ہم نے ان کو ایک وقت تک یعنی اور مَكْظُوْمٌ کے معنی اس آیت میں غمناک ہیں۔

٣١٦٠ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ ح حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ

۳۱۶۰۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یوں نہ کہے کہ البتہ میں بہتر ہوں حضرت یونس علیہ السلام پیغمبر متی کے بیٹے سے۔

أَحَدُكُمْ إِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

٣١٦١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ إِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيْهِ.

۳۱۶۱۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق نہیں کسی کو یہ کہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام پیغمبر متی کے بیٹے سے بہتر ہوں اور منسوب کیا ہے اس کو راوی نے طرف باپ کے۔

فائدہ: پس اس میں رد ہے اس پر جو کہتا ہے کہ متی ان کی ماں کا نام ہے اور وجہ ان کے بہتر ہونے کی یہ ہے کہ انہوں نے اندھیروں میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کہی ہے اور علماء نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بطور تواضع کے کہی ہے اگر اس کو معلوم کرنے کے بعد کہی ہو کہ آپ سب خلقت سے افضل ہیں اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات معلوم کرنے سے پہلے کہی ہو تو اس میں کچھ اشکال نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ خالص کیے گئے یونس علیہ السلام ساتھ ذکر کے واسطے اس چیز کے کہ خوف کیا جاتا ہے اس پر جو ان کا قصہ سنے یہ کہ واقع ہو اس کے دل میں تنقیص ان کی پس مبالغہ کیا بیچ ذکر کرنے فضیلت ان کی کے واسطے بند کرنے اس ذریعہ کے اور تحقیق روایت کیا ہے قصہ اس کا سدی نے اپنی تفسیر میں ابن مسعود وغیرہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو اہل نینوی کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا اور وہ زمین موصل سے ہے تو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو وعدہ دیا ان کو یونس علیہ السلام نے ساتھ اترنے عذاب کے وقت معین میں اور نکلا ان کے درمیان سے ساتھ غصے کے سو جب انہوں نے عذاب کی نشانیاں دیکھیں تو گڑگڑائے اور نہایت عاجزی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور عذاب ان سے دور ہوا اور صبح کو یونس علیہ السلام گاؤں پر جھانکے دیکھا کہ ان پر عذاب نہیں اترا اور ان کی شریعت میں تھا کہ جو جھوٹ بولے وہ قتل کیا جائے تو چلے یونس علیہ السلام غصے سے یہاں تک کہ کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی چلنے سے ٹھہر گئی تو یونس علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ساتھ ایک غلام ہے اپنے آقا سے بھاگا ہوا اور کشتی نہیں چلے گی یہاں تک کہ اس کو ڈالو تو انہوں نے کہا نہیں ڈالیں گے ہم تم کو اے نبی اللہ کے پھر انہوں نے قرعہ ڈالا تو تین بار یونس علیہ السلام کا ہی نام نکلا تو کشتی والوں نے ان کو دریا میں ڈال دیا تو نگل گئی ان کو مچھلی اور ان کو دریا کے گہراؤ میں لے پہنچی تو سنی یونس علیہ السلام نے تسبیح پتھروں کی سو پکارا اندھیروں میں کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے مگر تو اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم کیا کہ یونس علیہ السلام کی کوئی ہڈی نہ توڑے اور نہ اس کا گوشت چھیلے پھر فرشتوں نے یونس علیہ السلام کی سفارش کی تو مچھلی کو حکم ہوا تو اس نے اس کو کنارے پر ڈال دیا مانند بچے جانور

کے جس پر کوئی پر نہ ہو اور یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن یا سات دن یا تین دن رہے۔

٣١٦٢ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُوْدِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهٗ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهٗ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ فَسَمِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهٗ وَقَالَ تَقُوْلُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِيْ ذِمَّةً وَّعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِيْ فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ فَذَكَرَهٗ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِهٖ يَوْمَ الطُّوْرِ أَمْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا أَقُوْلُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

٣١٦٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں ایک یہودی اپنا اسباب بیچنے کے واسطے دکھاتا تھا کہ دیا گیا بدلے اس کے ایک چیز جس کو اس نے برا جانا تو یہودی نے کہا کہ مجھ کو قبول نہیں ہے قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب بندوں میں برگزیدہ کیا تو ایک انصاری مرد نے یہ بات سنی تو اس نے یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب بندوں سے برگزیدہ کیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہیں تو وہ یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہا کہ اے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے ذمہ اور عہد ہے سو کیا حال ہے فلانے کا کہ اس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اس کو طمانچہ کیوں نہ مارا سو اس نے قصہ ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں غصے کا اثر دیکھا گیا پھر فرمایا کہ اللہ کے پیغمبروں کو آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو پس تحقیق شان یہ ہے کہ صور پھونکا جائے گا سو بیہوش ہو جائے گا جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو چاہے اللہ پھر پھونکا جائے گا دوسری بار تو اول میں ہوش میں آؤں گا پھر دیکھو گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ کوہ طور کے دن کی ان کی بیہوشی مجرا ہوگئی یا مجھ سے پہلے ہوش میں آئے اور میں نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی سے بہتر ہے۔

٣١٦٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

٣١٦٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق نہیں کسی کو یہ کہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

بَابُ ﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ﴾ يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُوْنَ فِي السَّبْتِ ﴿إِذْ تَأْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ شَوَارِعَ ﴿وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ﴾ بَئِيْسٌ شَدِيْدٌ.

یعنی پوچھ ان سے احوال اس بستی کا جو تھے کنارے دریا کے جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم میں جب آنے لگی ان کے پاس مچھلیاں ان کے ہفتے کے دن پانی کے اوپر اور جس دن ہفتہ نہ ہو نہ آئیں خَاسِئِيْنَ تک اور بَئِيْسٌ کے معنی سخت ہیں۔

فائدہ: جمہور اس پر ہیں کہ مراد بستی مذکور سے ایلہ ہے جو مکے اور مصر کے درمیان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ طبریہ ہے۔

تنبیہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصے میں کوئی حدیث مسند بیان نہیں کی اور عبدالرزاق وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ہفتے والے ایلہ میں رہتے تھے اور یہ کہ جب انہوں نے مچھلیوں کے پکڑنے کے واسطے حیلہ کیا اس طرح کہ ہفتے کے دن انہوں نے جال لگا دیے پھر اتوار کے دن شکار کیا تو ایک گروہ نے ان پر انکار کیا اور ان کو منع کیا تو اور گروہ نے کہا کہ ان کو چھوڑ و اور آؤ ہم تم ان سے جدا ہو جائیں تو ایک دن صبح کو اٹھے تو دیکھا کہ جو حد سے بڑھ گئے تھے انہوں نے اپنے دروازے نہیں کھولے تو انہوں نے ایک مرد کو حکم کیا کہ سیڑھی پر چڑھ کر دیکھ تو وہ ان پر جھانکا تو ان کو دیکھا کہ وہ سب بندر ہو گئے پھر سالم گروہ ان پر داخل ہو تو وہ ان کے ساتھ پناہ پکڑنے لگے اور مانعین نے کہا کہ کیا ہم نے تم کو منع نہیں کیا تھا کیا ہم نے تم کو منع نہیں کیا تھا تو اپنے سروں سے اشارہ کرتے تھے کہ ہاں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر چند روز کے بعد وہ سب مر گئے اور ایک روایت میں ہے کہ جو جوان تھے وہ بندر ہو گئے تھے اور جو بوڑھے تھے وہ سور ہو گئے تھے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوْرًا﴾ الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُوْرٌ زَبَرْتُ كَتَبْتُ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ دی ہم نے داود علیہ السلام کو زبور یعنی زبر کے معنی ہیں کتابیں اس کا واحد زبور ہے زبرت کتبت یعنی زبرت کے معنی ہیں لکھا میں نے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے في زبر الاولين۔

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَهٗ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِيْ مَعَهٗ ﴿وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ﴾ الدُّرُوْعَ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے دی داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے بڑائی اے پہاڑو تسبیح پڑھو ساتھ اس کے اور اڑتے جانور اور نرم کر دیا ہم نے اس کے واسطے لوہا کہ

﴿وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ﴾ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدِقَّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ وَلَا يُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ ﴿وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ بَسْطَةً زِيَادَةً وَ فَضْلًا.

بنا کشادہ زرہیں اور اندازے سے جوڑ کڑیاں یعنی میخیں اور حلقے یعنی نہ پتلی کر میخیں پس جاری ہوں ہلتی رہیں اور محکم نہ ہوں اور نہ بڑی کر میخیں پس ٹوٹ جائیں۔ یعنی افرغ انزل کے معنی ہیں اتار یعنی بسطة کے معنی ہیں زیادتی اور فضیلت۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان اللہ اصطفه علیکم وزاده بسطة اور یہ دونوں کلمے طالوت کے قصے میں واقع ہیں اور گویا کہ ذکر کیا ہے اس کو واسطے اس چیز کے کہ تھا اخیر اس کا متعلق ساتھ قصے داؤد علیہ السلام کے پس اشارہ کیا طرف قصے طالوت کے اور تحقیق بیان کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں۔

٣١٦٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣١٦٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلکا اور آسان ہو گیا تھا داؤد علیہ السلام پر قرآن سو وہ اپنی سواریوں کو کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے۔

فائدہ: اور مراد قرآن سے قرات ہے اور بعض کہتے ہیں کہ زبور ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ تورات ہے اور پہلی بات اقرب ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ تردد کیا زبور اور تورات میں اس واسطے کہ زبور کل وعظ ہے اور وہ احکام کو تورات سے لیا کرتے تھے اور کہا قتادہ نے کہ زبور ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب وعظ ہیں نہیں اس میں حلال اور نہ حرام اور نہ فرائض اور نہ حدیں بلکہ تھا اعتماد اس کا تورات پر روایت کی یہ حدیث ابن ابی حاتم وغیرہ نے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برکت واقع ہوتی ہے زمانے تھوڑے میں یہاں تک کہ واقع ہوتا ہے اس میں عمل کثیر نووی نے کہا کہ جو زیادہ زیادہ ہم کو اس قسم سے پہنچا ہے وہ شخص ہے جو چار ختم دن کو کرتا تھا اور چار رات کو اور بعض صوفیوں نے اس سے زیادہ بھی دعوی کیا ہے اور یہ جو کہا کہ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے تھے تو اس میں دلیل ہے کہ یہ افضل ہے سب کسبوں سے۔ (فتح)

٣١٦٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُهُ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

۳۱۶۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کو خبر ہوئی کہ میں کہتا ہوں کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں البتہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور رات بھر نماز پڑھا کروں گا جب تک کہ جیتا رہوں گا تو حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ تو ہی کہتا ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور رات بھر نماز پڑھا کروں گا میں نے کہ تحقیق میں نے یہ بات کہی ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک تجھ سے یہ نہ ہو سکے گا سو کبھی روزہ رکھ اور کبھی نہ رکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سو یا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر مہینے سے تین دن سو بیشک ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے اور یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھ اور دو دن نہ رکھ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن نہ رکھ اور یہ داؤد کا روزہ ہے اور یہ افضل روزہ ہے میں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی روزہ اس سے افضل نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث نماز کے بیان میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے روزہ داؤد کا ہے۔

٣١٦٦ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ

۳۱۶۶۔عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا مجھ کو خبر نہیں ہوئی کہ تو رات بھر نماز پڑھا کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھا کرتا ہے میں نے کہا کہ ہاں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ اگر تو یوں ہی کرے گا تو تیری دونوں آنکھیں کمزوری سے اندر گھس جائیں

النَّهَارَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّيْ أَجِدُ بِيْ قَالَ مِسْعَرٌ يَّعْنِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى.

گی اور تیری جان ضعیف ہو جائے گی روزہ رکھا کر ہر مہینے سے تین دن کہ یہ ہمیشہ کے روزے کے برابر ہے میں نے کہا کہ میں اپنے بدن میں قوت پاتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزہ رکھ کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے اور نہ بھاگتے تھے جبکہ دشمن سے ملتے تھے یعنی جہاد میں۔

فائدہ: اس سے بھی غرض داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔

بَابُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَّهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ إِلَّا نَائِمًا.

نہایت پیاری نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدھی رات تک تو وہ سوتے تھے اور تہائی رات وہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے کہا علی رضی اللہ عنہ نے اور یہی قول عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے کہ نہیں پایا حضرت ﷺ کو پچھلی رات نے نزدیک میرے مگر سونے والے۔

فائدہ: اور مراد ساتھ اس کے بیان کرنا مراد کا ہے اس قول سے کہ چھٹا حصہ سوتے تھے یعنی اخیر چھٹا حصہ رات کا اور گویا کہ فرمایا کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے موافق ہے۔

٣١٦٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

٣١٦٧۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ نہایت پیارہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک تو سوتے تھے اور تہائی رات نماز پڑھتے تھے اور رات کا اخیر چھٹا حصہ سوتے تھے۔

بَابُ ﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصْلَ الْخِطَابِ﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ یاد کر ہمارے بندے داؤد علیہ السلام صاحب قوت کو وہ تھا رجوع کرنے والا ہم نے تابع کیے پہاڑ اس کے ساتھ پاکی بولتے صبح اور شام کو اور اڑتے جانور جمع ہو کر سب تھے اس کے آگے رجوع رہتے اور زور دیا ہم نے اس کی سلطنت کو اور دی اس کو تدبیر اور فیصلہ بات کا۔

فائدہ: اور تھے داؤد علیہ السلام موصوف ساتھ نہایت شجاعت اور دلیری کے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ ﴿وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ﴾ إِلَى ﴿وَلَا تُشْطِطْ﴾ لَا تُسْرِفْ ﴿وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً﴾ يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ وَّيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ ﴿وَلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيْهَا﴾ مِثْلُ ﴿وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءُ﴾ ضَمَّهَا ﴿وَعَزَّنِي﴾ غَلَبَنِي صَارَ أَعَزَّ مِنِّي أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيْزًا ﴿فِي الْخِطَابِ﴾ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ ﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ﴾ الشُّرَكَاءِ ﴿لَيَبْغِيْ إِلَى قَوْلِهِ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيْدِ التَّاءِ ﴿فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ﴾.

اور کہا مجاہد نے کہ فصل خطاب کے معنے ہیں سمجھ فیصلے میں اور ایک روایت میں ہے کہ عدل حکم میں۔ تُشْطِطْ کے معنی ہیں زیادتی اور ظلم نہ کر اور بتادے ہم کو سیدھی راہ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ہیں ننانوے دنبیاں کہا جاتا ہے واسطے عورت کی دنبی اور اس کو بکری بھی کہا جاتا ہے اور میرے پاس ایک دنبی ہے تو کہتا ہے کہ حوالے کر دے مجھ کو ایک دنبی مثل اس آیت کے۔ جوڑا اس کو زکریا نے ساتھ اپنے اور عَزَّنِيْ کے معنی ہیں غالب ہوا مجھ پر غالب ہوا مجھ سے اور أَعْزَزْتُهُ کے معنی ہیں کیا میں نے اس کو عزیز اور فی الخطاب کے معنی ہیں محاورت یعنی ایک دوسری بات چیت کرنے داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ظلم کرتا ہے تجھ پر کہ مانگتا ہے تیری دنبی ملانے کو اپنی دنبیوں میں اور اکثر شریک زیادتی کرتے ہیں ایک دوسرے پر۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ فَتَنَّاهُ کے معنی ہیں کہ ہم نے اس کو آزمایا اور جانچا اور پڑھا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فَتَّنَّاهُ ساتھ تشدید ت کے۔ پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جھک کر اور رجوع ہوا۔

۳۱۶۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ

۳۱۶۸۔ مجاہد سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا

يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَسْجُدُ فِيْ ص فَقَرَأَ ﴿ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ ﴾ حَتّٰى أَتٰى ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ.

کہ کیا سجدہ کریں ہم سورۂ ص میں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی کہ اس کی اولاد سے داود علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام یہاں تک کہ پہنچے اس آیت پر کہ پیغمبروں کے طریقے کی پیروی کر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی حکم ہے کہ ان کی پیروی کرے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

٣١٦٩ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا.

۳۱۶۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورۂ ص کا سجدہ واجب سجدوں سے نہیں اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهٗ أَوَّابٌ ﴾ الرَّاجِعُ الْمُنِيْبُ وَقَوْلِهٖ ﴿هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ﴾ وَقَوْلِهٖ ﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ﴾ ﴿وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَّأَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ﴾ أَذَبْنَا لَهٗ عَيْنَ الْحَدِيْدِ ﴿وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهٖ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَّا دُوْنَ الْقُصُوْرِ ﴿وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ﴾

باب ہے سلیمان علیہ السلام کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دیا ہم نے داوٗد علیہ السلام کو سلیمان علیہ السلام بہت خوب بندہ رجوع رہنے والا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب بخش دے مجھ کو وہی بادشاہی کہ نہ چاہیے کسی کو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو پڑھتے تھے شیطان سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تابع کی سلیمان علیہ السلام کے ہوا کہ صبح کی منزل اس کی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی اور بہایا یعنی پگھلایا ہم نے اس کے واسطے چشمہ لوہے کا اور جنوں میں سے بعض لوگ وہ تھے جو اس کے سامنے محنت کرتے تھے اس کے رب کے حکم سے اور جو پھرے ان میں سے ہمارے حکم سے چکھائیں ہم اس کو آگ کا عذاب بناتے اس کو واسطے جو چاہتا محراب مجاہد

كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ ﴿وَقُدُوْرٍ رَّاسِيَاتٍ اعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَّقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ﴾ الْأَرَضَةُ ﴿تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهٗ﴾ عَصَاهُ ﴿فَلَمَّا خَرَّ - إِلٰى قَوْلِهٖ - فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ﴾ ﴿حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ﴾ ﴿فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْأَعْنَاقِ﴾ يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيْبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿الصَّافِنَاتُ﴾ صَفَنَ الْفَرَسُ رَفَعَ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ عَلٰى طَرَفِ الْحَافِرِ ﴿الْجِيَادُ﴾ السِّرَاعُ ﴿جَسَدًا﴾ شَيْطَانًا ﴿رُخَآءً﴾ طَيِّبَةً ﴿حَيْثُ أَصَابَ﴾ حَيْثُ شَآءَ ﴿فَامْنُنْ﴾ أَعْطِ ﴿بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ بِغَيْرِ حَرَجٍ.

نے کہا کہ عمارتیں کم محلوں سے اور تصویریں اور لگن جیسے تالاب اونٹوں کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مانند گھڑی کے زمین میں اور دیگیں چولہوں پر جمی کام کرو داؤد علیہ السلام کے گھر والو حق مان کر اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں حق ماننے والے پھر جب تقدیر کی ہم نے اس پر موت نہ جتایا ان کو اس کا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا رہا اس کا عصا پھر جب وہ گر پڑا عذاب نہیں تک سلیمان علیہ السلام بہت میں نے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی یاد سے پس اس آیت میں عن ساتھ معنی من کے ہے پھر لگا جھاڑنے گھوڑوں کی گردن سے بال اور پنڈلیاں اصفاد کے معنی ہیں قید میں یعنی بیڑیاں (مراد اس آیت کی تفسیر ہے مقرنین فی الاصفاد) اور کہا مجاہد نے صافنات کے معنی ہیں صفن الفرس یعنی اٹھایا گھوڑے نے اپنا ایک پاؤں یہاں تک کہ ہوتا تھا اوپر کھر کے اور جیاد کے معنی ہیں تیز رو اور جسدا کے معنی ہیں شیطان یعنی اس آیت میں والقینا علی کرسیه جسدا اور خاء کے معنی ہیں خوشی خوشی اور حیث اصاب کے معنی ہیں جہاں پہنچنا چاہتا اور فامنن کے معنی ہیں دے اور بغیر حساب کے معنی ہیں بغیر حرج کے یعنی کچھ حرج نہیں حساب معاف ہے۔

٣١٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِيْ

۳۱۷۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک سرکش جن رات کو میرے آگے گھس پڑتا کہ میری نماز کو توڑ ڈالے سو اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا تو میں نے اس کو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کے ستون میں باندھ دوں تا کہ تم سب لوگ

فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ ﴿هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ﴾ فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا ﴿عِفْرِيْتٌ﴾ مُتَمَرِّدٌ مِّنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ.

اس کو دیکھو پھر مجھ کو یاد پڑ گئی اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا وہ یہ تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھے ایسی بادشاہی کہ میرے بعد کسی کو ویسی نہ ملے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں نے اس کو دھکیل دیا درکار کر اور عفریت کے معنی ہیں سرکش آدمیوں اور جنوں سے مثل زِبْنِیَۃٍ کے کہ اس کی جمع زبانیہ ہے یعنی کہا گا عِفْرِیْتٌ میں عفریتہ۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ مجھ کو یاد پڑ گئی الخ تو اس میں اشارہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر قادر تھے لیکن سلیمان علیہ السلام کی رعایت کے واسطے اس کو چھوڑ دیا اور احتمال ہے کہ ہو خصوصیت سلیمان علیہ السلام کی خدمت لینی جنوں سے بیچ ہر چیز کے کہ تھے ارادہ کرتے اس کو نہ فقط اس قدر میں اور استدلال کیا ہے خطابی نے ساتھ اس حدیث کے اس پر کہ سلیمان علیہ السلام کے ساتھی تھے دیکھتے جنوں کو ان کی اصل شکلوں اور صورتوں میں وقت تصرف ان کے اور لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ شیطان اور اس کا لشکر تمھیں دیکھتا ہے اور تم ان کو نہیں دیکھتے تو مراد اکثر ہے احوال نبی آدم علیہ السلام سے اور تعاقب کیا گیا ہے اس طرح کہ نفی رؤیت آدمیوں کی واسطے جنوں کے اپنی شکلوں پر نہیں ہے قاطع آیت سے بلکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے سو ہمارا ان کو نہ دیکھنا مقید ہے ساتھ حال دیکھنے ان کے ہم کو اور نہیں نفی کرتا امکان رویت ہماری کو واسطے ان کے بیچ غیر اس حالت کے اور احتمال رکھتا ہے عموم کا اور یہی ہے جس کو اکثر علماء نے سمجھا ہے یہاں تک کہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو گمان کرے کہ وہ جنوں کو دیکھتا ہے تو ہم اس کی شہادت کو باطل کر دیں گے اور استدلال کیا ہے اس نے ساتھ اس آیت کے اور زبانیہ فرشتوں کو کہتے ہیں۔ (فتح)

٣١٧١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدُ

٣١٧١ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام نے کہا کہ میں آج کی رات ستر عورتوں پر گھوموں گا یعنی ان سے صحبت کروں گا کہ ان میں سے ہر ایک عورت حاملہ ہو کر سوار جنے گی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا تو اس کے ساتھی یعنی فرشتے نے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہے گا تو اس نے انشاء اللہ نہیں کہا پس نہ حاملہ ہوئی کوئی عورت ساتھ کسی چیز کے مگر آدھے بچے سے یعنی ایک عورت آدھا آدمی جنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر

شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَّابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تِسْعِيْنَ وَهُوَ أَصَحُّ.

سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو ستر لڑکے پیدا ہوتے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ نوے عورتوں پر اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ساٹھ عورتوں کا ذکر ہے اور ایک روایت میں ستر کا اور ایک میں ننانوے کا اور ایک میں نوے کا اور ایک میں سو کا اور تطبیق یہ ہے کہ ساٹھ آزاد عورتیں تھیں اور باقی لونڈیاں تھیں یا بالعکس اور ستر تو مبالغہ کے واسطے ہے اور اوپر نوے اور سو تو سو سے کم تھیں اور نوے سے زیادہ سو جس نے نوے کہا اس نے کسر کو چھوڑ دیا ہے اور جس نے سو کہا اس نے کسر کو جوڑ لیا ہے اور وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت کیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی ہزار عورتیں تھیں تین سو آزاد اور سات سو لونڈیاں اور ان کے واسطے ہزار گھر شیشوں کے تھے جن میں وہ رہتی تھیں اور بعض سلف نے کہا کہ تنبیہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اوپر آفت تمنی کے اور اعراض کے تفویض سے اور اس حدیث میں فضیلت ہے فعل خیر کی اور تعاطی اس کی اسباب کی اور یہ کہ بہت کام مباح نیت سے مستحب ہو جاتے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہنا انشاء اللہ واسطے اس کے جو کہے کہ میں ایسا کروں گا اور یہ کہ قسم کے پیچھے انشاء اللہ کہنا اس کے حکم کو دور کر دیتا ہے اور یہ متفق علیہ ہے ساتھ شرط اتصال کے اور یہ کہ نشاء اللہ نہیں ہوتا ہے مگر ساتھ نفط کے اور نہیں کفایت کرتی اس میں نیت اور اس پر اتفاق ہے مگر جو بعض مالکی سے محکی ہے اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ خاص کیے گئے ہیں ساتھ اس کے پیغمبر جماع کی قوت سے جو دلالت کرتی ہے اوپر صحت بدن کے اور قوت فحولیت کے اور کمال رجولیت کے باوجود اس چیز کے دی اس میں شغل سے ساتھ عبادت اور علوم کے اور تحقیق واقع ہوا ہے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے کمال معجزہ اس واسطے کہ باوجود مشغول ہونے آپ کے ساتھ عبادت رب اپنے کے اور علوم کے اور محنت خلق کے نہایت کم کھاتے پیتے تھے جو مقتضی ہے واسطے ضعف بدن کے اوپر کثرت جماع کے اور باوجود اس کے پس تھے صحبت کرتے اپنی سب عورتوں سے ایک رات میں ساتھ غسل واحد کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں گیارہ تھیں اور اس کا بیان کتاب الغسل میں گزر چکا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جو بہت پرہیز گار ہو اس کی شہوت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے کہ جو پرہیز گار نہیں ہوتا وہ تازہ ہوتا ہے ساتھ نظر کے اور مانند اس کے اور اس میں جواز اخبار کا ہے چیز سے اور واقع ہونے اس کے سے آئندہ زمانے میں ساتھ غلبہ ظن کے پس تحقیق سلیمان علیہ السلام نے یقین کیا ساتھ اس کے کہ کہا اور نہ تھا یہ وحی سے نہیں تو واقع ہوتا اسی طرح اور قرطبی نے کہا کہ نہیں گمان کر سکتا ساتھ سلیمان علیہ السلام کے کہ اس نے یقین کیا ہو ساتھ اس کے اپنے رب پر مگر جو ناواقف ہو پیغمبروں کے حال سے اور ادب ان کے ساتھ اللہ کے اور پہلا احتمال قریب تر ہے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ وحی کی گئی ہو طرف ان کے مقید ساتھ شرط انشاء اللہ کے سو انشاء اللہ کہنا بھول گئے ہوں سو نہ واقع ہوا یہ واسطے گم ہونے شرط کے اور اسی واسطے جائز ہے واسطے اس کے اول

یہ کہ قسم کھائے اور یہ کہ جائز ہے بھول چوک پیغمبر سے اور یہ ان کے مرتبے کے بلند ہونے میں قادح نہیں اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی شے سے کہ وہ عنقریب واقع ہوگی اور سند مخبر کی ظن ہو باوجود قرینہ قوی کے واسطے اس کے اور یہ کہ جائز ہے اضمار قسم کے کا قسم میں واسطے قول سلیمان علیہ السلام کے کہ البتہ میں گھوموں گا باوجود فرمانے آپ کے کہ نہ حانث ہوئی پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا نام اس میں مقدر ہے پس اگر کوئی جواز کا قائل ہو تو یہ حدیث حجت ہے واسطے اس کے اس بنا پر کہ پہلوں کی شرط ہمارے واسطے شرع ہے جبکہ وارد ہو تقریر اس کی اوپر زبان شارع کے اور اس میں حجت ہے واسطے اس کے جو کہتا ہے کہ نہیں شرط ہے تصریح کرنی ساتھ مقسم بہ معین کے سو جو کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں اور مانند اس کے تو وہ قسم ہے اور یہ قول حنفیہ کا ہے اور مقید کیا ہے اس کو مالکیہ نے ساتھ نیت کے اور بعض شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ مطلق قسم نہیں اور یہ کہ جائز ہے استعمال لو کا اور اس میں استعمال ہے کفایت کا لفظ میں جس کا ذکر قبیح ہو واسطے قول اس کے کے کہ میں گھوموں گا بدلے اس لفظ کے کہ میں جماع کروں گا۔ (فتح)

۳۱۷۲۔ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِیْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَیُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰی قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ ثُمَّ قَالَ حَیْثُمَا أَدْرَکَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ.

۳۱۷۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون مسجد ہے جو زمین میں پہلے بنائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانے کعبے کی مسجد میں نے کہا کہ پھر کون فرمایا کہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس شام کے ملک میں میں نے کہا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا کہ چالیس برس کا پھر جہاں تجھ کو نماز کا وقت ملے نماز پڑھ لے اور ساری زمین تمہارے واسطے سجدہ گاہ ہے۔

فائدہ: اور اس میں اشارہ ہے طرف محافظت کے نماز پر اول وقت میں اور بغل گیر ہے یہ بلانے کو طرف معرفت اوقات کے اور اس میں اشارہ ہے طرف کہ مکان افضل واسطے عبادت کے جبکہ نہ حاصل ہو نہ چھوڑا جائے مامور بہ واسطے فوت ہونے اس کے کے بلکہ کیا جائے مامور بہ مکان مفضول میں اس واسطے کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ نے خاص کر زمین کی پہلی مسجد سے سوال کیا تو گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا کہ مراد اس کی تخصیص نماز کی ہے بیچ اس کے سو تنبیہ کر دی کہ واقع کرنا نماز کا جبکہ حاضر ہو نہیں موقوف ہے مکان افضل پر ہے اور اس میں فضیلت ہے امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس کے کہ مذکور ہوا ہے کہ پہلی امتوں کے لوگ نہ نماز پڑھتے تھے مگر مکان مخصوص میں اور تحقیق گزر چکی ہے تنبیہ اوپر اس کے تیمم میں اور اس میں زیادتی ہے سوال پر جواب میں خاص کر جبکہ سائل کو اس میں زیادہ فائدہ ہو۔ (فتح)

۳۱۷۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَّمَا كُنَّا نَقُوْلُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.

۳۱۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل اور آدمیوں کی (یعنی مثل بلانے میرے کی طرف اسلام کے جو چھوڑانے والا ان کا ہے آگ سے اور مثل اس چیز کی کہ زینت دیتے ہیں ان کو نفس ان کے قائم رہنے سے باطل پر) مثل اس مرد کی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور یہ جانور آگ میں گرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے بیٹے کو بھیڑیا لے گیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے بیٹے کو تو وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس جھگڑا فیصل کروانے کو آئیں سو انہوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا پھر وہ دونوں نکلیں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے یہ حال کہا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری مجھ کو دو کہ میں اس لڑکے کو کاٹ کر آدھا آدھا ان دونوں عورتوں کو دوں تو چھوٹی نے کہا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اس عورت کا ہے یعنی اب میں دعوی نہیں کرتی بڑی کو دیجئے تو سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا چھوٹی کو دلایا یعنی اس واسطے کہ جب کاٹنے پر اس کو درد آیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہیں سنی میں نے سکین مگر اس دن اور نہ کہا کرتے تھے ہم مگر مدیہ۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ تشبیہ دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخالفین کو ساتھ پتنگوں کے اور گرنے ان کے آگ آخرت میں ساتھ گرنے پتنگوں کے دنیا کی آگ میں باوجود حرص ان کی کے اوپر واقع ہونے کے بیچ اس کے اور منع کرنے آپ کے کے ان کو اور جامع ان کے درمیان پیروی خواہشات کی ہے اور ضعف تمیز کا اور حرص ہر ایک کی دونوں گروہ سے اوپر ہلاک ہونے اپنے نفس کے اور قاضی ابو بکر بن عربی نے کہا کہ آدمی نہیں آتے اس چیز کے پاس جو کھینچے ان کو طرف آگ کے اوپر قصد ہلاکت کے بلکہ آتے ہیں پاس اس کے ساتھ قصد

فائدہ پانے کے اور اتباع شہوت کے جیسے کہ پتنگے آگ میں گرتے ہیں نہ واسطے ہلاک ہونے ان کے کے بلکہ اس واسطے کہ روشنی ان کو خوش لگتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اندھیرے میں ہوتے ہیں پھر جب روشنی کو دیکھتے ہیں تو اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ ایک روشن دان ہے جس سے روشنی ظاہر ہوتی ہے پس قصد کرتے ہیں اس کو واسطے اس کے تو جل جاتے ہیں اور ان کو معلوم نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی نظر ضعیف ہے سو گمان کرتے ہیں کہ وہ اندھیرے گھر میں ہیں اور چراغ روشن دان ہے پس ڈالتے ہیں اپنے آپ کو طرف اس کے اور وہ اپنی تیز پروازی کے سبب اس کے آگے بڑھ جاتے ہیں اور واقع ہوتے ہیں اندھیرے میں سو پلٹ آتے ہیں یہاں تک کہ آخر کار سیانے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ سخت روشنی سے ضرر پاتے ہیں تو قصد کرتے ہیں اس کے بجھانے کا تو اپنی جہالت کے سبب سے جل جاتے ہیں اور غزالی نے کہا کہ تمثیل واقع ہوئی ہے اوپر صورت گرنے کے خواہشوں پر آدمی سے ساتھ گرنے فراش کے آگ پر لیکن آدمی کی جہالت سخت تر ہے پتنگوں کی جہالت سے اس واسطے کہ وہ ساتھ مغرور ہونے اپنے کے ساتھ ظواہر حال کے جب جل جاتے ہیں تو ان کا عذاب فی الحال تمام ہو جاتا ہے اور آدمی باقی رہے گا آگ میں دراز مدت تک یا ہمیشہ اور یہ جو کہا کہ داؤد علیہ السلام نے وہ لڑکا بڑی کو دلوایا تو قرطبی نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ کہا جائے داؤد علیہ السلام نے دلوایا وہ لڑکا بڑی کو واسطے کسی سبب کے کہ تقاضا کیا اس نے ترجیح قول اس کی کو نزدیک ان کے اس واسطے کہ دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہ تھا اور حدیث میں بوجہ اختصار کے سبب کو معین نہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا واقع میں یہی کوئی سبب نہ ہو اور احتمال ہے کہ زندہ لڑکا بڑی کے ہاتھ میں تھا اور عاجز ہوئی دوسری گواہ لانے سے اور یہ تاویل بہتر ہے جاری ہے اوپر قواعد شرعیہ کے اور سیاق حدیث کا اس کے مخالف نہیں پس اگر کہا جائے کہ کس طرح جائز ہوا واسطے سلیمان علیہ السلام کے توڑنا حکم ان کے کا تو جواب یہ ہے کہ ان کا قصد ان کے حکم کے توڑنے کا نہ تھا بلکہ انہوں نے تو ایک لطیف حیلہ کیا تھا جس سے واقعی بات معلوم ہوئی اس واسطے کہ جب دونوں نے سلیمان علیہ السلام کو قصے کی خبر دی اور انہوں نے چھری منگوائی تاکہ اس کو کاٹ کر دونوں کو آدھا آدھا دیں اور باطن میں ان کا یہ قصد نہ تھا بلکہ مراد ان کی طلب کشف امر کی تھی تو حاصل ہوا مقصود ان کا واسطے گھبرانے چھوٹی کے جو دلالت کرتا ہے اوپر بڑی ہونے شفقت اس کی کے اور نہ التفات کیا طرف اقرار اس کی کے کہ یہ بڑی کا بیٹا ہے اس واسطے کہ سلیمان علیہ السلام نے جان لیا کہ اس نے اس کی زندگی کو اختیار کیا تو ظاہر ہوئی واسطے ان کے قرینہ شفقت چھوٹی کی سے اور نہ شفقت کرنے بڑی کے ساتھ جوڑنے قرینہ کے جو دال ہے اوپر صدق اس کے کے وہ چیز کہ باعث ہوئے ان کو اوپر حکم کرنے کے واسطے چھوٹی کے اور احتمال ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو اپنے علم سے حکم کرنا جائز ہو یا بڑی نے اس حالت میں حق کے ساتھ اقرار کر لیا ہو جبکہ دیکھی اس نے سلیمان علیہ السلام سے کوشش بیچ اس کے اور نظیر اس قصے کی یہ ہے کہ اگر حکم کرے حاکم اوپر مدعی منکر کے ساتھ قسم کے پھر جب گزرے تا کہ قسم کھائے تو حاضر ہو وہ شخص جو نکالے منکر سے وہ

چیز کہ تقاضا کرے اقرار اس کے کو ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ کرتا تھا کہ قسم کھائے اوپر انکار کرنے اس کی کے سو بے شک اس حالت میں حکم کیا جائے گا ساتھ اقرار اس کے برابر ہے کہ قسم سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہ پہلے حکم کا توڑنا نہیں بلکہ یہ بدل حکم کا ہے ساتھ بدل ہونے اسباب کے اور دلالت کی اس قصے نے کہ فہم اور فراست اللہ کی طرف سے ہے نہیں متعلق بڑی عمر سے اور نہ چھوٹی سے اور یہ کہ حق ایک جہت میں ہے اور یہ کہ پیغمبروں کا اجتہاد سے حکم کرنا جائز ہے اگرچہ ممکن ہو وجود نص کا نزدیک ان کے وحی سے لیکن اس میں زیادتی ہے ان کے اجر میں اور واسطے معصوم ہونے ان کے کے چوک سے بیچ اس کے اس واسطے کہ نہیں برقرار رہتے باطل پر واسطے معصوم ہونے ان کے کے اور نووی نے کہا کہ کیا یہ کام سلیمان علیہ السلام نے واسطے حیلہ کے اوپر ظاہر کرنے حق کے تو ہوگا جیسے کہ اقرار کرے محکوم بعد حکم کے کہ حق واسطے خصم اس کے کے ہے اور اس میں استعمال کرنا حیلوں کا ہے احکام میں واسطے نکالنے حقوق کے اور نہیں حاصل ہوتا ہے یہ مگر ساتھ زیادہ دانائی اور تجربہ احوال کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾.

باب ہے لقمان علیہ السلام کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور البتہ دی ہم نے لقمان علیہ السلام کو حکمت عظیم تک اے بیٹا اگر کوئی چیز ہو وہ برابر رائی کے دانے کے پھر رہی ہو کسی پتھر میں فَخُوْرٍ تک۔

فائدہ: اور اختلاف ہے لقمان علیہ السلام میں سو بعض کہتے ہیں کہ حبشی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ نوبی تھے پھر اس کے پیغمبر ہونے میں اختلاف ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبشی غلام تھے بڑھئی کا کام کرتے تھے اور ابن مسیب سے روایت ہے کہ لقمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی اور پیغمبری نہ دی اور وہ داؤد علیہ السلام کے زمانے میں تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل پر قاضی تھے داؤد علیہ السلام کی طرف سے اور مجاہد سے روایت ہے کہ نیک آدمی تھے اور پیغمبر نہ تھے اور عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر تھے اور کہتے ہیں کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ اس قول میں تنہا ہیں کہ وہ پیغمبر تھے اس کے سوا کسی نے لقمان علیہ السلام کو پیغمبر نہیں کہا اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ مراد حکمت سے تفقه فی الدین ہے اور وہ پیغمبر نہ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ درزی تھے اور ان کے بیٹے کا نام باران تھا۔ (فتح)

﴿وَلَا تُصَعِّرْ﴾ الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ

یعنی تُصَعِّرْ کے معنی ہیں منہ پھیرنا

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولا تصعر خدك للناس۔ (فتح)

٣١٧٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ

۳۱۷۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کو نہ ملایا ان کو قیامت میں امن امان ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾.

اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا تو یہ آیت اتری کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہرا بیشک شرک کرنا بڑا ظلم ہے۔

فائدہ: اس کی شرح تفسیر سورۂ انعام میں آئے گی۔

٣١٧٥ ـ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾.

٣١٧٥۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری الذین امنوا الخ تو یہ بات مسلمانوں پر بہت بھاری پڑھی تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اس کا مطلب یوں نہیں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ شرک ہے کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اس کو نصیحت کرتا تھا کہ اے بیٹے اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک کرنا بڑا ظلم ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ﴾ الْآيَةَ ﴿فَعَزَّزْنَا﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿طَآئِرُكُمْ﴾ مَصَآئِبُكُمْ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ بیان کر واسطے ان کے مثال اس گاؤں کے لوگوں کی جب آئے اس میں بھیجے ہوئے۔ اور کہا مجاہد نے کہ عززنا کے معنی ہیں زور دیا ہم نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ طائرکم کے معنی ہیں مصیبتیں۔

فائدہ: مراد گاؤں سے انطاکیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کی کاری گری سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کا ہے اور نام صاحب یٰسین کا حبیب نجار ہے اور تینوں رسولوں کا نام صادق اور مصدوق اور شلوم تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجے ہوئے تھے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے قالوا طائر کم معکم۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا إِذْ نَادٰى رَبَّهُ نِدَآءً

باب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہربانی کا اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر اس قول تک

خَفِيًّا قَالَ رَبِّ إِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا إِلٰى قَوْلِهِ لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلًا يُقَالُ ﴿رَضِيًّا﴾ مَرْضِيًّا.

کہ نہیں کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سَمِيًّا کے معنی مثل ہیں یعنی اس آیت میں هل تعلم له سميا يقال رضيا مرضيا کے معنی ہیں پسندیدہ یعنی من مانتا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وجعله رب رضيا۔

﴿عِتِيًّا﴾ عَصِيًّا عَتَا يَعْتُوْ ﴿قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَأَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا إِلٰى قَوْلِهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ وَيُقَالُ صَحِيْحًا ﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحٰى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا﴾ فَأَوْحٰى فَأَشَارَ ﴿يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ إِلٰى قَوْلِهِ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا﴾ ﴿حَفِيًّا﴾ لَطِيْفًا ﴿عَاقِرًا﴾ الذَّكَرُ وَالْأُنْثٰى سَوَآءٌ.

عسیا کے معنی ہیں نہایت ضعف عتيا مشتق ہے عتا یعتو سے ساتھ معنی خشکی جوڑوں کے یعنی اس آیت میں و قد بلغت من الكبر عتيا، بولا اے رب کہاں سے ہو گا مجھ کو لڑکا اور میری عورت بانجھ ہے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں یہاں تک کہ اکڑ گیا یعنی کہتے ہیں سویا کے معنی ہیں صحیح اور توصیح ہے سو بند ہو گئی زبان اس کی اور نہ کلام کرتا تھا لوگوں سے لیکن تورات اور تسبیح پڑھ سکتا تھا پھر نکلا اپنے لوگوں کے پاس حجرے سے تو اشارے سے کہا ان کو کہ یاد کرو اللہ کو صبح اور شام اے یحییٰ علیہ السلام اٹھا لے کتاب زور سے یبعث حيا تک اور حفيا کے معنی ہیں لطیفا یعنی اس آیت میں ﴿إِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا﴾ اور عاقر میں مذکر اور مؤنث برابر ہیں۔

۳۱۷۶ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيٰى

۳۱۷۶ ـ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ان کو معراج کی رات سے پھر جبرائیل علیہ السلام چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان کے پاس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھولے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل ہوں کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں سو جب میں داخل ہوا تو ناگہاں وہاں یحییٰ علیہ السلام اور

وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور وہ دونوں خالاتی بھائی ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں سو ان کو سلام کر تو میں نے ان کو سلام کیا سو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کہ کیا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آئے۔

فائدہ: ثعلبی نے کہا کہ پیدا ہوئے یحییٰ علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ نوے سال کی تھی اور بعض کم وبیش کہتے ہیں اور غرض اس سے زکریا یحییٰ علیہ السلام بن زکریا علیہ السلام کا ہے اور ابن اسحاق نے مبتدا میں ذکر کیا ہے کہ مریم علیہا السلام کی ماں کا نام حنا تھا وہ عمران کے نکاح میں تھیں اور یحییٰ علیہ السلام کی ماں کا نام ایشاع ہے وہ زکریا علیہ السلام کے نکاح میں تھیں اور یہ دونوں سگی بہنیں تھیں اور کہتے ہیں کہ مریم علیہا السلام کی ماں کے گھر میں اولاد نہ ہوتی تھی پھر وہ مریم علیہا السلام کے ساتھ حاملہ ہوئیں اور عمران علیہ السلام فوت ہو گئے اور حالانکہ وہ حاملہ تھیں اور ثعلبی نے کہا کہ یحییٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام سے چھ مہینے پہلے پیدا ہوئے تھے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ تفسیر اس آیت کی و آتیناہ الحکم صبیا سو بعض کہتے ہیں کہ اس سے بھی کم عمر میں اور مراد ساتھ حکم کے سمجھ ہے دین میں اور ابن اسحاق نے کہا کہ زکریا علیہ السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر ہوئے تھے اور بنی اسرائیل نے چاہا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو مار ڈالیں تو وہ ان سے بھاگے تو ایک درخت پر گزرے وہ پھٹ گیا حضرت زکریا علیہ السلام اس کے اندر گھس پڑے اور وہ درخت ان پر مل گیا تو شیطان نے ان کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر باہر رکھا بنی اسرائیل نے ان کو دیکھ لیا تو آرے سے اس درخت کو زکریا علیہ السلام کے سمیت درمیان سے چیر ڈالا اور اپیر یحییٰ علیہ السلام سو قتل کیے گئے بسبب ایک عورت کے کہ اس سے ان کے بادشاہ نے نکاح کرنا چاہا تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ عورت تجھ کو حلال نہیں اس واسطے کہ وہ اس کی عورت کی بیٹی تھی جب یہ خبر بادشاہ کو پہنچی تو اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو مار ڈالا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے سے پہلے تھا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا﴾ ﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ﴾ ﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا وَّآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إِلٰى قَوْلِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾.

یاد کر کتاب میں مریم علیہا السلام کو جب کنارے ہوئیں اپنے لوگوں سے ایک شرقی مکان میں اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے ایک حکم کی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں کو اور عمران علیہ السلام کے گھر والوں کو سارے جہان سے بغیر حساب تک۔

فائدہ: یہ باب معقود ہے واسطے حدیثوں مریم علیہا السلام کے اور میں نے کچھ حال ان کا پہلے بیان کیا ہے اور مریم علیہا السلام سریانی زبان میں خادم کو کہتے ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کا نام ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّآلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِيْنَ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ﴾ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوْبَ أَهْلُ يَعْقُوْبَ فَإِذَا صَغَّرُوْا آلَ رَدُّوْهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوْا أُهَيْلٌ.

اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد آل عمران سے ایماندار ہیں اور اولاد ابراہیم علیہ السلام اور اولاد یاسین علیہ السلام اور اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اگرچہ اولاد کا لفظ عام ہے لیکن مراد اس سے یہاں خاص ایماندار لوگ ہیں کہا جاتا ہے آل یعقوب علیہ السلام۔ کی اہل یعقوب علیہ السلام کے جب آل کی تصغیر کریں اس کو اصل کی طرف رد کرتے ہیں کہتے ہیں اہیل اور جمہور کے نزدیک اصل آل کی اہل ہے۔

٣١٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﴿وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾.

٣١٧٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اس کو چھو لیتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم علیہا السلام کو اور اس کے بیٹے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان نے ہاتھ نہیں لگایا پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی کہ میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں چھونے کا بیان اس طور سے آیا ہے کہ شیطان ہر آدمی کے پہلو میں اپنی انگل سے چوکتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سوائے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے کہ ان کو چوکنے لگا تو جھلی میں چوکا جس میں لڑکا ہوتا ہے قرطبی نے کہا کہ یہ چوکا شیطان سے وہ ابتدا ہے قابو پانے اس کی کا سو بچایا اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے کو اس کی ماں کی دعا کی برکت سے جو ابھی گزری اور نہ تھی واسطے مریم علیہا السلام کے کچھ اولاد سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ (فتح)

بَابُ ﴿وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلٰى

باب ہے اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام بیشک اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تجھ کو اس قول تک کہ کون پالے

نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ذٰلِكَ مِنَ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ﴾ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ ﴿كَفَّلَهَا﴾ ضَمَّهَا مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُوْنِ وَشِبْهِهَا.

مریم علیہا السلام کو یکفل کے معنی ہیں جوڑے اور کفلها کے معنی ہیں کہ اس کو اپنے ساتھ جوڑا اس حال میں کہ کفل بغیر تشدید کے ہے نہیں کفل ساتھ معنی کفالت کے کہ قرض میں ہوتی ہے ساتھ معنی ضامن کے اور مانند اس کے۔

فائدہ: اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس آیت کے کہ مریم علیہا السلام پیغمبر تھیں اور یہ اس میں تصریح نہیں اور تائید کرتا ہے اس کی ذکر کرنا اس کا ساتھ پیغمبروں کے بیچ سورۂ مریم کے اور نہیں منع کرتا یہ موصوف ہونے اس کے کو ساتھ اس کے کہ وہ صدیقہ ہے پس تحقیق یوسف علیہ السلام موصوف ہوئے ہیں ساتھ اس کے اور اشعری سے منقول ہے کہ چھ عورتیں پیغمبر ہیں کما مرّ اور نقل کیا ہے اس کو تمہید میں اکثر فقہاء سے اور قرطبی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ مریم علیہا السلام ہیں عیاض نے کہا کہ جمہور اس کے مخالف ہیں اور نقل کیا ہے نووی نے اذکار میں کہ نقل کیا ہے امام نے اجماع کو اس پر کہ مریم علیہا السلام پیغمبر نہیں اور حسن سے روایت ہے کہ نہیں عورتوں میں کوئی پیغمبر نہ آدمیوں میں اور نہ جنوں میں اور سبکی کبیر نے کہا کہ نہیں صحیح ہوئی میرے نزدیک اس مسئلے میں کچھ چیز اور یہی منقول ہے اکثر فقہاء سے۔ (فتح)

٣١٧٨ ـ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ ابْنُ أَبِيْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ.

٣١٧٨۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل ہیں اور اپنے زمانے میں یعنی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خدیجہ رضی اللہ عنہا سب عورتوں سے افضل ہیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ مریم علیہا السلام بہتر ہیں عالمین کی سب عورتوں سے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم علیہا السلام سب عورتوں سے افضل ہیں اور یہ نہیں منع ہے نزدیک اس کے جو اس کو پیغمبر کہتا ہے اور جو اس کو پیغمبر نہیں کہتا وہ اس کو محمول کرتا ہے اپنے زمانے کی سب عورتوں پر اور ساتھ اول کے جزم کیا ہے زجاج اور ایک جماعت نے اور اختیار کیا ہے اس کو قرطبی نے اور احتمال ہے کہ مراد بنی اسرائیل کی عورتیں ہوں یا عورتیں اس امت کی لیکن ابو

موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حصر پہلے گزر چکا ہے کہ عورتوں میں مریم علیہا السلام اور آسیہ علیہا السلام کے سوائے کوئی کامل نہیں ہوئی اور قاضی ابو بکر نے کہا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں امت کی عورتوں سے مطلق واسطے اس حدیث کے اور شاید پہلی حدیث میں اس امت کی عورتوں کا ذکر نہیں حیث قال ولم یکمل النساء الخ مگر یہ کہ محمول کریں ہم کمال کو نبوت پر پس ہوگی اپنے اطلاق پر۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰی ﴿ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلٰى قَوْلِهٖ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴾ ﴿يُبَشِّرُكِ﴾ وَ ﴿يَبْشُرُكِ﴾ وَاحِدٌ ﴿وَجِيْهًا﴾ شَرِيْفًا وَّقَالَ إِبْرَاهِيْمُ ﴿الْمَسِيْحُ﴾ الصِّدِّيْقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَهْلُ الْحَلِيْمُ وَالْأَكْمَهُ مَنْ يُّبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَنْ يُّوْلَدُ أَعْمٰى.

جب کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنے ایک حکم کی جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہے کن فیکون تک یبشرك اور یبشرك کے ایک معنی ہیں اور وجیھا کے معنی ہیں شریف یعنی جس کی بادشاہ تعظیم کریں اور کہا ابراہیم نے کہ مسیح کے معنی ہیں صدیق اور کہا مجاہد نے کہ کہل کے معنی ہیں آرام اور چین والا یعنی اس آیت میں ویکلم الناس فی المھد وکھلا اور اکمہ وہ شخص ہے جو دن کو دیکھے اور رات کو نہ دیکھ سکے اور مجاہد کے غیر نے کہا ہے کہ جو اندھا پیدا ہو۔

فائدہ: مراد ابراہیم نخعی کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مسح کیا سو گناہ سے پاک کیا پس وہ فعیل ہے ساتھ معنی مفعول کے اور یہ برخلاف نام رکھنے دجال کے ہے مسیح کہ وہ فعیل کے ساتھ معنی فاعل کے ہے کہتے ہیں کہ یہ نام اس کا اس واسطے رکھا گیا کہ وہ مسح کرے گا یعنی سیر کرے گا زمین پر اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی ایک آنکھ کانی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ مشتق ہے مسح الارض سے اس واسطے کہ انہوں نے ایک جگہ میں ٹھکانہ نہیں پکڑا اور کسی جگہ اپنا گھر نہیں بنایا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام مسیح اس واسطے ہے کہ وہ کسی بیمار کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے مگر کہ تندرست ہو جاتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مسح کیے گئے تھے ساتھ دین برکت کے مسح کیا تھا ان کو زکریا علیہ السلام نے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ خوبصورت تھے۔

فائدہ: اور اصل کہل کے معنی ہیں بڑھاپا اور یہ تفسیر ہے ساتھ معنی لازم کے اس واسطے کہ بڑھاپے میں اکثر اوقات آرام اور چین ہوتا ہے۔

فائدہ: اور یہی قول ہے جمہور کا کہ اکمہ وہ ہے جو مادر زاد اندھا ہو طبری نے کہا اور یہی مناسب ہے ساتھ تفسیر آیت کے اس واسطے کہ یہی (یعنی مادر زاد اندھا ہونا) ایسی لاعلاج بیماری ہے جس کے علاج کا کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا اور

آیت چلائی گئی ہے واسطے بیان معجزے عیسیٰ علیہ السلام کے سوا شبہ یہ ہے کہ اکمہ اس معنی پر محمول ہوتا کہ وہ ابلغ بیچ ثابت کرنے معجزے کے۔ (فتح)

۳۱۷۹ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِسَآءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَّأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۳۱۷۹۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتوں سے مریم علیہا السلام عمران علیہ السلام کی بیٹی اور آسیہ علیہا السلام فرعون کی عورت کے سوا کوئی عورت کمال کو نہیں پہنچی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کی عورتیں بہتر ہیں ان عورتوں میں جو اونٹ کی سواری کرتیں تھیں یعنی سب عورتوں میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں نہایت مہربان چھوٹے لڑکوں پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوندوں کے مال کیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے کہتے تھے کہ مریم علیہا السلام عمران علیہ السلام کی بیٹی اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں۔

فائدہ: قرطبی نے کہا کہ یہ تفضیل ہے واسطے عورتوں قریش کے خاص عرب کی عورتوں پر اس واسطے کہ اونٹ والی اکثر اوقات وہی ہیں اور یہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مریم علیہا السلام اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں تو یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ مریم علیہا السلام اس تفضیل میں داخل نہیں بلکہ وہ خاص ہے ان عورتوں کے جو اونٹ کی سواری کرتی ہیں اور شاید اس کی مراد یہ ہے کہ مریم علیہا السلام سب عورتوں سے افضل ہیں مطلق اور جو فضیلت کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں وارد ہوئی ہے وہ بہ نسبت تمام عورتوں کے ہے مگر جس کو نبیہ کہا گیا ہے سو اگر ثابت ہو عورت کے حق میں کہ وہ نبیہ ہے تو وہ خارج ہے ساتھ شرع کے اس واسطے کہ درجہ نبوت کے بعد کوئی چیز نہیں اور اگر کسی کے حق میں

نبوت ثابت نہ ہو تو جو ان کو نکالتا ہے وہ کسی دلیل خاص کا محتاج نہیں واسطے ہر ایک کے ان میں سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفٰى بِاللهِ وَكِيلًا﴾ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ كَلِمَتُهُ كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهُ ﴿وَرُوحٌ مِنْهُ﴾ أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوحًا ﴿وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ﴾.

باب ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ اے کتاب والوں مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں وکیلا تک۔ ابو عبید نے کہا کہ مراد اللہ کے کلمے سے کن ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا پس ہو گیا اور اس کے غیر نے کہا کہ روح منہ کے معنی یہ ہیں کہ زندہ کیا اس کو سو کیا اس کو جاندار اور مت کہو کہ وہ تین اللہ ہیں۔

فائدہ: صواب اس آیت میں قل یا اهل الکتاب ہے یعنی قولہ کے بدلے قل ہے۔

۳۱۸۰ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ.

۳۱۸۰ ۔ عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے پیغمبر ہیں اور گواہی دے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے پیغمبر اور اللہ تعالیٰ کی بات سے بنے ہیں جو مریم علیہا السلام کی طرف ڈالی گئی تھی یعنی صرف اللہ کے حکم سے بنے اور ان کا کوئی باپ نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بنائے روح ہیں اور گواہی دی کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں لے جائے گا گو کیسے ہی اس کے کام ہوں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بہشت کے آٹھوں دروازوں سے جس سے چاہے۔

فائدہ: قرطبی نے کہا کہ مقصود اس حدیث سے تنبیہ ہے اس چیز پر جو واقع ہوئی ہے واسطے نصاری کے گمراہی سے بیچ حق عیسیٰ علیہ السلام کے اور اس کی ماں کے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے جو کچھ کہ سکھایا جائے نصرانی جبکہ مسلمان ہو اور نووی نے کہا کہ یہ جامع تر ان حدیثوں کی ہے جو شامل ہیں عقائد پر اس واسطے کہ تحقیق جمع کی ہے اس میں وہ چیز کہ خارج ہوتے ہیں اس سے تمام مذاہب کفر کے بنا پر مختلف ہونے عقائد ان کے اور تباعد ان کے اور اس کے غیر نے کہا کہ بیچ ذکر عیسیٰ علیہ السلام کے تعریض ہے ساتھ نصاری کے اور خبردار کرنا ہے اس طرح کہ ایمان ان کا ساتھ قول تثلیث کے محض شرک ہے اور اسی طرح قول آپ کا کہ بندہ اس کا اور بیچ ذکر کرنے رسالت عیسیٰ علیہ السلام کے تعریض ہے ساتھ یہود کے کہ وہ اس کی پیغمبری سے انکار کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں اس کو ساتھ اس چیز کے کہ وہ اس سے پاک ہیں اور اسی طرح ماں ان کی اور یہ جو کہا کہ اس کی لونڈی کا بیٹا ہے تو یہ تعظیم ہے واسطے ان کے اور اسی طرح نام رکھنا ان کا روح اور وصف کرنا ان کا روح اس طرح کہ وہ اس سے ہے یعنی کائن ہے اس سے اور یہ جو کہا کہ کلمۃ تو یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ وہ اللہ کی حجت ہے اس کے بندوں پر کہ پیدا کیا اس کو بغیر باپ کے اور کلام کرایا اس سے اپنے غیر وقت میں اور زندہ کیا مردوں کو اس کے ہاتھ پر اور بعض کہتے ہیں کہ نام رکھا گیا ان کا کلمۃ اللہ اس واسطے کہ پیدا کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے کن کے سو جب کہ تھا ساتھ کلام اس کی کے نام رکھا گیا ساتھ اس کے اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ اس نے لڑکپن میں کلام کیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اوپر نام رکھنا اس کا روح پس اس واسطے کہ قدرت دی ہے ان کو اوپر زندہ کرنے مردوں کے اور بعض کہتے ہیں واسطے ہونے اس کے کے جاندار کہ پایا گیا بغیر خبر جاندار کے اور یہ جو کہا کہ داخل کرے گا اللہ اس کو بہشت کے آٹھوں دروازوں سے جس سے چاہے تو یہ تقاضا کرتا ہے دخول اس کے کو بہشت میں اور اختیار اس کے کو بیچ دخول کے اس کے دروازوں سے اور یہ برخلاف حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہے جو بدء الخلق میں گزر چکی ہے اس واسطے کہ تحقیق وہ تقاضا کرتی ہے کہ بہشت میں ہر داخل ہونے والے کے واسطے ایک دروازہ معین ہے جس سے وہ داخل ہوگا اور دونوں کے درمیاں تطبیق یوں ہے کہ وہ اصل میں اختیار دیا گیا ہے لیکن وہ دیکھے گا کہ جس دروازے کے ساتھ وہ خاص ہے وہ افضل ہے اس کے حق میں سو وہ اسی کو اختیار کرے گا سو داخل ہوگا اس میں اختیار سے نہ مجبور اور نہ ممنوع داخل ہونے سے غیر سے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ فاعل شاء کا اللہ ہو یعنی اللہ توفیق دیتا ہے اس کو واسطے عمل کے کہ داخل کرے اس کو ساتھ رحمت اپنی کے اس دروازے سے جو تیار کیا گیا ہے واسطے عامل اس عمل کے اور تحقیق گزر چکا ہے کلام اس چیز پر جو مطلق ہے ساتھ دخول موحدین کے بہشت میں بیچ کتاب ایمان کے کہ اس کو دہرانے کی کچھ حاجت نہیں اور یہ جو کہا کہ کیسے ہی اس کے کام ہوں یعنی نیک کام ہوں یا بد لیکن اہل توحید ضرور بہشت میں داخل ہوں گے اور احتمال ہے کہ یہ معنی ہوں کہ داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں باعتبار اعمال ہر ایک کے ان میں سے درجات میں سے اور بیضاوی نے کہا کہ

حضرت ﷺ کے اس قول میں کہ اس کے عمل کیسے ہی ہوں دلیل ہے معتزلوں پر دو وجہ سے دعوی ان کا یہ ہے گنہگار ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جو توبہ نہ کرے واجب ہے داخل ہونا اس کا آگ میں اس واسطے کہ قول آپ کا علی ما کان من العمل حال ہے قول آپ کے سے کہ اللہ اس کو بہشت میں داخل کرے گا اور عمل اس وقت غیر حاصل ہے اور نہیں مقصود ہے یہ اس کے حق میں جو توبہ سے پہلے مر جائے مگر جبکہ داخل کیا جائے گا بہشت میں بغیر سزا کے اور اوپر جو ثابت ہو چکا ہے لازم احادیث شفاعت سے بعض گنہگار عذاب کیے جائیں گے پھر نکالے جائیں گے تو خاص کیا جائے گا ساتھ اس کے یہ عموم نہیں تو تمام امید کے تلے ہیں جیسے کہ وہ خوف کے تلے ہیں اور یہی معنی ہیں اہل سنت کے قول کے کہ وہ مشیت میں ہیں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا﴾ نَبَذْنَاهُ أَلْقَيْنَاهُ اعْتَزَلَتْ ﴿شَرْقِيًّا﴾ مِمَّا يَلِي الشَّرْقِ ﴿فَأَجَآءَهَا﴾ أَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا ﴿تَسَّاقَطْ﴾ تَسْقُطْ ﴿قَصِيًّا﴾ قَاصِيًا ﴿فَرِيًّا﴾ عَظِيمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿نِسْيًا﴾ لَمْ أَكُنْ شَيْئًا وَقَالَ غَيْرُهُ النِّسْيُ الْحَقِيرُ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حِينَ قَالَتْ ﴿إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا﴾ قَالَ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ﴿سَرِيًّا﴾ نَهَرٌ صَغِيرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ.

باب ہے مریم علیہا السلام کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یاد کر مریم علیہا السلام کو جب کنارے ہوئی اپنے لوگوں سے نَبَذْنَاهُ کے معنی ہیں ڈالا ہم نے اس کو اور شَرْقِيًّا کے معنی ہیں جو بیت المقدس سے مشرق کی طرف تھا یا اس کے گھر سے فَأَجَآءَهَا افعال ہے جِئْتُ سے یعنی ثلاثی مزید اس باب کا ہے اور بعض کہتے ہیں مضطرا اور بے قرار کیا اس کو اور تَسَّاقَطْ کے معنی ہیں گرنے کے اور قصیا کے معنی ہیں قَاصِيًا یعنی دور مکان میں یعنی اس آیت میں مکانا قصیا اور فَرِيًّا کے معنی ہیں عظیم یعنی اس آیت میں لقد جئت شیاء فریا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نسیا کے معنی ہیں کہ میں کچھ چیز نہ ہوتی اور نہ پیدا ہوتی یعنی اس آیت میں وکنت نسیا منسیا اور اس کے غیر نے کہا نسی حقیر چیز ہے یعنی بے قدر اور ابو وائل نے کہا کہ معلوم کیا مریم علیہا السلام نے کہ تقی عقلمند کو کہتے ہیں جب کہ اس نے کہا کہ اگر ہے تو تقی اور کہا وکیع نے اسرائیل سے روایت کی ہے ابو اسحاق نے اس نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ سریا سریانی میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

۳۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۳۱۸۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں بولا لڑکا جھولی

جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيْسٰى وَكَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّيْ جَآئَتْهُ أُمُّهٗ فَدَعَتْهُ فَقَالَ أُجِيْبُهَا أَوْ أُصَلِّيْ فَقَالَتْ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهٗ وُجُوْهَ الْمُوْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبٰى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهٗ وَأَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوْكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِيْ قَالُوْا نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِيْنٍ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَّهَا مِنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَّاكِبٌ ذُوْ شَارَةٍ فَقَالَتْ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهَا يَمَصُّهٗ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهٗ ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتْ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذِهٖ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْأَمَةُ يَقُوْلُوْنَ سَرَقْتِ

اور گود میں سوائے تین لڑکوں کے ایک عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرا بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا اس کو لوگ جریج کہتے ہیں نماز پڑھتا تھا اس کی ماں آئی تو اس نے جریج کو بلایا تو جریج نے کہا کہ میں ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں اور ایک روایت میں ہے کہ اے میرے رب! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز ہی میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اس کی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اس کی ماں اس کے پاس آئی اور وہ نماز میں تھا سو اس نے پکارا کہ اے جریج! تو اس نے کہا کہ اے میرے رب! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں تو وہ نماز ہی میں متوجہ رہا تو اس کی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اس کی ماں پھر آئی سو اس نے پکارا کہ اے جریج تو اس نے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز میں متوجہ رہا تو اس کی ماں ناراض ہوئی تو اس کی ماں نے کہا کہ الٰہی! یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے اور جریج اپنے عبادت خانے میں تھا سو ایک عورت اس کے سامنے آئی اور اس سے کلام کیا تو جریج نے نہ مانا تو وہ ریوڑ چرانے والے کے پاس آئی سو اس عورت نے اس کو اپنی ذات پر قادر کیا اور ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل نے آپس میں جریج کی عبادت کا ذکر کیا تو کہا ایک بدکار عورت نے ان میں سے کہ اگر تم چاہو تو میں جریج کو بلا میں گرفتار کروں انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں تو وہ اس کے سامنے آئی اس نے اس کی طرف التفات نہ کیا پھر ایک چرواہے کے پاس آئی اور وہ اس کے عبادت خانے کے پاس ٹھہرتا تھا سو وہ لڑکا جنی تو کسی نے کہا کہ یہ لڑکا کس کے نطفے سے ہے اس نے کہا کہ جریج کے نطفے سے ہے

زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ.

تو لوگ اس کے پاس آئے سو اس کا عبادت خانہ توڑ ڈالا اور عبادت خانے سے اتارا اور برا کہا یعنی اور اس کی گردن میں رسی ڈال کر اس کو لوگوں میں گھمایا تو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنی مجھ کو کیوں مارتے ہو سو انہوں نے کہا کہ تو نے اس عورت سے زنا کیا سو وہ تیرے سے نطفے لڑکا جنی تو اس نے کہا کہ وہ لڑکا کہاں ہے سو وہ اس کو لے آئی تو جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا سو لوگ جریج پر جھکے اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے سونے کا عبادت خانہ بناتے ہیں جریج نے کہا کہ نہیں اسی طرح مٹی کا بنا دو جیسے آگے تھا اور تیسرا یہ کہ بنی اسرائیل سے ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی تو ایک مرد نکلا سنہری پوشاک والا سو اس کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دینا تو لڑکے نے اس کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف متوجہ ہوا سو کہا کہ الٰہی مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھک کر دودھ پینے لگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے میں دیکھتا ہوں طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اپنی انگلی چوستے تھے یعنی اس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے اور اس کو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ تو نے حرام کیا تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نہ کرنا تو اس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا سو کہا کہ اے الٰہی مجھ کو ایسا ہی کرنا تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ تو نے یہ کیوں کہا تو لڑکے نے کہا کہ سوار ایک ظالم تھا ظالموں سے اور اس لونڈی کو کہتے ہیں تو نے زنا کیا تو نے

چوری کی اور حالانکہ اس نے حرام کاری اور چوری نہیں کی۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ نہیں بولے جھولی میں مگر تین لڑکے اور بعض روایتوں میں سے ہے کہ یوسف علیہ السلام کے شاہد نے بھی شیرخوارگی میں کلام کیا اور فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی عورت کے لڑکے نے بھی شیرخوارگی میں کلام کیا جبکہ فرعون نے چاہا کہ اس کی ماں کو آگ میں ڈالے تو اس نے کہا کہ اے میری ماں صبر کر بیشک تو حق پر ہے اس بنا پر اس کے پانچ لڑکے ہوئے اور اصحاب اخدود کے قصے میں ہے کہ ایک عورت لائی گئی تا کہ آگ میں ڈالی جائے یا اپنے دین سے پھرے تو وہ پیچھے ہٹی تو اس کی گود میں ایک لڑکا شیرخوار تھا اس نے کہا کہ اے ماں صبر کر بیشک تو حق پر ہے اور ضحاک نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ یحییٰ علیہ السلام نے بھی شیرخوارگی میں کلام کیا تھا اس بنا پر اس کے سات لڑکے ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی گود میں کلام کیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے بھی شیرخوارگی میں کلام کیا اور حضرت ﷺ کے زمانہ میں مبارک یمامہ نے کلام کیا اور یوسف علیہ السلام کے شاہد ہیں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شیرخوار تھا اور بعض کہتے ہیں کہ داڑھی والا اور ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک سوداگر تھا کبھی فائدہ پاتا تھا اور کبھی گھاٹا سو اس نے کہا کہ اس سوداگری میں خیر نہیں البتہ میں ایسی سوداگری ڈھونڈتا ہوں جو اس سے بہتر ہے تو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اور اس میں گوشہ گیری اختیار کی اور اس کا نام جریج تھا سو اس نے دلالت کی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تھا اور اس کے تابعداروں میں تھا اس واسطے کہ گوشہ گیری انہوں نے ابھی نکالی تھی اور یہ جو کہا کہ الٰہی میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں تو یہ محمول ہے اس پر کہ یہ اس نے اپنے جی میں کہا تھا اور احتمال ہے کہ زبان سے کلام کیا ہو اس واسطے کہ کلام ان کے نزدیک مباح تھی اور اسی طرح ابتدا اسلام میں اور ایک روایت میں ہے کہ اگر جریج عالم ہوتا تو البتہ جانتا کہ ماں کو جواب دینا اولیٰ ہے نماز سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واجب ہے مقدم کرنا اجابت ماں کا فعل نماز پر اس واسطے کہ نماز میں بدستور رہنا نفل ہے اور ماں کو جواب دینا اور اس کے ساتھ نیکی کرنا واجب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تحقیق تھی وہ مشتاق طرف اس کے سو ملاقات کرتی تھی ساتھ اس کے اور قناعت کرتی ساتھ دیکھنے اس کے اور کلام اس کی کے اور شاید اس نے سوائے اس کے نہیں کہ نہ تخفیف کی نماز میں تا کہ جواب دے اس کو اس واسطے کہ اس نے خوف کیا کہ ٹوٹ جائے خشوع اس کا اور نماز کے بیان میں گزر چکا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر جریج فقیہ ہوتا تو البتہ جانتا کہ ماں کو جواب دینا بہتر ہے اپنے رب کی عبادت سے اور اگر اپنے اطلاق پر محمول ہو تو سمجھا جاتا ہے اس سے جواز قطع نماز کا مطلق واسطے جواب دینے آواز ماں کے نفل نماز ہو یا فرض اور یہ ایک وجہ ہے شافعی کے مذہب میں اور اصح نزدیک شافعیہ کے یہ ہے کہ اگر نفل نماز ہو اور معلوم کرے ایذا والد کا ساتھ ترک جواب کے تو واجب ہے جواب دینا نہیں تو نہیں اور اگر نماز فرض ہو اور وقت تنگ ہو تو نہیں واجب ہے اجابت اور اگر وقت تنگ نہ ہو تو واجب ہے نزدیک امام الحرمین کے اور مخالفت کی

ہے اس کی غیر اس کے نے اس واسطے کہ وہ شروع سے لازم ہو جاتی ہے اور مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ اجابت والد کی نفل نماز میں افضل ہے درازی سے بیچ اس کے اور قاضی ابوالولید نے حکایت کی ہے کہ یہ خاص ہے ساتھ ماں کے سوائے باپ کے اور قائل ہے ساتھ اس کے مکحول اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے سوا کسی نے سلف سے یہ بات نہیں کہی اور نیز اس حدیث میں عظمت نیکی والدین کی ہے اور جواب پکارنے ان کے کا اگرچہ اولاد معذور ہو لیکن مختلف ہوتا ہے اس میں حال باعتبار مقاصد کے اور اس میں نرمی کرنی ہے ساتھ تابع کے جبکہ واقع ہو اس سے وہ چیز جو تقاضا کرے ادب دینے کو اس واسطے کہ ماں جریج کی نے باوجود ناراض ہونے کے نہ بددعا کی اس پر مگر ساتھ اس چیز کے بددعا کی ساتھ اس کے خاص کر اور اگر اس کو نرمی نہ ہوتی تو البتہ دعا کرتی اس پر ساتھ واقع ہونے فاحشہ کے یا قتل کے اور یہ کہ جو اللہ کے ساتھ صدق رکھتا ہو اس کو فتنے ضرر نہیں کرتے اور اس میں قوت یقین جریج کی ہے اور صحت امید اس کی اس واسطے کہ اس نے بچے سے کلام کرانا چاہا باوجود یہ کہ عادت میں لڑکا کلام نہیں کرتا اور یہ کہ اللہ گردانتا ہے واسطے اپنے دوستوں کے مخرج نزدیک مبتلا ہونے ان کے اور سوائے اس کے نہیں کہ متاخر ہوتا ہے یہ ان کے بعضوں سے بعض اوقات میں واسطے تہذیب کے اور زیادتی کے ثواب میں اور اس میں ثابت کرنا کرامتوں کا ہے واسطے اولیاء کے اور واقع ہونا کرامت کا واسطے ان کے اپنے اختیار سے اور طلب سے اور ابن بطال نے کہا کہ جریج پیغمبر تھا تو یہ معجزہ ہوگا اور یہ کہ جائز ہے اختیار کرنی سخت عبادت واسطے اس شخص کے جو جانے اپنے جی میں قوت کو اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے بعضوں نے کہ بنی اسرائیل کی شرع میں یہ بات تھی کہ تصدیق کی جاتی تھی عورت کی اس چیز میں کہ دعویٰ کرے مردوں پر صحبت سے اور لاحق کیا جاتا تھا ساتھ اس کے بچہ اور نہیں فائدہ دیتا تھا مرد کو انکار اور اس میں ہے کہ مرتکب فاحشہ کا نہیں باقی رہتی واسطے اس کے حرمت اور استدلال کیا ہے بعض مالکیہ نے ساتھ قول جریج کے کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے اس طرح کہ جو کسی عورت سے زنا کرے اور وہ لڑکی جنے تو نہیں حلال ہے اس زانی کو نکاح کرنا اس لڑکی سے برخلاف شافعیہ کے اور وجہ دلالت کی یہ ہے کہ جریج نے اس لڑکے کو زانی کی طرف منسوب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت تصدیق کی کہ برخلاف عادت کے لڑکے سے اس کی گواہی دلائی کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے سو ہوگی یہ نسبت صحیح پس لازم آئے گا کہ یہ جاری ہونا درمیان ان کے احکام باپ بیٹے کے سوائے توراث اور ولاء کے اور یہ کہ وضو اس امت کے ساتھ خاص نہیں اور سوائے اس کے نہیں جو اس کے ساتھ خاص ہے وہ پانچ کلیاں ہونا ہے۔ (فتح)

۳۱۸۲۔ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ وَّحَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ

۳۱۸۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا سو تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سو ناگہاں وہ دراز قد سیدھے

قَالَ أَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِیَ بِهٖ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهٗ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَّجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْئَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى فَنَعَتَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَّعْنِی الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَأُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِیْ خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ لِیْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

بال والے ہیں جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملا سو تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سو فرمایا کہ میانہ قد سرخ رنگ ہیں جیسے وہ حمام سے نکلا اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں اس کی اولاد میں اس سے زیادہ تر مشابہ ہوں اور میرے سامنے دو پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ تھا اور ایک میں شراب تو مجھے کہا گیا کہ لے جس کو چاہے دونوں میں سے تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا سو میں نے اس کو پیا تو مجھے حکم ہوا کہ آپ نے پیدائشی دین پایا خبردار ہو اگر آپ شراب کو پیتے تو البتہ آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

۳۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ فَأَمَّا عِيْسٰى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوْسٰى فَآدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ الزُّطِّ.

۳۱۸۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا سو عیسیٰ علیہ السلام تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہے اور موسیٰ علیہ السلام تو گندم گون جسیم سیدھے بال والا ہے جیسے زط کی قوم کے مرد۔

فائدہ: مراد جسیم سے اس حدیث میں زیادتی ہے طول میں یعنی لمبے قد تھے اور ایک روایت میں موسیٰ علیہ السلام کے حق میں جعد کا لفظ واقع ہوا ہے تو مراد اس سے جعودت بدن کی ہے اور وہ پر گوشت ہونا اس کا ہے اور اجتماع اس کا نہ جعودت بالوں کے واسطے کہ آیا ہے کہ ان کے بال سیدھے تھے (فتح) اور زط ایک قوم کا نام ہے ہنود سے کہ وہ دراز قد ہوتے ہیں اور دبلے پتلے ہوتے ہیں۔

۳۱۸۴ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ.

۳۱۸۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے سو دجال کو ذکر کیا سو فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کانا نہیں خبردار ہو کہ بے شک مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے اس کی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور اور مجھے خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ میں کعبے کے پاس ہوں تو میں نے ایک مرد دیکھا گندمی رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گندمی رنگ مرد دیکھے ہوں اس کے سر کے بال اس کے کندھوں تک پہنچتے ہیں اس نے بالوں میں کنگھی کی ہے اس کے سر سے پانی ٹپکتا ہے دو مردوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اور وہ شخص خانے کعبے کا طواف کرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو کسی نے کہا یہ مسیح مریم کا بیٹا ہے پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور مرد دیکھا نہایت ہی گھنگرالے بال والا دائیں آنکھ سے کانا جیسے کہ میرے دیکھے لوگوں سے دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے ایک مرد کے مونڈھے پر دونوں ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کی صفت میں یہ آیا ہے کہ گندم گون سیدھے بال والا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ گھنگرالے بال والا اور جعد ضد ہے سبط کی سو ممکن ہے کہ تطبیق دی جائے درمیان ان کے ساتھ اس کے کہ ان کے بال سیدھے ہیں اور وصف ان کی ساتھ جعودت کے جسم میں ہے نہ بالوں میں اور مراد ساتھ اس کے اجتماع اور اکٹھا ہونا اس کا ہے اور یہ اختلاف نظیر اس اختلاف کی ہے کہ وہ گندم گون ہیں یا سرخ رنگ اور احمر عرب کے نزدیک نہایت سفید ہے ساتھ سرخی کے اور آدم علیہ السلام اسمر ہیں یعنی گندم گون اور ممکن ہے کہ تطبیق دی جائے درمیان دونوں وصفوں کے اس طرح کہ سرخ ہے رنگ اس کا کسی سبب سے مانند تعب کے اور اصل میں گندم گون ہیں۔ (فتح)

۳۱۸۵ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۳۱۸۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں فرمایا حضرت ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کہ وہ سرخ رنگ

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيْسٰى أَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهٗ مَآءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهٗ مَآءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

ہے لیکن فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں خواب میں کعبے کا طواف کرتا تھا سو اچانک میں نے ایک مرد دیکھا گندم گوں سیدھے بال والا دو مردوں کے مونڈھوں پر تکیہ دے کر چلتا ہے اس کے سر سے پانی ٹپکتا ہے یا یوں فرمایا کہ اس کے سر سے پانی گرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ مریم علیہا السلام کے بیٹے ہیں پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو ناگہاں ایک مرد ہے سرخ رنگ جسیم گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اس کی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے اور میرے دیکھے لوگوں میں دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے زہری نے کہا کہ ابن قطن ایک مرد کا نام ہے خزاعہ کی قوم سے جو جاہلیت میں ہلاک ہوا تھا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جس حالت میں کہ میں خانے کعبے کا طواف کرتا تھا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ دیکھنا حضرت ﷺ کا پیغمبروں کو اس بار میں غیر اس بار کے ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پہلے گزر چکی ہے اس واسطے کہ تحقیق وہ معراج کی رات میں تھا اگرچہ معراج کے حق میں کہا گیا ہے کہ وہ سب خواب میں تھا لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ بیداری میں تھا اور بعض کہتے ہیں کہ دو بار یا کئی بار ہے کماسیاتی فی مکانہ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے معراج کی رات اپنا قدم بیت المقدس میں رکھا جہاں اگلے پیغمبر اپنا قدم رکھتے تو میرے سامنے لائے گئے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام الحدیث اور عیاض نے کہا کہ ان حدیثوں میں جو مذکور ہے کہ حضرت ﷺ نے پیغمبروں کو دیکھا سو اگر یہ خواب میں ہو تو اس میں کچھ اعتراض نہیں اور اگر بیداری میں ہو تو اس میں اشکال ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اپر موسیٰ علیہ السلام سو مرد گندم گوں سرخ رنگ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جیسے کہ میں ان کو دیکھتا ہوں جبکہ نالے میں اترتے ہیں پس یہ حدیث زیادہ کرتی ہے اشکال کو اور علماء نے اس کے کئی جواب دیے ہیں ایک یہ کہ پیغمبر افضل ہیں شہیدوں سے اور شہید زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سو اسی طرح پیغمبر بھی زندہ ہیں سو نہیں بعید ہے کہ حج کریں اور نماز پڑھیں اور قرابت چاہیں طرف اللہ کے ساتھ اس چیز کے کہ کر سکیں جب تک کہ دنیا باقی ہے اور وہ تکلیف کا گھر ہے دوسرا یہ کہ حضرت ﷺ کو ان کا وہ حال دکھایا گیا جس پر وہ اپنی زندگی میں تھے پس صورت بنائی گئی ان کی واسطے حضرت ﷺ کہ کس طرح تھے اور کس طرح حج کرتے تھے اس واسطے فرمایا کانی انظر الیہ تیسرا یہ کہ خبر دی حضرت ﷺ نے ساتھ اس

چیز کے کہ وحی کی گئی طرف آپ ﷺ کے امران کے سے اور جو کچھ کہ تھا ان سے اور تحقیق جمع کی ہے بیہقی نے ایک کتاب لطیف بیچ حق زندگی پیغمبروں کی اپنی قبروں میں اور وارد کی اس نے اس میں حدیث انس رضی اللہ عنہ کی کہ پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے پیغمبروں سے بیت المقدس میں ملاقات کی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ان سے آسمانوں میں ملاقات کی سو ان میں تطبیق یوں ہے کہ پہلے حضرت ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا پھر حضرت ﷺ سب پیغمبروں سمیت آسمانوں پر اٹھائے گئے تو حضرت ﷺ ان کو آسمانوں میں ملے پھر آسمان سے اتر کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اور حضرت ﷺ نے ان کی امامت کی اور مختلف اوقات میں ان کے نماز پڑھنے کو عقل بھی رد نہیں کرتی اور ثابت ہو چکا ہے یہ ساتھ نقل کے پس دلالت کی اس نے ان کی زندگی پر اور قیاس بھی اس کو قوی کرتا ہے اس واسطے کہ شہید زندہ ہیں ساتھ نص قرآن کے اور پیغمبر افضل ہیں شہیدوں سے اور اس کی شاہد یہ روایت ہے کہ جو درود پڑھے مجھ پر میری قبر کے نزدیک تو میں اس کو سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ کہ کھائے بدن پیغمبروں کے اور پیغمبروں کی قبروں میں زندہ ہونے پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ مجھ پر سلام کرے مگر کہ اللہ تعالیٰ میرے روح کو مجھ پر پھیرتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو سلام کا جواب دوں اور وجہ اشکال کی یہ ہے ظاہر اس کا یہ ہے کہ پھیرنا روح کا طرف بدن کے تقاضا کرتا ہے جدا ہونے اس کی کو بدن سے اور وہ موت ہے اور علماء نے اس کے کئی جواب دیے ہیں ایک یہ کہ مراد روح کے پھرنے سے یہ ہے کہ پھرنا اس کا تھا سابق بعد دفن آپ کے کے نہ یہ کہ کھینچا جاتا ہے پھر پھیرا جاتا ہے پھر کھینچا جاتا ہے پھر پھیرا جاتا ہے اور بر تقدیر تسلیم یہ پھیرنا موت کا نہیں بلکہ اس میں مشقت نہیں یا مراد ساتھ روح کے فرشتہ موکل ہے اور اس میں ایک اور طرح سے اشکال وارد ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مستلزم استغراق کل زمانے کو بیچ اس کے کہ کوئی وقت خالی نہ رہے واسطے متصل ہونے درود اور سلام کے اوپر آپ کے زمین کے کناروں میں ان لوگوں سے جو کثرت سے سبب سے شمار نہیں ہو سکتی اور جواب یہ ہے کہ آخرت کے کاموں کو عقل نہیں سمجھ سکتی اور برزخ کا احوال آخرت کے ساتھ مشابہ تر ہے اور یہ جو فرمایا کہ میں نے دجال کو کعبے کا طواف کرتے دیکھا تو اس میں دلالت ہے اس پر کہ یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال مکے مدینے میں داخل نہیں ہوگا تو یہ بیچ زمانے خروج اس کے ہے جبکہ قیامت کے قریب نکلے گا اور نہیں مراد ہے ساتھ اس کے نفی دخول اس کے کی بیچ زمانے ماضی کے۔ (فتح)

٣١٨٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

٣١٨٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ میں لوگوں میں قریب

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ.

تر ہوں عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے سے اور پیغمبر علاتی بھائی ہیں میرے اوران کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ قریب تر ہوں عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا اور آخرت میں یعنی لوگوں میں حاضر ہوں ساتھ اس کے اور قریب تر ہوں طرف اس کے اس واسطے کہ اس نے بشارت دی ہے کہ میرے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے اور اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث منافی ہے ساتھ اس آیت کے ان اولی الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبی الاية تو جواب یہ ہے کہ ان دنوں کے درمیان منافات نہیں تا کہ تطبیق کی حاجت ہوتو جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں ابراہیم علیہ السلام سے قریب تر ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام سے بھی قریب تر ہیں وہ تو جہت قوت اقتداء کے سے ساتھ ابراہیم علیہ السلام اور یہ جہت قوت قرب عہد سے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور علاتی بھائی وہ ہیں جس کا باپ ایک ہو اور مائیں جدا جدا ہوں اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ ان کے دین کی اصل ایک ہے اور وہ توحید ہے اگر چہ مختلف ہیں فروع شرائع ان کے کے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے زمانے جدا جدا ہیں اور یہ جو فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں تو یہ مانند شاہد کے ہے واسطے قول آپ کے کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں طرف اس کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی پیغمبر نہیں ہوا اور اس میں نظیر ہے اس واسطے کہ وارد ہوا ہے کہ تین پیغمبر جن کا ذکر ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کے تابعداروں سے تھے اور یہ کہ جرجلیس اور خالد بن سنان دونوں پیغمبر تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تھے اور جواب یہ ہے کہ یہ حدیث کمزور کرتی ہے اس چیز کو کہ وارد ہوئی ہے اس باب میں اس واسطے کہ یہ حدیث صحیح ہے بغیر تردد کے یا مراد یہ ہے کہ نہیں مبعوث ہوئے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی پیغمبر ساتھ شریعت مستقل کے اور سوائے اس کے نہیں کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پیغمبر ہوا وہ پیغمبر ہوا ساتھ برقرار رکھنے شریعت عیسیٰ علیہ السلام کے۔(فتح)

٣١٨٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ

٣١٨٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کے بیٹے سے دنیا اور آخرت میں اور پیغمبر آپس میں علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا ہیں اور ان کا دین ایک ہے۔

أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۸۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ.

۳۱۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کہ کیا تو نے چوری کی سو اس نے کہا کہ نہیں صاحب میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے اپنی آنکھ کو جھوٹا جانا۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ تصدیق اور تکذیب کے ظاہر حکم ہے نہ باطن حکم کا نہیں تو مشاہدہ اعلی یقین کا ہے اور احتمال ہے کہ اس نے اس کو دیکھا ہو کہ اس نے ایک چیز کی طرف اپنا ہاتھ دراز کیا ہے سو گمان کیا کہ اس نے اسکو لیا ہے پھر جب اس نے قسم کھائی تو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے گمان سے رجوع کیا اور حق یہ ہے کہ بیشک اللہ تھا اس کے دل میں بزرگ تر اس سے کہ کوئی اس کے ساتھ قسم جھوٹی کھائے تو متردد ہوا امر درمیان تہمت حالف کے اور درمیان تہمت آنکھ اس کی کے تو اس نے تہمت کو اپنی آنکھ کی طرف پھیرا جیسے کہ گمان کیا آدم علیہ السلام نے صدق ابلیس کا جبکہ اس نے قسم کھائی کہ وہ اس کا خیر خواہ ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر ساقط کرنے حدوں کے ساتھ شبہ کے اور اوپر منع قضا کے ساتھ علم کے اور راجح نزدیک مالکیہ اور حنابلہ کے منع اس کا ہے مطلق اور شافعیہ کے نزدیک جواز اس کا ہے مگر حدود میں اور یہ صورت اسی باب سے ہے وسیاتی بسطہ فی کتاب الاحکام۔ (فتح)

۳۱۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا

۳۱۸۸۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت بے حد میری تعریف نہ کیا کرو جیسے بے حد تعریف کی نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کے بیٹے کی سو میں تو صرف اس کا بندہ ہوں لیکن یوں کہا کرو کہ اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول۔

تُطْرُوْنِیْ كَمَا أُطْرَتِ النَّصَارَی ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ.

فائدہ: مراد یہ ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں۔

۳۱۹۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِیْ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِیْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ بِعِيْسٰى ثُمَّ آمَنَ بِیْ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقٰى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ.

۳۱۹۰۔ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد اپنی لونڈی کو ادب سکھائے سو بہت اچھی طرح اس کو ادب سکھائے اور اس کو شرع کے احکام بتلائے سو اس کو اچھی طرح تعلیم کرے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ہے اور جب عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے پھر میرے ساتھ ایمان لائے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ہے اور غلام جب اپنے اللہ سے ڈرے اور اپنے مالکوں کی فرمانبرداری کرے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب العلم میں گزر چکی ہے اور اس میں اشارہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہوا۔ (فتح)

۳۱۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ ﴾ فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِیْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ أَصْحَابِیْ فَيُقَالُ

۳۱۹۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کیے جاؤ گے تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ ہوئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا پھر اس کو دوہرائیں گے وعدہ ہے لازم ہو چکا بیشک ہم ہیں کرنے والے سو پہلے پہل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا پھر کچھ مرد میرے ساتھیوں سے دائیں اور بائیں طرف کھینچے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا کہ بیشک وہ ہمیشہ رہے مرتد اپنی ایڑیوں پر جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جدا ہوئے سو میں کہوں گا جیسا

إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيْصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

کہ کہا نیک بندے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہ میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا پھر تو نے مجھے فوت کر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ بندے تیرے ہیں اور اگر ان کو معاف کریں تو تو ہی زبردست حکمت والا اور امام بخاری رحمہ اللہ سے مذکور ہے کہ قبیصہ نے کہا کہ وہ مرتد وہ ہیں جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہوئے تو لڑائی کی ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: مراد قبیصہ کی یہ ہے کہ یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے اصحاب یعنی ساتھی ہیں تو یہ قول آپ کا محمول ہے اس پر کہ یہ نسبت باعتبار اس حالت کے ہے کہ مرتد ہونے سے پہلے تھے نہ یہ کہ وہ اسی حال پر مرے اور نہیں شک ہے کہ جو مرتد ہو جائے اس سے صحابی کا نام چھینا جاتا ہے اس واسطے کہ وہ ایک نسبت ہے شریف اسلامی سو نہ مستحق ہوگا جو مرتد ہو جائے بعد اس کے کہ متصف تھا ساتھ اس کے اور غرض اس حدیث سے یہاں ذکر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ہے بیچ قول اللہ کے کہ میں اس سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔ (فتح)

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام

باب ہے بیان میں اترنے عیسیٰ علیہ السلام کے یعنی اخیر زمانے میں

۳۱۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ

۳۱۹۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اترے گے تم میں اے مسلمانوں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بیٹے حاکم عادل ہو کر سو توڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف کر دے گا لڑائی کو اور مال کثرت سے پھیل پڑے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا تمام دنیا سے اور جو

وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾.

چیز کہ دنیا میں ہے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ پڑھو تم یہ آیت اگر چاہو کہ کوئی کتاب والوں میں نہیں مگر کہ ایمان لائے گا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے پہلے مرنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور قیامت کے دن ہو گا ان پر گواہ۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اترے گا حاکم ہو کر تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اترے گا حاکم ہو کر ساتھ اس شریعت کے پس تحقیق یہ شریعت باقی ہی نہیں منسوخ ہو گی بلکہ ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام حاکم اس امت کے حاکموں سے اور ایک روایت میں ہے کہ ٹھہریں گے عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس اور ایک روایت میں ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے تصدیق کرنے والے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے دین پر اور یہ جو کہا کہ توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے سور کو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ باطل کریں گے نصرانیت کے دین کو اس طرح کہ توڑیں گے صلیب کو حقیقتاً اور باطل کریں گے اس چیز کو کہ گمان کرتے ہیں اس کو نصاریٰ تعظیم اس کی سے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے کہ حرام ہے پالنا سور کا اور حرام ہے کھانا اس کا اور یہ کہ وہ نجس العین ہے اس واسطے کہ جس چیز کے ساتھ شرع میں فائدہ اٹھانا جائز ہے اس کا ضائع کرنا جائز نہیں اور ایک روایت میں بندر کا لفظ زیادہ ہے اس بنا پر پس نہیں صحیح ہو گا استدلال کرنا ساتھ اس کے اوپر نجاست عین خنزیر کے اس واسطے کہ بندر بالاتفاق نجس العین نہیں اور نیز مستفاد ہوتا ہے اس سے بدل ڈالنا منکر چیزوں کا اور توڑنا الات باطل کا اور ایک روایت میں ہے کہ البتہ دور ہو گی عداوت اور بغض اور حسد اور بعض روایات میں حرب کے عوض آیا ہے کہ جزیہ کو موقوف کریں گے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ دین ایک ہو جائے گا سو نہ باقی رہے گا کوئی کافر ذمی کہ جزیہ ادا کرے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ مال کی یہاں تک کثرت ہو گی کہ کوئی باقی نہ رہے گا کہ جزیہ کا مال اس کے واسطے خرچ کرنا ممکن ہو سو چھوڑا جائے گا جزیہ واسطے بے پرواہی کے اس سے اور نووی نے کہا کہ معنی موقوف کرنے جزیہ کے باوجود یہ کہ وہ جائز ہے اس شریعت میں یہ ہیں کہ اس کی مشروعیت مقید ہے ساتھ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے اس چیز کے کہ دلالت کرتی ہے اس پر یہ حدیث اور نہیں ہیں عیسیٰ علیہ السلام منسوخ کرنے والے جزیہ کے حکم کو بلکہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور وہی بیان کرنے والے ہیں واسطے نسخ کے اور ابن بطال نے کہا کہ واسطے اس کے نہیں کہ قبول کیا ہے ہم نے جزیہ کو پہلے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے حاجت کی طرف مال کے بخلاف زمانے عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اس میں مال کی حاجت نہ ہو گی اس واسطے کہ ان کے زمانے میں مال کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ نہ قبول کرے گا اس کو کوئی اور سبب کثرت مال کا نزول برکات ہے اور پے در پے ہونا خیرات کا بسبب عدل کے اور نہ ظلم ہونے کے اور اس وقت

زمین نکالے گی اپنے خزانے اور کم ہو جائیں گی رغبتیں بیچ جمع کرنے مال کے واسطے معلوم کرنے ان کے قرب قیامت کو اور یہ جو کہا کہ اس وقت ایک سجدہ بہتر ہوگا تمام دنیا سے تو اس کے معنی یہ ہیں نہ حاصل ہوگا ان کو اس وقت قرب طرف اللہ کے مگر ساتھ عبادت کے نہ ساتھ خیرات کرنے مال کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ لوگ دینا سے منہ پھیرے گے یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ محبوب تر طرف ان کے تمام دنیا سے اور قرطبی نے کہا کہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نماز اس وقت صدقہ سے افضل ہوگی واسطے کثرت مال کے اس وقت اور نہ فائدہ پانے کے ساتھ اس کے یہاں تک کہ نہ قبول کرے گا اس کو کوئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ جو آیت پڑھی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ نہ باقی رہے گا کوئی اہل کتاب سے اور وہ یہود اور نصاریٰ ہیں جبکہ اترے گے عیسیٰ علیہ السلام مگر کہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے اور یہ پھرنا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ طرف اس کے کہ ضمیر لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ میں اور قَبْلَ مَوْتِهِ میں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی ایمان لائے گا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے پہلے مرنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جیسے کہ روایت کی ہے اس سے ابن جریر نے اور حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے اور بیشک وہ اب زندہ ہیں لیکن جب اتریں گے تو سب ان کے ساتھ ایمان لائیں گے اور نقل کیا ہے اس کو اکثر اہل علم سے اور ترجیح دی ہے اس کو ابن جریر وغیرہ نے اور بعض کہتے ہیں کہ بہ کی ضمیر اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرتی ہے اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور ترجیح دی ہے ایک جماعت نے اس مذہب کو ساتھ قراءۃ ابی بن کعب کے قبل موتهم اور نووی نے کہا کہ اس بنا پر معنی آیت کے یہ ہیں کہ نہیں اہل کتاب سے کوئی کہ حاضر ہو اس کو موت مگر کہ ایمان لاتا ہے نزدیک معائینہ کے پہلے نکلنے روح کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور یہ کہ وہ اللہ کا بندہ ہے لیکن اس کو یہ ایمان اس حالت میں نفع نہیں دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہیں توبہ واسطے ان لوگوں کے کہ برے عمل کرتے ہیں یہاں تک کہ جب کسی کو موت حاضر ہوتی ہے تو کہتا ہے کہ میں نے اب توبہ کی تو یہی مذہب اظہر ہے اس واسطے کہ اول خاص کرتا ہے کتابی کو جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا زمانہ پائے گا اور ظاہر قرآن کا اس کا عموم ہے ہر کتابی میں بیچ زمانے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اور پہلے اس کے اور علماء نے کہا کہ حکمت بیچ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے سوائے کسی اور پیغمبر کے رد ہے یہود پر کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے ان کو مار ڈالا سو اللہ تعالیٰ نے ان کا کذب بیان کیا اور یہ کہ وہ ان کو قتل کرے گا یا نزول اس کا واسطے قریب ہونے موت اس کی کے ہے تا کہ زمین میں دفن ہو اس واسطے کہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اس کو جائز نہیں کہ اس کے غیر میں مرے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد سات برس زمین پر زندہ رہیں گے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اس وقت نکاح کریں گے اور زمین میں انیس برس ٹھہریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ چالیس برس ٹھہریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں سب دینوں کو ہلاک کر ڈالیں گے اور زمین میں امن ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ

چریں گے اور لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام مر جائیں گے اور مسلمان لوگ ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ حج اور عمرہ اکٹھے کریں گے اور اس میں اختلاف ہے کہ آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام مرے ہیں یا نہیں اور اصل اس باب میں یہ آیت ہے کہ میں تجھ کو بھر لوں گا اور اٹھا لوں گا اپنی طرف سو بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے یعنی اول ماریں گے پھر زندہ کر کے اٹھائیں گے اس بنا پر پس جب زمین میں اتریں گے اور ان کی مدت مقرر گزر جائے گی تو دوسری بار مریں گے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ بھر لوں گا میں تجھ کو زمین سے اس بنا پر پس نہ مریں گے مگر اخیر زمانے میں اور اس میں اختلاف ہے کہ جب وہ اٹھائے گئے اس وقت ان کی عمر کتنی تھی سو بعض کہتے ہیں کہ تیتیس برس کی اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو بیس برس کی۔ (فتح)

۳۱۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَّالْأَوْزَاعِيُّ.

۳۱۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ مریم علیہا السلام کا بیٹا تم میں اترے گا اور حالانکہ تمہارا امام تم ہی سے ہوگا۔

فائدہ: اور ایک روایت طویل میں ہے جو دجال کے ذکر میں ہے کہ سب مسلمان بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک نیک مرد ہوگا وہ آگے بڑھا ہوگا تا کہ ان کو نماز پڑھائے کہ ناگہاں عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام بنیں تو عیسیٰ علیہ السلام اس کے مونڈھوں کے درمیاں کھڑے ہوں گے پھر کہیں گے کہ امام بن کہ تیرے واسطے تکبیر ہوئی اور ابو الحسن نے شافعی کے مناقب میں کہا کہ متواتر ہیں حدیثیں ساتھ اس کے کہ مہدی اس امت سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ رد ہے واسطے اس حدیث کے جو ابن ماجہ میں ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ علیہ السلام اور بعض کہتے ہیں کہ معنی امامکم منکم کے یہ ہیں کہ وہ حکم کرے گا ساتھ قرآن کے نہ ساتھ انجیل کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ شریعت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم متصل ہے قیامت تک اور یہ کہ ہر قرن اور ہر زمانے میں ایک جماعت اہل علم کی ہے لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے یا مقتدی اور برتقدیر امام ہونے کے پس معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ ہوں گے ساتھ تمہارے ساتھ جماعت کے اس امت سے اور طیبی نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ امام بنیں گے عیسیٰ علیہ السلام اور حالانکہ تمہارے دین میں ہیں اور رد کرتی ہے اس تاویل کو یہ حدیث مسلم کی کہ کہا جائے گا کہ ہم کو نماز پڑھاؤ تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ بیشک تمہارے بعض بعضوں پر امیر ہیں واسطے تعظیم اس امت کے ابن جوزی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتدی بنیں گے اور بیچ نماز پڑھنے عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے ایک

مرد کے اس امت سے باوجود ہونے ان کے کے اخیر زمانے میں اور قریب قائم ہونے قیامت کے دلالت ہے واسطے صحیح قول کے کہ زمین نہیں خالی ہے قائم ہونے والے سے واسطے اللہ کے ساتھ حجت کے۔ (فتح)

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ

باب میں اس چیز کے ذکر کیا گیا ہے بنی اسرائیل سے یعنی عجائبات چیزوں سے کہ ان کے زمانے میں واقع ہوئیں۔

فائدہ: بنی اسرائیل سے مراد اولاد یعقوب علیہ السلام کی ہے اور اسرائیل یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس میں چونتیس حدیثیں ذکر کی ہیں۔ (فتح)

٣١٩٤ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَآءً وَّنَارًا فَأَمَّا الَّذِيْ يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَآءٌ بَارِدٌ وَّأَمَّا الَّذِيْ يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَآءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّيْ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيْهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ

٣١٩٤۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو جس کو لوگ آگ دیکھیں گے تو وہ ٹھنڈا پانی ہے اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی دیکھیں گے وہ آگ ہے جلاتی سو جو کوئی اس کو پائے تو چاہیے کہ اس چیز میں گرے جس کو آگ دیکھتا ہے کہ بیشک وہ پانی ہے میٹھا اور ٹھنڈہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ سے سنا فرماتے تھے کہ تم سے اگلی امتوں میں ایک مرد تھا اس کے پاس ملک الموت آیا تا کہ اس کی روح قبض کرے تو اس کو کہا گیا کہ کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا اس کو کہا گیا کہ دیکھ اس نے کہا کہ میں کچھ نیکی نہیں جانتا لیکن یہ ہے کہ میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور ان سے لین دین کرتا تھا سو مہلت دیتا تھا مالدار کو اور درگزر کرتا تھا تنگ دست سے سو اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں داخل کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ایک مرد کو موت حاضر ہوئی سو جب وہ زندگی سے ناامید ہوا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے واسطے بہت لکڑیاں جمع کرنا اور اس میں آگ جلانا یہاں تک کہ جب آگ میرا

الْحَيَاةِ أَوْصٰى أَهْلَهٗ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا كَثِيْرًا وَّأَوْقِدُوْا فِيْهِ نَارًا حَتّٰى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِيْ وَخَلَصَتْ إِلٰى عَظْمِيْ فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا ثُمَّ انْظُرُوْا يَوْمًا رَّاحًا فَاذْرُوْهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَّأَنَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا.

گوشت کھا لے اور میری ہڈیوں تک جا پہنچے سو میں جل جاؤں سو ہڈیوں کو لے کر پیس ڈالنا پھر دیکھنا جس دن سخت آندھی ہو اس کو دریا میں اڑا دینا انہوں نے کیا یعنی اس کی وصیت بجا لائے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا پھر اس کو فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اس نے کہا تیرے خوف سے سو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مرد کفن چور تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

٣١٩٥ ـ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً عَلٰى وَجْهِهٖ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا.

٣١٩٥ ـ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت اتری یعنی مرض الموت سے بیمار ہوئے تو اپنی چادر کو اپنے مونڈھوں پر ڈالنے لگے پھر جب گرم ہوئی تو اس کو اپنے منہ سے دور کیا سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حال میں تھے کہ لعنت اللہ تعالیٰ کی یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا ڈراتے تھے اپنی امت کو اس چیز سے کہ یہود اور نصاریٰ نے کی۔

فائدہ: اور غرض اس سے مذمت یہود اور نصاریٰ کی ہے بیچ بنانے ان کے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں۔

٣١٩٦ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ

٣١٩٦ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ان میں حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جبکہ ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر اس کے قائم مقام ہوتا تھا اور تحقیق شان یہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہوں گے تو بہت ہوں گے تو

بَنُو إِسْرَآئِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَّإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَآءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا سو ہم کو آپ ﷺ کیا حکم کرتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے ان کا حق ادا کرو یعنی ان کی فرمانبرداری کرو اور سنو اور کہا مانو سو بیشک اللہ تعالیٰ ان سے پوچھنے والا ہے ان کی رعیت کے حال سے۔

فائدہ: اور معنی اس کے یہ ہیں کہ جب ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو اور اس کو اپنا سردار بنایا ہو اس کے بعد دوسرے امام سے کچھ اور مسلمانوں نے بیعت کی ہو تو بیعت پہلے کی صحیح ہے اور بیعت دوسرے کی باطل ہے نووی نے کہا کہ برابر ہے کہ بیعت کی ہو لوگوں نے دوسرے سے پہلے امام کی خبر سنی ہو یا نہیں اور برابر ہے کہ ایک شہر میں ہوں یا کئی شہروں میں اور برابر ہے کہ ہوں بیچ شہر امام کے کہ منفصل ہے یا نہ یہی ہے صواب جس پر جمہور ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ منعقد ہوتی ہے بیعت واسطے اس کے جس کے واسطے امام کے شہر میں ہو سوائے غیر اس کے کے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائے اور یہ دونوں قول فاسد ہیں قرطبی نے کہا کہ اس حدیث میں حکم بیعت کا اول ہے اور یہ کہ واجب ہے پورا کرنا اس کا اور سکوت فرمایا دوسرے کی بیعت سے اور نص کی ہے اس پر دوسری حدیث میں کہ دوسرے کی گردن مارو اور اس حدیث میں مقدم کرنا امر دین کا ہے امر دنیا پر اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے حکم فرمایا ساتھ ادا کرنے حق بادشاہ کے اس میں بلند کرنا کلمے دین کا ہے اور روکنا فتنے اور فساد کا اور تاخیر امر مطالبہ کی ساتھ حق اس کے کے نہیں ساقط کرتی اس کو اور اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اس کو اس کا حق پورا دے گا اگرچہ آخرت میں ہو اور یہ جو فرمایا کہ بنی اسرائیل میں پیغمبر حکومت کرتے تھے تو اس میں اشارہ ہے کہ ضروری ہے واسطے رعیت کے بادشاہ سے کہ اس کا انتظام کرے اس کو نیک طریق پر چلائے اور انصاف لے مظلوم کا ظالم سے۔ (فتح)

۳۱۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ

۳۱۹۷۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تم چلو گے اگلے لوگوں کی چالوں پر بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہاں تک کہ وہ اگر سوسمار (گوہ) کی سوراخ میں گھسے ہوں گے تو البتہ تم بھی اس میں گھسو گے ہم نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا یہود اور نصاریٰ کی چال پر چلے گے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہی نہیں تو پھر کون یعنی یہود اور نصاریٰ مراد ہیں انہیں کی چال پر چلو گے۔

وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ.

فائدہ: اور ظاہر یہ ہے کہ تخصیص گوہ کی سوراخ کی سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوئی ہے واسطے نہایت تنگ ہونے اس کے کے اور ردی ہونے اس کے کے اور باوجود اس کے پس تحقیق وہ اس وجہ سے کہ ان کے طریقے کی پیروی کرتے ہیں اگر داخل ہوں ایسی تنگ ردی میں تو البتہ ان کی پیروی کریں اور باقی اس کی شرح کتاب الاعتصام میں آئے گی۔ (فتح)

۳۱۹۸ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوْتِرَ الْإِقَامَةَ.

۳۱۹۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا اصحاب رضی اللہ عنہم نے آگ کو اور ناقوس کو اور پھر ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کو یعنی یہ کام یہود اور نصاریٰ کا حکم ہے سو حکم ہوا بلال کو کہ اذان کے کلمے دو دو بار کہے اور تکبیر کہے ایک ایک بار۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۳۱۹۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَّجْعَلَ يَدَهُ فِیْ خَاصِرَتِهٖ وَتَقُوْلُ إِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُهُ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ.

۳۱۹۹۔ مسروق سے روایت ہے کہ تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکروہ جانتی یہ کہ رکھے نمازی اپنا ہاتھ اپنی کوکھ پر اور کہتی تھی کہ یہ فعل یہود کا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح بھی نماز میں گزر چکی ہے۔

۳۲۰۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِیْ أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِیْ إِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ

۳۲۰۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اس کے کوئی مثل نہیں ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمہاری اے مسلمانوں اگلی امتوں کی عمر اور مدت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانوں کی عمر کم ہے جیسے عصر سے شام تک اور نہیں ہے مثل تمہاری اے مسلمانوں اور مثل یہود اور نصاریٰ کی مگر جیسے مثل اس مرد کی جس نے مزدوروں سے کام کروانا چاہا سو اس نے کہا کہ جو میرا کام

فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِيْ أُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ.

کرے صبح سے دوپہر تک اس کو ایک ایک قیراط ملے گا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اس کو ایک ایک قیراط مزدوری ملے گی تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام عصر کی نماز سے شام تک اس کو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو اے مسلمانوں سو وہ لوگ تم ہو جنہوں نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو پر قیراط جان رکھو کہ تمہاری مزدوری دوگنی ہے سو غصے ہوں گے یہودی اور نصاریٰ قیامت میں سو کہیں گے کہ ہم کام میں تو زیادہ ہیں اور مزدوری میں کم تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تم پر کچھ ظلم کیا تمہارے حق میں سے یعنی جو مزدوری ٹھہری گئی تھی اس سے کچھ کم دیا کہیں گے کہ جو ٹھہرا تھا اس سے کم نہیں ملا اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو یہ یعنی دوگنی مزدوری دینا میرا فضل ہے جس کو چاہوں اس کو دوں۔

فائدہ: اس کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۳۲۰۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَّلُوْهَا فَبَاعُوْهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ وَّأَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۰۱ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ لعنت کرے فلانے کو کہ کیا نہیں جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ لعنت کرے یہود پر کہ ان پر چربیاں حرام ہوئیں تو انہوں نے ان کو پگھلایا اور بیچا۔

فائدہ: اس کی شرح بیوع میں گزر چکی ہے۔

۳۲۰۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ

۳۲۰۲ ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں سن کر نقل کرو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جو مجھ پر جھوٹ بولے جان بوجھ کر تو چاہیے بنائے ٹھکانا اپنا دوزخ میں۔

فائدہ: آیت کے تین معنی ہیں ملامت فاصلہ اور عجوبہ حاصلہ اور بلیہ نازلہ یعنی پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو تا کہ جلدی کرے ہر سامع طرف پہنچانے اس چیز کے کہ واقع ہو واسطے اس کے آیتوں سے اگرچہ تھوڑی ہو تا کہ متصل ہو ساتھ اس کے نقل تمام اس چیز کی کہ لائے ہیں اس کو حضرت ﷺ اور یہ جو کہا کہ بنی اسرائیل سے باتیں سن کر نقل کرو اس میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی نہیں تنگی تم پر ان سے باتیں نقل کرنے میں اس واسطے کہ ابتدا اسلام میں بنی اسرائیل کی کتابوں کے دیکھنے سے حضرت ﷺ نے منع فرمایا تھا یعنی تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نئے مسلمانوں کے اعتقاد بگڑ جائیں پھر حاصل ہوئی وسعت بیچ اس کے اور تھی واقع ہوئی پہلے مضبوط ہونے احکام اسلامیہ کے اور قواعد دینیہ کے واسطے خوف فتنے کے پھر جب یہ خوف دور ہوا تو اس کی اجازت ہوئی اس واسطے کہ ان کے زمانے کی خبریں سننے سے عبرت حاصل ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہ تنگ ہوں تمہارے سینے ساتھ اس چیز کے کہ سنتے ہو تم اس کو ان سے عجیب چیزوں سے کہ بے شک یہ واقع ہوا واسطے ان کے بہت اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں حرج اس میں کہ نقل کرو باتیں ان سے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد رفع حرج ہے حاکی اس کے سے واسطے اس چیز کے کہ ان کی خبروں میں ہے برے لفظوں سے اور مالک نے کہا کہ مراد جواز تحدث کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ ہو بہتر کام سے اور اپر جس چیز کا جھوٹ معلوم ہے تو اس کو نقل کرنا جائز نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ باتیں نقل کرو ان سے ساتھ مانند اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے قرآن اور صحیح حدیث میں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جائز ہیں باتیں نقل کرنی ان سے ساتھ جس صورت کے کہ واقع ہوں انقطاع یا بلاغ سے واسطے دشوار ہونے اتصال کے بیچ حدیث بیان کرنے کے ان سے برخلاف احکام اسلامیہ کے اس واسطے کہ اصل ان سے نقل کرنے میں اتصال ہے متصل ہونا سند کا کہ کوئی راوی درمیان سے ساقط نہ ہو اور نہیں دشوار ہے یہ واسطے قریب ہونے زمانے کے اور شافعی نے کہا کہ یہ بات معلوم ہے کہ حضرت ﷺ جھوٹ نقل کرنے کی اجازت نہیں دیتے سو معنی یہ ہیں کہ بات نقل کرو بنی اسرائیل سے جس کا جھوٹ معلوم نہ ہو اور نہیں وارد اذن اور نہ منع ساتھ نقل کرنے اس چیز کے کہ اس کے سچ ہونے کا یقین ہو اور یہ جو فرمایا کہ جو مجھ پر جھوٹ بولے الخ تو اس کی پوری شرح کتاب العلم میں گزر چکی ہے اور

اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر کہ حضرت ﷺ پر جھوٹ بولنے کا بڑا عذاب ہے یہاں تک کہ مبالغہ کیا ہے شیخ ابو محمد جوینی نے سو اس نے حکم کیا کہ جو حضرت ﷺ پر جھوٹ بولے وہ کافر ہے اور قاضی ابو بکر کا کلام بھی اس طرح مائل ہے اور بعض کرامیہ اور خواہ مخواہ کے زاہد کہتے ہیں کہ جائز ہے جھوٹ بولنا حضرت ﷺ پر اس چیز میں کہ متعلق ہو ساتھ تقویت امر دین کے اور طریق اہل سنت کے اور واسطے ترغیب اور ترہیب کے لیکن یہ ان کی جہالت ہے اور انہوں نے اس کی علت بیان کی ہے کہ وعید تو صرف اس کے حق میں ہے جو حضرت ﷺ کے اوپر جھوٹ بولے نہ اس کے حق میں کہ آپ ﷺ کے واسطے جھوٹ بولے اور یہ علت بیان کرنی باطل ہے اس واسطے کہ مراد ساتھ وعید کے وہ شخص ہے کہ نقل کرے حضرت ﷺ سے جھوٹ کو برابر ہے کہ آپ ﷺ کے اوپر ہو یا آپ ﷺ کے واسطے ہو اور دین ساتھ حمد اللہ کے کامل ہے نہیں محتاج ہے اس کا کہ جھوٹ کے ساتھ اس کی تقویت کی جائے۔ (فتح)

۳۲۰۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ.

۳۲۰۳ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے سو تم ان کا خلاف کرو خضاب کیا کرو۔

فائدہ: یہ حدیث تقاضا کرتی ہے اس کو کہ خضاب کرنا جائز ہے اور مراد ساتھ اس کے رنگنا سفید بالوں کا داڑھی کا اور سر کا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ سفید بالوں کا اکھاڑنا درست نہیں سو یہ حدیث اس کے معارض نہیں اس واسطے کہ رنگنا دور کرنے کو نہیں چاہتا لیکن جائز وہ خضاب ہے جو سیاہ نہ ہو کہ مسلم ہے کہ بچو سیاہی سے اور ایک روایت میں ہے کہ اخیر زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کی پوٹیں نہ پائیں گے بو بہشت کی اس واسطے نووی نے اختیار کیا ہے کہ سیاہ خضاب کرنا مکروہ تحریمی ہے اور حلیمی سے روایت ہے کہ یہ کراہت مردوں کے ساتھ خاص ہے سوائے عورتوں کے یعنی عورتوں کو سیاہ خضاب کرنا جائز ہے اپنے خاوندوں کی خاطر سے اور مالک نے کہا کہ مہندی اور وسمہ واسع ہے اور خضاب کرنا ساتھ غیر سواد کے محبوب تر ہے اور مجاہد اس سے بالاتفاق مستثنیٰ ہے یعنی غازی کو سیاہ خضاب کرنا درست ہے اور نہیں مراد ہے خضاب سے اس حدیث میں رنگنا کپڑوں کا اور نہ رنگنا ہاتھوں کا اور پاؤں کا مہندی سے اس واسطے کہ یہود اور نصاریٰ اس کے تارک نہیں اور تحقیق تصریح کی ہے شافعیہ نے کہ حرام ہے پہننا زعفران کے رنگے ہوئے کپڑے کا مردوں کو اور حرام ہے واسطے مردوں کے رنگنا اپنے ہاتھوں کو اور پاؤں کا مہندی سے مگر واسطے دوا کے اور اس کا پورا بیان کتاب اللباس میں آئے گا۔ (فتح)

٣٢٠٤ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِيْنَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَّكُوْنَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

٣٢٠٤۔ جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اس کو ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اس نے چھری کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو اس کا خون نہ بند ہوا یہاں تک کہ مر گیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے میں مجھ پر جلدی کی سو میں نے اس پر بہشت حرام کی۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ میرے بندے نے جان دینے میں جلدی کی تو یہ تقاضا کرتا ہے کہ جس نے اپنے تئیں مار ڈالا وہ اپنے اجل سے پہلے مرا اس واسطے کہ سیاق حدیث سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے تئیں قتل نہ کرتا تو اور زندہ رہتا لیکن اس نے جلدی کی سو اپنی موت کے وقت سے پہلے مرا اور اس کا جواب یہ ہے کہ جلدی باعتبار سبب ہونے کے ہے بیچ اس کے اور قصد کے واسطے اس کے اور اختیار کی اور اس کو جلدی کہا واسطے وجود صورت اس کی کے اور سوائے اس کے نہیں کہ مستحق ہوا عذاب کا اس واسطے کہ نہیں خبردار کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اوپر گزر جانے موت اس کی کے سو اختیار کیا اس نے قتل کرنا اپنی جان کا سو مستحق ہوا عذاب کا واسطے نافرمانی اس کی کے اور قاضی ابو بکر نے کہا کہ قضا مطلق ہے اور مقید ہے ساتھ صفت کے سو مطلق جاری ہوتی ہے اوپر وجہ کے بلا پھیرنے والی چیز کے اور مقید دو وجہوں پر ہے اس کی مثال یہ ہے کہ مقدر کیا گیا ہے واسطے ایک کے یہ کہ زندہ رہے بیس برس اگر اپنی جان کو مار ڈالے اور تیس برس اگر نہ مارے اور یہ بہ نسبت علم مخلوق کے ہے مانند ملک الموت کے مثلاً اور اوپر بہ نسبت علم اللہ کے تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں واقع ہوگا مگر جو اللہ کو معلوم ہے اور نظیر اس کی واجب مخیر ہے سو واقع اللہ کے نزدیک معلوم ہے اور بندے کو اختیار ہے کہ جو کام چاہے کرے اور یہ جو کہا کہ میں نے اس پر بہشت حرام کی تو یہ چاہتا ہے اس کو کہ موحد ہمیشہ آگ میں رہے تو اس کا جواب کئی وجہ سے ہے اول یہ کہ اس نے اس حلال کو جانا تھا سو کافر ہو گیا دوم یہ کہ دراصل وہ کافر تھا اور عذاب کیا گیا ساتھ اس گناہ کے واسطے زیادتی کے اس کے کفر پر سوم یہ کہ مراد یہ ہے کہ حرام ہے اس پر بہشت کسی وقت میں مانند اس وقت کے کہ داخل ہوں گے اس میں سابقون یا اس وقت میں کہ عذاب کیے جائیں گے اس میں موحدین آگ میں پھر نکالے جائیں گے چہارم یہ کہ مراد بہشت معین ہے مانند فردوس کے مثلاً پنجم یہ کہ مراد ساتھ اس کے تغلیظ اور تخویف

ہے اور ظاہر مراد نہیں ششم یہ کہ تقدیر یہ ہے کہ حرام کی میں نے بہشت اگر چاہوں استمرار اس کا ہفتم یہ کہ احتمال ہے کہ پہلوں کی شرع میں اصحاب کبائر کافر ہو جاتے ہوں ساتھ فعل اپنے کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے قتل کرنا نفس کا برابر ہے کہ قاتل کا اپنا نفس ہو یا اس کے غیر کا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کا قتل کرنا بطریق اولی جائز نہیں اور اس میں ٹھہرنا ہے نزدیک حقوق اللہ کے اور رحمت اس کی ہے ساتھ مخلوق اپنی کے اس واسطے کہ حرام کیا ان کے نفسوں کا اور یہ کہ نفس اللہ کے ملک ہیں اور یہ کہ جائز ہے بات نقل کرنی پہلی امتوں سے اور فضیلت صبر کی اور ترک کرنا فریاد کا دردوں سے تا کہ اس سے سخت تر بلا میں نوبت نہ پہنچے اور یہ کہ حرام ہے لین دین ان اسباب کا جو پہنچا دین طرف قتل نفس کے اور اس میں احتیاط ہے تحدیث میں اور کیفیت ضبط کی واسطے اس کے اور یہ کہ اصحاب سب عدول ہیں ان کی طرف سے جھوٹ کا امن ہے۔ (فتح)

حَدِيْثُ أَبْرَصَ وَأَعْمٰى وَأَقْرَعَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ

حدیث کوڑھے اور گنجے اور اندھے کی

۳۲۰۵ - حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى بَدَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ

۳۲۰۵ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ کوڑھے کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال کہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں تو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی گھن دور ہوئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہیں اس نے کہا اونٹ یا گائے اس میں راوی نے شک کیا ہے کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن کوڑھی اور گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے سو اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی پھر کہا اللہ کرے تجھے اس میں برکت ہو پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ کون سی چیز تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ

فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَىُّ
الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ
هُوَ شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ
قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ
فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا
وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَىُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ
قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا قَدْ
قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ
شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَىُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ
قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَّقَالَ
يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ أَىُّ
شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِيْ
فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ
بَصَرَهٗ قَالَ فَأَىُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَّالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ
وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنْ إِبِلٍ وَّلِهٰذَا
وَادٍ مِّنْ بَقَرٍ وَّلِهٰذَا وَادٍ مِّنْ غَنَمٍ ثُمَّ إِنَّهٗ
أَتَى الْأَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ
سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ
أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ
فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ لَهٗ إِنَّ الْحُقُوْقَ كَثِيْرَةٌ
فَقَالَ لَهٗ كَأَنِّيْ أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ
يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ

مجھ سے نفرت کرتے ہیں سو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس
کی بیماری دور ہوگئی اور اس کو اچھے بال ملے پھر فرشتے نے کہا
کہ کون سا مال تجھ کو بہت بھاتا ہے اس نے کہا کہ گائے تو اس
نے گابھن گائے دی اور کہا کہ تجھ کو اس میں اللہ کرے برکت
ہو پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت
پسند ہے اس نے کہا کہ اللہ میری آنکھوں میں روشنی دے تو
میں اس کے ساتھ لوگوں کو دیکھوں سو فرشتے نے اس پر ہاتھ
پھیرا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے روشنی دی پھر فرشتے نے کہا کہ کون
سا مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا کہ بھیڑ بکری تو اس نے
اس کو گابھن بکری دی سو اونٹنی اور گائے بھی جنی اور بکریاں بھی
جنی پھر ہوتے ہوتے کوڑی کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے
کی جنگل بھر گائے اور بیل ہو گئے اور اندھے کی جنگل بھر
بکریاں ہوگئی پھر مدت کے بعد فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اپنی
اگلی صورت اور شکل میں تو فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی
ہوں سفر میں میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج مجھ کو منزل
پر پہنچنا ممکن نہیں بدون اللہ کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم
کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا
رنگ اور ستھری کھال دی اور مال دیا ایک اونٹ مانگتا ہوں جو
میرے سفر میں کام آئے اس نے کہا کہ لوگوں کے حق مجھ پر
بہت ہیں فرشتے نے کہا کہ گویا میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا تو
محتاج کوڑی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے پھر اللہ
تعالیٰ نے تجھ کو یہ مال دیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ
مال پایا ہے اپنے باپ دادے سے جو کئی پشتوں کے نامی
سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ کو
ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اپنی اسی

لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ وَّتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِيْ وَفَقِيْرًا فَقَدْ أَغْنَانِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ.

صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا کوڑی سے کہا تھا اس نے بھی وہی جواب دیا جیسا اس نے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسے تو تھا پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اپنی اسی صورت اور شکل میں تو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے کٹ گئے مجھ کو آج پہنچانا بغیر مدد الٰہی اور اس کے بعد بغیر تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر جس نے تجھے آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آئے اس نے کہا کہ بیشک میں اندھا تھا سو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنکھ دی اور میں محتاج تھا سو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مالدار کیا سو لے جا بکریوں سے جتنا جی چاہے سو قسم ہے اللہ کی کہ لینے میں اگر تو کچھ چھوڑ دے گا تو میں تیری تعریف نہ کروں گا یعنی میں نہ لینے سے کچھ تعریف نہ کروں گا اگر محتاج ہو کر چھوڑے گا اور تیری بے پرواہی کی بھی تعریف نہ کروں گا سو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال رکھ تم تینوں آدمی تو صرف آزمائے گئے سو تجھ سے تو البتہ اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔

فائدہ: اس حدیث میں جواز ذکر اس چیز کا ہے کہ واقع ہوئی واسطے پہلوں کے تاکہ نصیحت پکڑیں ساتھ اس کے وہ شخص کہ سنے اس کو اور یہ ان کی غیبت نہیں اور شاید یہ بھی بھید ہے ان کے نام نہ لینے میں اور یہ نہیں بیان کیا کہ اس کے بعد ان کا کیا حال ہوا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ امر ان میں واقع ہوا جیسا کہ فرشتے نے کہا اور اس حدیث میں تحذیر ہے کفران نعمت سے اور ترغیب بیچ شکر اس کے کے اور اقرار کرنا ساتھ اس کے اور شکر کرنا اللہ کا اوپر اس کے اور اس میں فضیلت صدقہ کی ہے اور رغبت دلانے اوپر نرمی کے ساتھ ضعیفوں کے اور تعظیم کرنی ان کی اور پہنچانا ان کا ان کے کام کو اور اس میں جھڑکی ہے بخل سے اس واسطے کہ وہ حامل ہوتا ہے اپنے ساتھی کو کذب پر اور اللہ کی نعمت کے انکار کرنے پر۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ کیا تو خیال رکھتا ہے

أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ﴾ الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ ﴿مَرْقُومٌ﴾ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ ﴿رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ﴾ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا ﴿شَطَطًا﴾ إِفْرَاطًا الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ ﴿مُؤْصَدَةٌ﴾ مُطْبَقَةٌ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ ﴿بَعَثْنَاهُمْ﴾ أَحْيَيْنَاهُمْ ﴿أَزْكَى﴾ أَكْثَرُ رَيْعًا فَضَرَبَ اللهُ ﴿عَلَى آذَانِهِمْ﴾ فَنَامُوا ﴿رَجْمًا بِالْغَيْبِ﴾ لَمْ يَسْتَبِنْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿تَقْرِضُهُمْ﴾ تَتْرُكُهُمْ.

کہ غار اور نوشتہ والے ہماری قدرتوں میں اچنبا تھے کَهْفُ کے معنی ہیں کشادگی پہاڑ میں ازکی کے معنی ہیں ستا۔ اور الرَّقِيمِ کے معنی ہیں کتاب یعنی نوشتہ اور مرقوم کے معنی ہیں مکتوب مشتق ہے رقم سے۔ رَجْمًا بالْغَيْب کے معنی ہیں بغیر طلب بیان کے اور بے دلیل کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا کہ تَقْرِضُهُمْ کے معنی ہیں چھوڑتا ہے ان کو۔ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ کے بھی یہی معنی ہیں کہ اگر ہم موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں صبر نہ ڈالتے تو قریب تھی کہ اپنا بھید ظاہر کرتی شَطَطًا کے معنی ہیں زیادتی ظلم میں الْوَصِيْدُ کے معنی ہیں میدان کہف کا اور اس کی جمع وصائد اور وصد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وصید کے معنی دروازہ ہیں اور مُؤْصَدَةٌ کے معنی ہیں ہر طرف سے ملی ہوئی یعنی آیت علیهم نار مؤصدة میں اور اصد الباب و اوصد کے معنی ہیں دروازہ بند کیا یعنی اگر وصد کو باب افعال میں لے جائیں تو واو کو همزہ سے بدل کرتے ہیں اور کبھی بدل نہیں کرتے اس کا ذکر بطور استطراد کے ہے بعثنا ہم کے معنی ہیں زندہ کیا ہم نے ان کو یعنی خواب سے۔ یعنی اس آیت میں الیهم ازکی طعاما۔ فضربنا علی اذانهم کے معنی ہیں کہ پس سو گئے۔ یعنی اس آیت میں تقرضهم ذات الشمال۔

فائدہ: یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ اور اختلاف ہے بیچ جگہ کہف کے کہ کہاں ہے سو حدیثوں اور اخباروں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ روم کے شہروں میں ہے اور طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ایلہ کے قریب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ طرسوس کے قریب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ایلہ اور فلسطین کے درمیان ہے اور بعض اور جگہ بتلاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے اصحاب کہف امام مہدی کے مددگار ہیں اور اس کی سند ضعیف ہے سو اگر ثابت ہو

تو حمل کیا جائے گا اس پر کہ وہ مرے نہیں بلکہ خواب میں ہیں سوتے ہیں یہاں تک کہ اٹھائے جائیں گے واسطے مدد مہدی کے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حج کریں گے۔ اور ابوعبیدہ نے کہا کہ رقیم نام ہے اس میدان کا جس میں کہف ہے اور کعب احبار سے روایت ہے کہ وہ گاؤں کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رقیم کتے کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی غار ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رقیم تانبے کی تختی ہے جس میں ان کے نام لکھے گئے جبکہ وہ متوجہ ہوئے اپنی قوم سے یعنی چھپ کر نکلے اور ان کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں گئے اور بعض کہتے ہیں کہ رقیم میں ان کا دین لکھا ہوا تھا جس پر وہ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ رقیم کے معنی دوات ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ خبر دی اللہ نے اصحاب کہف سے اور نہیں خبر دی اصحاب رقیم سے میں کہتا ہوں اور اس طرح نہیں بلکہ سیاق چاہتا ہے کہ اصحاب کہف وہی ہیں اصحاب رقیم۔

تنبیہ : نہیں ذکر کی بخاری رحمہ اللہ نے اس ترجمہ میں کوئی حدیث مسند اور عبد بن حمید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند صحیح کے ساتھ اصحاب کہف کا قصہ بطول روایت کیا ہے لیکن وہ مرفوع نہیں اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے معاویہ کے ہمراہ صائفہ کا جہاد کیا تو وہ اصحاب کہف کی غار پر گزرے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے سو معاویہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کا حال دریافت کروں سو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو منع کیا اور اس نے نہ مانا اور کچھ لوگ بھیجے سو اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیجی تو ان کو وہاں سے نکالا پھر یہ خبر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو اس نے کہا کہ تھے وہ بیچ ملک ایک بادشاہ ظالم کے جو بت پرست تھا سو جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو وہاں سے نکلے سو جمع کیا اللہ نے ان کو غیر میعاد پر تو انہوں نے ایک دوسرے سے قول قرار لیا سو ان کو سرداران کے ڈھونڈتے آئے تو انہوں نے ان کو گم پایا کہ معلوم نہیں کہ کہاں چلے گئے تو انہوں نے بادشاہ کو خبر دی تو حکم کیا اس نے ساتھ لکھنے ان کے ناموں کے اوپر تختی تانبے کے اور رکھا اس کو اپنے خزانے میں اور داخل ہوئے وہ جوان غار میں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند غالب کی تو وہ سو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے بھیجا جوان کو ادھر اُدھر پلٹے پھیرا آفتاب کو ان سے سو اگر سورج ان پر چڑھے تو وہ ان کو جگا دے اور اگر ان کو کروٹیں نہ بدلائی جائیں تو البتہ ان کو زمین کھا لے پھر وہ بادشاہ مر گیا اور دوسرا بادشاہ پیدا ہوا تو اس نے بتوں کو توڑ ڈالا اور اللہ کی عبادت کی اور انصاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو جگایا سو انہوں نے ایک مرد کو بھیجا کہ ان کے واسطے کھانا لائے تو چھپ کر شہر میں آیا تو اس نے اوپر لوگ دیکھے واسطے طول مدت کے پھر اس نے ایک درہم نان بائی کو دیا اس نے اس درہم کی ضرب اوپری دیکھی اور اس نے قصد کیا کہ اس کو بادشاہ کے پاس لے جائے تو اس نے کہا کہ تو مجھ کو ڈراتا ہے بادشاہ سے اور میرا باپ اس کی رعیت ہے نان بھائی نے کہا تیرا باپ کون ہے اس نے کہا کہ فلان سو اس نے اس کو نہ پہچانا پھر لوگ وہاں جمع ہوئے اور اس کو بادشاہ کے پاس لے گئے تو بادشاہ نے کہا کہ تختی میرے پاس لاؤ اور اس نے اس کو سنا ہوا تھا تو اس نے اپنے ساتھیوں کا نام لیا تو بادشاہ

نے ان کو تختی سے پہنچان لیا سو لوگوں نے تکبیر کہی اور غار کی طرف چلے اور وہ جوان آگے بڑھ گیا تا کہ وہ لشکر سے نہ ڈریں سو جب وہ جوان ان پر داخل ہوا تو پوشیدہ کیا اللہ نے اس مکان کو بادشاہ سے اور جو اس کے ساتھ تھے سو نہ معلوم ہوا اس کو کہ وہ جوان کہاں چلا گیا پھر سب کی رائے یہ ٹھہری کہ وہاں مسجد بنائیں پھر ان کے واسطے استغفار اور دعا کرنے لگے اور ابن ابی حاتم نے شہر بن حوشب سے روایت کیا ہے کہ میرا ایک ساتھی بڑا دلاور تھا سو وہ اصحاب کہف کی غار پر گزرا اور اس نے چاہا کہ اس میں داخل ہو سو منع کیا گیا اس نے نہ مانا تو وہ ان پر جھانکا سو اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور اس کے بال بدل گئے اور عکرمہ سے روایت ہے کہ ان کے ماجرا کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے آپس میں ذکر کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ روح اور بدن دونوں کو اٹھائے گا یعنی قیامت میں یا فقط روح کو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند ڈالی تو وہ مدت مذکور سوئے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھایا تو انہوں نے جان لیا کہ بدن اور روح دونوں اٹھائے جائیں گے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پہلے بادشاہ کا نام دقیانوس تھا اور اصحاب کہف کے نام یہ ہیں مکسلمینا اور فخشلیشا اور تملیخا اور مرطونس اور کفشطونس اور بیرونس اور دینموس اور مجاہد سے روایت ہے کہ ان کے کتے کا نام قطمیر ہے اور ان کے درہم اونٹ کے کھروں کی طرح تھے اور جوان کے واسطے کھانا خریدنے کو گیا تھا وہ تملیخا تھا اور دوسرے نیک بادشاہ کا نام بتدرسیس تھا جس کے زمانے میں وہ زندہ ہوئے تھے اور اپنا آدمی شہر میں کھانے کو بھیجا تھا۔ (فتح)

الحمدللہ کہ ترجمۂ پارہ سیزدہم صحیح بخاری تمام ہوا اللہ تعالیٰ اس سے سب مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

آمین ثم آمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقۃ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

❀......❀......❀
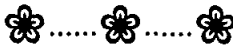
بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

کتاب بدء الخلق

کتاب الانبیاء